انظر الی ما قال لا تنظر الی من قال
جزو اوّل
معلم بے نظیر

اُنظر الیٰ ما قال لا تنظر الیٰ من قال

جُزءِ اوّل

مُعلّم [illegible]

فسانۂ شہریار و تاجدار
قصّے کے پیرایہ میں بیان

صرف - نحو - اخلاق - [illegible] طب - حساب - فقہ
سیاحت - فلسفہ - منطق - مناظرہ - تاریخ - بدیع - معانی
بیان - عروض - تصوّف - جغرافیہ - ہیئت - نجوم - اقلیدس
تکسیر - رمل - قانون - موسیقی - لطائف - ظرائف - نصائح

و مضامین مفید کا

من تالیف خاکسار ذرّہ بمقدار احمد اللہ خان نبیرہ خان ایران [illegible] عنہ

مطبع مفید دکن واقع گلزار حوض میں چھپا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد جمیع کائنات کی ایک قطرہ ہے محمود حقیقی کے دریاے حمد بحید کا - اور نعت تمام موجودات کی ایک ذرہ ہے ذرات عالم سے وصف حضرت محمدؐ کا - لیکن الیسی حمد سزاوار ہے اوس محمود مطلق کو جو اوسکی کمال علم مین منتہاے حمد ہی اور نعت اوسی رسول برحق کو جو علم حبیب مین محبوب کی محبت انتہائی نعت ہی اور اہلبیت عظام و اصحاب کرام کو جو اونکی کمال مراتب کیو اسطے لایق ہے جو سفینۂ حفاظت ایمان نجوم ہدایت و ایقان ہین مومنین کے لئے اللھم صل علےٰ سیدنا محمد و آلہ عدد محدود ذرات الممکنات الیٰ یوم القیامت مدح شاہ زمن والی دکن یہان کا شاہ فلک بارگاہ فریدون حشمت سکندر شوکت دارا پناہ سلیمان جاہ یوسف صورت فرشتہ سیرت صف شکن شیر افکن ارسطو فطرت بو علی ذکاوت حاتم زمان نوشیروان دوران آصفجاہ نظام الملک فتح جنگ نواب میر محبوب علیخان بہادر ہے ضاعف اللہ عمرہٗ و اقبالہ و خلد اللہ ملکہ و دولتہ حشمتہ جسکی لیاقت ذاتی اور حسن سیرت اور رعایا پروری اور معدلت گستری

بر اعظم ایشیا اور یورپ مین دہوم ہے اور اُسکی حکومت مین ظلم وستم کا
نام عنقا کیطرح معدوم ہے اما بعد اضعف العباد ابجد خوان لوح نادانی و
ابتث خوان دبستان ہیچمدانی خاکسار ذرہ بیمقدار احمد اللہ خان ابن
نواب ابو الحسن خان مرحوم ابن نواب حسین علیخان المخاطب بخان ایران مغفور
ابن نواب علی مراد خان شاہ ایران جنت مکان من سلاطین زند متوطن بلدہ
فرخندہ بنیاد حیدر آباد خدمتمین ارباب دانش واصحاب بینش کے عرض ساہے
کہ کمترین کو آغاز سن تمیز سے شوق تھا کہ کوئی رسالہ مجموعہ بعبارت موجز ومختصر ایسا
تالیف کرے کہ جسمین جمیع علوم کا مذاق رہے مگر ہر علم کا بیان کامل ہو جو اوسنے
علم کے سو دو سو کتابون سے ناظر کو مستغنی کردے اور طالبعلم کو بلا امداد واستاد
کے اور مبتدی کو معلم کی ادنی توجہ اور تعلیم سے مجمع العلوم بنا دے اس اثناء مین
تین کتابین یعنی مطلع العلوم - اور مخزن العلوم - اور ریاض الفردوس مطالعہ مین آئین
بعد مطالعہ اور غور کے معلوم ہوا کہ مؤلفین کتب نے ہر علم کے بیان مین صرف ایک
یا دو ورق پر اکتفا کیا ہے جس سے تحصیل علم کجا بلکہ کسی ایک علم کے ابواب و فصول
کی فہرست لکھنے کے لئے مکتفی نہونگے اس بیان سے مذمت اون کتب کی ہرگز
مقصود نہین ہے کیونکہ اونکی مولفین کا مقصد صرف ہر علم کا نمونہ بتلانا ہوگا نہ تکمیل
لہذا ایہہ عاصی پر معاصی نے حتی الامکان پہلے قلمی کتابین علوم کی فراہم کین بعد ازان
آفاق سے تمام مطابع کی فہرستین منگوا کر اونمین سے انتخاب کرکے ہر علم مین جسقدر
کتابین میسر ہوسکین خرید کین اور قلمی اور مطبوع ملاکر ہر علم مین سو کتابون کی تکمیل کرلی
جنکی فہرست یہہ ہے صرف - نحو - اخلاق - حدیث - طب

حساب - فقہ - مساحت - فلسفہ - منطق - مناظرہ - تاریخ - بدیع - معانی - بیان - عروض - تصوف - جغرافیہ - ہیئت - نجوم - اقلیدس - تکسیر - رمل - قانون - موسیقی -
اور کتب مندرجہ بالا سے مضامین مکرر جدا کرکے ہر سو کتابون سے ایک متن متین گلستان کے برابر موجز و مختصر اخذ کیا اسیطرح دو ہزار چار سو کتابون سے انتخاب کرکے چوبیس رسالے تیار کیئے قصد تھا کہ ایک مجموعہ جامع العلوم کے نام سے موسوم کرکے طبع کرادون لیکن بباعث علالت مزاج و مکروہات زمانہ فرصت میسّر نہوئی وہ رسالے یون ہین پڑے رہے اندنون مین دیکھا کہ سرکار کی توجہ تعلیم علوم وفنون اولاد اعزہ و امراد صاحبزادگان و جاگیرداران و اہل مناصب کی جانب مزید از مزید ہے اور بنوازش و مراحم خسروانہ بشرط لیاقت عطاے عہدہاے جلیل کا وعدہ فرمایا ہے لیکن فی زماننا مطالعہ کنندگان کتب مین تین فریق پاے جاتے ہین پہلا فرقہ وہ ہے جو طالب علمی کا کامل استعداد رکھتے ہین انکو کتب معقول و منقول و ریاضی اور قانون کے مطالعہ کا شوق رہتا ہے۔ دوسرا گروہ وہ ہے جو منشیانہ مذاق رکھتے ہین وہ نظم و نثر عمدہ اور فسانہاے فصیح و بلیغ مثل فسانہ عجائب و سروش سخن اور طلسم حیرت اور طلسم فصاحت و طلسم ہوش رُبا اور گلشن جان فزا وغیرہ کے مطالعہ پر آمادہ و دلدادہ ہین۔ تیسری وہ جماعت ہے کہ فارسی یا اردو مین واجبی ہی واجبی مداخلت رکھتے ہین یا باوجود لیاقت کے انگریزی تقلید کیوجہ ناول کی طرز کو بہت پسند کرتے ہین مانند سیر کہسار جام سرشار - دلکش - دلچسپ - شمس الضحیٰ - ملک العزیز - ورجنا - وغیرہ کے

یہہ دو نون اقسام آخر کے طلبای مدارس کے حقمین تضیع اوقات کیوجہ مضرت بخش اور عام لوگون کے لئے بجز اوقات گذاری اور تفریح خاطر کے کوئی نتیجہ نہین ہے چونکہ انسان کی مزاج آسایش اور تفریح طلب واقع ہوئی ہے صرف علوم کا مطالعہ کرنا ایک پہاڑ معلوم ہوتا ہے اور اکثر دیکھا جاتا ہے کہ اطفال کی مزاج قصے اور کہانیون کیطرف راغب رہتی ہے اور نوجوانون کی عشق و عاشقی اور لطائف ظرایف کیجانب۔ اور مسن لوگون کی تصوف تاریخ اور مناظرہ مذہبی کیطرف اسلئے احقر نے مناسب جانا کہ ان رسالجات کو فسانہ کے پیرایہ مین اس ترتیب سے لکھے کہ پہلے آغاز داستان یعنی تمہید کسی فسانہ عشقیہ کی اور باغ و سراپا وغیرہ کا بیان بعد دو تین ورق کسی علم کے بیانمین بطریق سوال و جواب کے پہر نصایح بزرگان دین و اقوال حکمای کاملین اور لطائف ظرائف پہر علم کی بحث تا ناظرین کی طبیعت الت عبارت اور مضمون واحد کیوجہ سیزار نہو جاے اور تازہ تازہ مضامین و نثر رنگین و لطیفہاے نمکین کے باعث مزاج کو فرحت اور سرور حاصل ہوتا رہے اور خاص و عام اطفال نوجوان کہن مسن سب نفع اوٹھائین اور طلباے مدارس کا مشیر مبتدیون کا معلم طالبعلمون کا مددگار رہے اور یہہ رسالہ اسی ترتیب پر غیاث اللغات کے برابر ضخامت کے چار حصون مین ختم ہوگا جسمین اعلیٰ درجہ کی انشا اور تمام علوم کی بحث کامل داخل ہوگی اور اس کا نام بوجہ مناسبت **معلم بےنظیر** رکھا گیا بالفعل اسکا عشر عشیر جزو اول جو ابتدائی مضمون مثل الف بے کے ہی لکھا جاتا ہے اگر ناظرین نصفت آئین کے پسند آئیگا تو آیندہ چارون حصے جو ایک سے ایک بہتر اور برتر ہونگے معرض طبع مین اگر مشتہر کئے جاوینگے مخفی نرہے

کہ اس رسالہ مین ہر علم کے ابتدائی مسائل سے بحث آغاز ہوئی ہے حسبقیدر اسکے
اجزا بڑھتے جائینگے مسائل کو بھی ترقی ہوتی جائیگی کیونکہ اس سے تحصیل و تکمیل
ہر علم کی فسانہ کے پیرایہ مین اور نفع خاص و عام مقصود ہے نہ صرف اعلی درجہ کے
مسائل کا انتخاب **التماس** بصد نیاز خدمت مین دقیقہ سنجان خوردہ بین
و دبیران کاملین کے یہہ ہے کہ اس رسالہ مین جہان کہین سہو یا خطا پائین تو
خاکسار کو اپنا کمترین تلمیذان تصور فرما کر اصلاح کرین یا وفور کرم اور مہربانی
سے عیب پوشی فرماوین **خسرو** رسم بزرگان بود انصاف کار ؛
کار حسینان نہ بجز خار خار ؛ دیدۂ انصاف چو بینا بود ؛ ورشمرد گرچہ کہ
مینا بود ؛ اور سوای اسکے حقیر کو اس تحریر سے اپنی لیاقت جتانا یا کسی
سے صلہ حاصل کرنا مقصود نہین ہے صرف حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم
(خیر الناس من ینفع الناس) کی پیروی کرکے منعم حقیقی سے فلاح
دارین اور حسن خاتمہ کا خواستگار اور ناظرین منصفین سے دعای حسن خاتمہ
کا امیدوار ہون خدایتعالے اپنے حبیب صاحب لولاک اور اہل بیت
پاک کی طفیل سے اس ہدیۂ ناچیز کو قبول فرماوے امین یارب العالمین۔
اللھم صلی علی سیدنا محمد و آلہ بعدد معلومات اللہ فقط

بسم اللہ الرحمن الرحیم

معلم بے نظیر

یعنی

شہریار اور تاجدار کا قصہ

آغاز داستان

باغ و بہار یار گلرخسار

علم بدیع کا بیان صرف کا امتحان

زمانہ سابق مین ملک روم کے دو شہزادے
تھے سخی شجیع ذکی فہیم جمیع علوم و فنون
مین لایق سیر و شکار کے شائق ایک کا
نام شہریار تھا دوسریکا تاجدار
اتفاقاً ایک روز شکارگاہ مین آہوان
وحشت شعار برق رفتار کے تعقب
مین گھوڑا اٹھائے ولولہ شوق مین
قرب غروب تک بگٹٹ دوڑ آئے
گردش تقدیر سے چرخ تفرقہ انداز
کا داؤ چل گیا یعنی شہریار اور طرف
نکل گیا اور تاجدار اور طرف نکل گیا
اب شہریار کا حال سنئے کہ جاتے جاتے
وہ ہرن نظرون سے غائب ہو گئے
اسوقت اوسکی آنکھین کھلین اپنے کو ایک عجیب
صحرائے سبزہ زار سراپا بہار مین پایا
تماشا نظر آیا ہر نہال خوبصورت بدرجہ
کمال ثمر و غنچہ سے مالامال کوسون تک
کوڑیالے اور عشق پیچان خودرو پہولو لپٹے
قدرت حق نمایان - میدان مین چھوٹے چھوٹے
پہاڑیان اشجار بو قلمون و گلہای لطافت
مشحون سے دولہن کیطرح آراستہ اونکی
دامنون سے نہرین جاری تجری من تحتہا الانہار
کی کیفیت ساری آہو چیتل خرگوش
بارہ سنگی چرتے طاوس رقص کرتے جانوران
آبی جھیلون مین نہاتے خوش فعلیان اور
کلیلین کرکے اپنی مسرت جتاتے مرغان
خوشنوا کے الحان قوت نامیہ کا بہار تمام
صحرا زمرد نگار وسط مین ایک احاطہ نفیس
سنگ مرمر کا کھنچا اوسکی اندر باغ سراپا بہار
پر از ریاحین و ازہار سبحان اللہ در و دیوار
لطافت بار اشجار رشک قامت یار نخل گل

زیب سند چمن کہین جوہی کہین یاسمن
نرگس نیمخواب مست لالہ ساغر بدست
نسترین و نسترن انواع و اقسام کے
کروٹن موز کے ہرے ہرے درخت
کہین کابلی انار کہین سیب مثل ذقن دلدار
ہر طرف سبزان چمن کی قطار نو عروسان
گلشن کی بہار شاخین درختونکی بار اثمار
سے خمیدہ شجر سر کشیدہ سبزہ کی لہک
خوشبو کی مہک غنچونکا تبسم عندلیبونکا
تکلم طاوسان زرین بال صاحب حال
چمان چمان ہر سو روان آہوان مینا
سم پای کو بان نہرونکی روانی ہے
شبنم کی درافشانی سبزان چمن کی تازہ
بہاری چھایا ہوا ابر کہساری ہوا
خوشگوار زمین پر نگارچمن ہزار یاسمن
و گل لالہ و سنبل کہین نافرمان
و ارغوان کہین ریحان و ضیمران
ناسپاتی کی بہار آبی رنگترون کی شادابی
انگور کے خوشون پر پروین چرخ نثار

آم خوشرنگ مزید ارنسیم عنبر شمیم رشک
عطر بہار غیرت زلف یار چاپنی کونڈون مین
درخت گلدار معنبر و معطر گلاب چمیلی موتیا
بٹ موگرا پہول مہکتے غنچے چٹکتے ـ
نظم در برگہا شقائق نعمان کشیدہ سر ؂
با د بہار پر تو خود در چمن فگند ؂
افروختہ لالہ شعلہ احمر چو در چمن ؂
از باغ در گذشت خزان مثل دردمند ؂
گسترده فرش سبز زمرد بہر طرف ؂
وضع شگوفہ زار چمن گشت دلپسند ؂
زر و شت و شش عنادل بستان بزمزمہ ؂
مشغول در مسایل پازند در بس ترند ؂
وسط باغمین ایک بارہ دری عالیشان فردوس
توامان نہایت آراستہ و پیراستہ بیش بہا
فرش متکلف بچہا مسند پر ایک رشک خور
ماہ شب دیجور مہر النسا بیگم نام نہایت
حسین و گل اندام جلوہ گر ہے سراپا
جبین روشن سپید صبح نشاط یا ضیای
مطلع خورشید انبساط گلرخسار سراپا بہار

روی روشن ماہ شب بدر گیسوی بر شکل لیلۃ
القدر ابرو گل بادام سے بہتر بیاری آنکھین نرگس
سایہ گستر انکہین سحر مثال آیات قتال گوش
سیوتی کے پھول سے بہتر لب برگ گل سے
نازکتر بینی موج دریاے نور یا انگشت حور
دہن روزن کوزۂ نبات غیرت چشمۂ حیات
بیاض گلو رشک نسترن دندان در عدن
زنخدان سیب سیمین زلف کمند عنبرین یا سر
مشکبو آئینہ زانو پاک نظر عفت گوش حیا در رو

نظم

حسن خوبی مین وہ بت مہوش :: سرپا تک رنگ شعلہ طور
مست صہباے غمزہ و انداز :: اٹھنا جوبن شباب کا انداز
ناگنی چوٹی گوندھے کا موباف :: پیچ سارے گندھی ہوئی شفاف
ناک مین بہی وہ نور کا تنکا :: چشم زہرہ مین جسکی کہٹکی ادا
زیب ہاتھی جڑاو وہ پازیب :: آدمی کیا ملک کو دہی فریب
کاندھے پر ایک دوپٹہ ململ کا :: تھا گلابی رنگا ہوا ہلکا

بازو سے ایک پیر مرد زاہد و تقوی
مین فرد

زیرک و مدرک فہیم و عقیل
فاضل بے بدل شکیل و جمیل

بیٹھا ہے۔
مہر النسا بیگم نامحرم کو دیکھکر
کمرے مین ہو رہین شہریار قریب اُس
بزرگ کے جاکر تسلیم کی۔ بزرگ نے دعا دی
پہر استفسار حال فرمایا شہریار نے کہہ سنایا
بزرگ کمرے کیطرف رخ کرکے بیٹا ذرا
یہان آو مہر النسا بیگم حاضر ہوئی ابا جان
بزرگ آؤ بیٹا شہزادہ ہین کچھ قباحت
نہین ہے مہر سامنے آکر ادب سے
تسلیم عرض کرتی ہون شہزادہ صاحب کو
شہریار زندہ باش جان برادر زندہ
باش مہر النسا قریب بزرگ کے
بیٹھ گئی بعد تھوڑی دیر کے کہنے لگی ابا جان
نورجہان بیگم مولوی عبدالصمد صاحب کی
بیٹی میری ہمجولی نے یہہ شعر بہیجا ہے
اور دریافت کیا ہے کہ کس صنعت مین ہے

نہ آیا اور کچھ اس چرخ کو آیا تو یہہ آیا
گھٹانا وصل کی شب کا بڑہانا روز ہجران کا

بزرگ علم بدیع مین ایک صنعت ہے
جسکو مقابلہ کہتے ہین یہہ شعر اس صنعت
مین ہے -
شہریار گستاخی کی معافی چاہکر عرض
کرتا ہون قبلہ یہہ شعر ہرگز صنعت مقابلہ
مین نہین ہے بلکہ صنعت مطابقتہ کا ہے
جسکو تطبیق اور تضاد اور تکافو اور
طباق بہی کہتے ہین -
بزرگ ان علوم کی مزاولت مجہی کم
رہتی ہے شاید غلطی ہوئی ہو لیکن مجہکو
خیال ہے کہ مصنف تلخیص و مطول نے
اس صنعت کوبہی داخل مقابلہ کیا ہے
شہریار بجا ارشاد ہوا بہت درست
ہے لیکن سکاکی نے اسکو علحدہ کیا ہی
اور یہی مختار ہے -
مہرالنسا ہان شہزادہ صاحب
علم بدیع اور صنعت مطابقتہ کی تعریف
اپنی زبان فیض سے ارشاد فرمائیے
تامین بہی سنکر مستفید ہون -

شہریار سنئیے بدیع ایک علم ہی جس سے
طریقے تحسین و تزئین کلام کے معلوم
ہوتے ہین جسکو صنائع اور بدائع بہی کہتے
ہین اور یہہ دو قسم کے ہوتے ہین پہلی قسم
صنائع معنوی کہ اونسے اولاً و بالذات
معانی مین خوبی حاصل ہوتی ہو اگرچہ بعض
اونمین باعث تحسین لفظ بہی ہو جاوین دوسری
قسم صنائع لفظی کہ اون سے لفظ مین اوّلاً
خوبی حاصل ہوتی ہی اور صنائع معنوی مین
سے ایک صنعت ہی جسکو مطابقتہ اور تضاد
کہتے ہین اوسکی تعریف یہہ ہے کہ ایک
کلام مین ایسے دو دو لفظ جمع کرین جسکی معانی
باہم مخالف ہون پہر وہ دونون فعل
ہون یا اسم ہون یا حرف یا ایک اسم
ہو دوسرا فعل اور یہہ صنعت دو قسم کی
ہی ایک ایجابی دوسری سلبی ایجابی وہ
ہے کہ باوجود متضاد ہونے کے اوسمین
حرف نفی کا نہو - او سلبی وہ ہی کہ دو فعل
ایک مصدر کے مذکور ہون اور انمین ایک

مثبت ہو دوسرا منفی یا ایک امر ہو دوسرا
نہی مثال اوس طباق ایجابی کی جسمین
الفاظ متضادہ دونون فعل ہون جیسا آیا
گیا بیٹہا اوٹھا سویا جاگا ؎
تونے ایکبار ندیکہا شہ خوبان افسوس ؛
ہم ترے مجرے کو سو بار اوٹھے اور بیٹھے ؛
مثال دو اسمون کی ؎
دی حق نے ہمین سلطنت بحر و بر عشق ؛
ہونٹون کو جو خشکی دی تو آنکھونکو تری دی ؛
بحر و بر خشکی اور تری اشیای متقابلہ
ہین مثال دو حرفون کی ؎
نقطہ قاف قلم سے جو ترے ہو ہمسر ؛
قاف تک قاف سے ہو بیضۂ عنقا گوہر
یہان لفظ سے ابتدا کیواسطے اور تک
انتہا کیواسطے اور یہ دونون حرف
ہین جسکی معنی ایک دوسرے کے ضد ہین
مثال ایک اسم اور ایک فعل کی ؎
مجھکو روتا دیکھکر وہ ہنس دیا
برق چمکی ابر باران تھم رہا

یہانپر روتا اسم اور ہنسدیا فعل باہم
باعتبار معنی متقابل ہین مثال طباق سلبی
کی ایک مثبت ہو دوسرا منفی یہہ شعر سودا کا
؎ فرماوگے جو تم تو اوٹہاونگا مین پہاڑ
پر غیر کی نجاے گی مجہہ سے اوٹھائی بات
یہان پہلے مصرعے مین اوٹھاؤنگا مثبت
ہے اور دوسرے مصرعے مین نہ اوٹھائی
جائیگی منفی مثال طباق سلبی کی ایک
امر ہو دوسرا نہی شعر جرأت ؎
مل نہ مل پاس میرے بیٹھہ نہ بیٹھہ آ کہ نہ آ
جسنے بہکایا ہے تجکو تو اوسی کے گھر جا ۔
یہان مل اور بیٹھہ اور آ تین امر ہین
اور نہ مل اور نہ بیٹھہ اور نہ آ تین نہی ۔
اور طباق کی ایک اور قسم ہے کہ اسکو
ترصیع کہتے ہین ترصیع کے معنی آراستہ کرنے
کے ہین اور اوسکی تعریف یہہ ہے کہ تعریف
یا ہجو مین کئی رنگ ذکر کرین بقصد کنایہ
یا توریہ و ایہام کے اور ایہام اور توریہ
اسے کہتے ہین کہ کسی لفظ کے دو معنی ہون

ایک قریب کے کہ اس مقام کے مناسب ہو اور دوسرے بعید کے کہ اوس مقام کے مناسب نہون اور شاعر یا متکلم معنی بعید کا قصد کرے **مثال** تدبیج کنایہ کی آتش کا شعر

نسبت اوس فتنۂ دوران سے کوئی اندھا دے
یار کی آنکھ سیہ دیدہ یا دام سفید۔

یہان سفید اور سیاہ مین طباق ہے اور اس مقام پر ان الفاظ کے ظاہری معنی مراد نہین بلکہ غیر ظاہری کیونکہ آنکھ سیاہ دیدہ بینا سے مراد ہے اور سفید دیدہ نابینا سے اسی قسم کا یہہ شعر مومن خان کا

گمان قہر سے اپنا تو رنگ زرد ہی اور
سیاہ مستی مئی سے ہی چشم جانان سرخ۔

کیونکہ رنگ کا زرد ہونا کنایہ ہی خوف کھانے سے اور چشم کی سرخی غصہ ہے **مثال** تدبیج کی بطریق الہام و توریہ کے

دیکھنا منہ لال ہو جاوینگے کس کس کے ابہی
سامنے میرے جو برگ سبز پان تونے دیا

منہ لال ہونیکے دو معنے ہین ایک قریب یعنی سرخ ہونا منہ کا دوسرے بعید یعنے منہ لال ہونا طمانچون سے اور یہان یہی مراد ہین - اب سنئیے کہ دو صورتین مذکورہ ذیل بھی طباق ہی مین داخل ہین صورت اول یہہ ہے کہ ایک کلام مین ایسے دو معنی جمع کرین جو باہم ضدین نہون مگر ایک کو اون دونون مین سے دوسرے کی ضد کے ساتھ کسیطرح کا علاقہ ہو مثل سببیہ یا لزوم کے جیسا اس شعر مین

اسقدر دل سخت مت کر دیکھہ تو چلکر اوسے
رحم کے قابل ہی اب حالت ترے بیمار کی

یہان رحم اور سخت مین تضاد نہین ہے بلکہ سخت مقابل نرم کے ہے مگر رحم اور نرمی علاقہ سببیتہ اور مسببیت کا ہے یعنے نرمی سبب ہے اور رحم مسبب اسی قبیل

سے ہی گویا کا شعر

او مسیحا نہ خبر لی تو نے
وہ جو بیمار تھا لے مر ہی گیا

یہاں مرنے کے مقابل مین لفظ مسیح کا واقع ہوا ہے اور مرنے اور مسیحائی مین کچھ تضاد نہین ہے مگر جلانے کو حضرت مسیح کے ساتھ ایک علاقہ ہے کہ جلانا انکا معجزہ ہی۔ صورت دوم یہہ کہ کلام مین ایسے دو امر جمع کرین کہ وہ حقیقۃً آپس مین مقابل نہون مگر ان دونون یا ایک کو ایسے الفاظ سے تعبیر کرین جنکی حقیقی معنی مین تضاد جیسا اس شعر مین

مجھی خندۂ گل پہ آتا ہی رونا
کہ اسطرح ہنسنے کی خوش کیکی

یہان گل کے کھلنے اور عاشق کے رونے مین کچھ تضاد نہین ہے مگر چونکہ کھلنے کو خندہ کے ساتھ تعبیر کیا ہے اس لیئے او نمین تضاد ہو گیا اس شعر مین ایک لفظ کے مجازی معنی اور دوسرے کے حقیقی معنی کو جمع کیا ہے۔ اور اسی طرح اس شعر مین

شبنم نے رو دیا کہ مین اشک چکیدہ ہون
گل ہنس پڑا کہ مین بھی گریبان دریدہ ہون

شبنم کے ٹپکنے اور گل کے کھلنے مین تضاد نہین ہے مگر جبکہ شبنم کے ٹپکنے کو رونے سے اور گل کے کھلنے کو ہنسی سے تعبیر کیا ہے تو ان دونون مین مضمون تضاد حاصل ہو گیا اس دوسری صورت کو ایہام تضاد کہتے ہین کیونکہ ایہام وہم مین ڈالنے کو کہتے ہین اور اس قسم مین معانی کو ایسے الفاظ سے تعبیر کرتے ہین کہ اونمین تضاد کا وہم ہو جاتا ہے۔

النسا اور کوئی صنعت فرمائیے

شہریار صنایع بدایع کے بیان کرنے مین مجھے کچھ عذر نہین ہے مگر بغیر واقف ہونے صرف و نحو کے علم بدیع کا سمجھنا دشوار ہے اگر صرف و نحو آپنے پڑھا ہ

پہلے امتحان دیجیے پہر جس علم کے سیکہنے
کی خواہش ہو تعلیم کیواسطے ہین بسر وچشم
حاضر ہون ۔

مہر النسا ۔ اچہا آپ صرف و نحو مین
مجہسے امتحان لین بسم اللہ ۔

شوہر ۔ علم صرف کسے کہتے ہین اور
اوسکا موضوع کیا ۔

مہر ۔ علم صرف وہ ہے جس سے
مفرد لفظون کی احوال اور تصریف
افعال و استقاق کلمات مصادر سے
معلوم ہو موضوع اوسکا کلمہ ہے ۔

شوہر ۔ لفظ کیا چیز فرمائیے ۔

مہر ۔ جسکو آدمی بولے وہ دو قسم
ہے مہمل یعنی بے معنی ۔ موضوع
یعنی با معنی ۔

شوہر ۔ موضوع لفظ کی کئی قسمین ہین

مہر ۔ دو مفرد کہ اوسی کلمہ بہی
کہتے ہین اور مرکب ۔

شوہر ۔ کلمہ کسے کہتے ہین ۔

مہر ۔ جو ایک لفظ ہین مفرد کہتا ہے
یعنی اوسکی جزو سے اوسکی معنی کا جزو
مفہوم نہو یعنے اگر اوس لفظ کے جزو
جزو کر ڈالین تو اوس جزو کے معنی
پوری لفظ موضوع لہ مین مراد نہون
جیسے انسان معنی اسکی حیوان ناطق
ہین اگر لفظ انسان کے دو ٹکرے کرین
ان اور سان تو ان کے معنی حیوان
کے اور سان کے معنی ناطق کے کبہی
مفہوم و مستعمل نہونگی بلکہ پورے لفظ
انسان کے معنی حیوان ناطق ہین اسیطرح
اور لفظ مین مثل اسپ و سنگ وغیرہ کے

شوہر ۔ دو لفظ ہین ۔ اصطبل اور قبل حا
اسمین کون مفرد ہے اور کون مرکب ہے

مہر ۔ اصطبل لفظ مفرد ہے جسکے معنی
مکان دواب ہین کیونکہ اگرچہ اسکے
معنی مین دو جزو ہین ایک مکان دوسرا
دواب پر لفظ اصطبل ایسا نہین کہ
بعضے اوسکے مثلاً ا ص ب

مکان مراد ہو اور طبل سے دواب
بلکہ مجموع اصطبل سے دواب کا گھر مراد
ہے بخلاف فیلخانہ کہ معنی اسکے ہاتھی کا
گھر ہیں اس لفظ کے ایسے دو جزو
ہین فیل اور خانہ کہ ہر ایک کے جدا جدا
معنے معلوم ہوتے ہین اس سے اسکو
مرکب کہینگے نہ کلمہ -
شہر - کلمہ کے کئے قسمین ہین -
مہر - تین - اسم - فعل حرف -
شہر - اسم کسے کہتے ہین -
مہر - جس کلمہ کے معنی کسی زمانہ سے
علاقہ نہ رکھین اور بے ملائے دوسرے
لفظ کے مستعمل ہو اور اپنے معنی بتادے
اور معنی در - بر - برائے کے اوسپر
آسکین -
شہر - اسم کی کتنے قسم ہین -
مہر - تین - جامد - مصدر - مشتق -
شہر - جامد کی تعریف کیجئے -
مہر - جو لفظ نہ خود کسی لفظ سے
نکلا ہو اور نہ اوس سے کوئی لفظ نکلا ہو
اوسکی دو قسمین ہین - معرفہ اور نکرہ
شہر - معرفہ کسے کہتے ہین -
مہر - یہ اسم کہ دلالت کرے
ایک ذات معین پر اوسکے چار قسمین
ہین - علم - ضمیر - اسم اشارہ - اسم
موصول -
شہر - علم کی تعریف کیجئے -
مہر - جو خاص شخص اور چیز کا نام ہو
جیسے قاسم صاحب - حیدرآباد -
موسی ندی -
شہر - اسم اشارہ کی تعریف کیجئے
مہر - جس لفظ سے کسی طرف اشارہ
کرین اوسکے لفظ این اور آن
اول قریب کیواسطے دوسرا بعید کیلئے
اور جمع ہا سے مگر ذی عقل آن اور
سال اور شب مین لفظ این ام سے
بدلتا ہے جیسے امشب مگر شاذ ہین
شہر اسم موصول کی تعریف کیجئے

جو - جو بدون ملانے دوسرے ایک جملہ کے کسی جملہ کا جزو تام نہو سکے مانند الفاظ ہر کہ - ہر کسکہ - چیز یکہ - کسیکہ - و قتیکہ وغیرہ

سوال - ضمیر کی تعریف کیجیئے -

جواب - ضمیر اوس اسم کو کہتے ہین جو بجاے نام غائب کے یا مخاطب کے یا متکلم کے آوے اور مرجع ضمیر غائب کا اسم ظاہر ہے یہہ فاعل اور مفعول اور اضافی ہوتی ہے -

سوال - ضمیر فاعل اور مفعول اور اضافی کا بیان کیجیئے -

جواب - ضمیر فاعل اوسے کہتے ہین جو بجاے فاعل کے آوے اور ضمیر مفعول وہ ہے جو بجاے مفعول اور ضمیر اضافی وہ جو بعد حرف یا اسم کے مضاف الیہ ہو کر واقع ہو اور عربی مین فاعل مرفوع اور مفعول کو منصوب اور مضاف الیہ کو مجرور کہتے ہین اور ہر ایک کے دو قسمین ہین متصل اور منفصل اور کل ۶ x ۳ قسمین ہین حسب ذیل **ضمیر فاعل متصل مرفوع**

واحد غائب مخفی ماضی مین جیسے گفت اور مضارع مین جیسے آید -

(۲) جمع غائب - (ند - اند) گفتند گفتہ اند واحد مخاطب یای معروف گفتی تونے کہا (۴) جمع مخاطب (ید اید) گفتید گفتہ اید تمنے کہا (۵) واحد متکلم (م - ام) گفتم گفتہ ام مین نے کہا (۶) جمع متکلم (یم - ایم) ہمنے کہا **ضمیر فاعل منفصل مرفوع** (۱) او - وے آن کا ترجمہ وہ - اوسنے - (۲) ایشان اوشان انان انہا - ترجمہ وے - انہون - (۳) تو - ترجمہ تو - تونے (۴) شما ترجمہ تم تمنے (۵) من ترجمہ مین (مینے) (۶) ما - ترجمہ ہم ہمنے **ضمیر مفعول**

متصل منصوب

(۱) ش جیسے گفتمش مین نے کہا اسکو یا اوسے (۲) شان گفتند شان ترجمہ کہا اونکو (۳) ت. گفتمت. کہا تجھکو - (۴) تان گفتندتان (۵) م - گفتندم ترجمہ اونہون نے کہا مجھکو (۶) مان - دہندمان

ضمیر مفعول منفصل منصوب

(۱) اورا - اویرا - آنرا - ترجمہ اوسے اسکی تئین (۲) اوشان را ترجمہ اونکو (۳) ترا - تجھکو ترے تئین (۴) شمارا ترجمہ تمکو تمہین (۵) مرا ترجمہ مجھکو مجھے (۶) مارا ترجمہ ہمکو -

ضمیر متصل مضاف الیہ مجرور

(۱) دلش - ترجمہ دل اسکا (۲) چشم شان - ترجمہ آنکھہ انکی (۳) دلت ترجمہ دل تیرا (۴) دست تان - ترجمہ - ہاتھ تمہارا (۵) جانم - ترجمہ جان میری - (۶) زمین مان - ترجمہ زمین ہماری -

ضمیر منفصل مضاف الیہ مجرور

دل او - ترجمہ - دل اسکا (۲) چشم ایشان ترجمہ - آنکھہ انھون کی (۳) زبان تو - ترجمہ - زبان تیری (۴) کار شما ترجمہ تیری تمہاری (۵) خانہ من گھر میرا (۶) ملک ما - ترجمہ - ملک ہمارا انتہا -

شہر - سواے ان چھبیس کے اور بھی بجای ضمیر ہوسکتے ہین وہ کون ہین بیان کیجئے -

جہر - سنئے متکلم خود کی جگہہ فدوی بندہ - کمترین - خاکسار - حقیر - وغیرہ اور مخاطب بزرگ کو قبلہ - جناب حضور حضرت وغیرہ کہتا ہے -

شہر - نکرہ کی تعریف کیجئے -

جہر - جو اسم ذات غیر معین پر دلالت کرے جیسے درخت - مرد - زن - اسپ وغیرہ

شہر - اسم ذات کی تعریف کرو -

مہر - جو اسم فقط کسی چیز کی ذات پر
دلالت کرے اور کوئی معنی زاید اوسپر
اوس لفظ سے نہ مفہوم نہ مراد ہون -
شہر - اسم صفت کسکو کہتے ہین -
مہر - جسمین معنی زاید ہون ذات پر
جیسے گوینده - سیاه - سفید - نرم
گرم - سرد وغیره -
شہر - معنی مستقل کسے کہتے ہین -
مہر - جو معنی ایک لفظ سے بے ملائے
دوسرے لفظ کے مفہوم و مستعمل ہو -
شہر - اسم مشتق منہ کی تعریف کیجیے
مہر - جس اسم سے کلمہ بنایا جاے
جیسے مصدر -
شہر - اسم مشتق کسکو کہتے ہین
مہر - جو اسم دوسرے لفظ سے
بنایا جاوے -
شہر - فعل کسے کہتے ہین -
مہر - جو کلمہ با وجود معنی مستقل کے
کسی زمانہ سہ گانہ سے بھی علاقہ رکہے -

جیسے می آید - آمد - خواہد آمد -
شہر - حرف کسکو کہتے ہین -
مہر - جو لفظ بدون ملاے دوسرے
لفظ کے مستعمل نہو اور زمانہ سے علاقہ
رکہے جیسے - در - بر - زیر - از -
تحت - فوق -
شہر - اسم اور حرف مین کیا فرق ہے
مہر - اسم مین معنی مستقل ہوتے ہین
کہ تنہا مستعمل ہو سکتا ہے اور حرف کے
معنی غیر مستقل -
شہر - اسم اور فعل مین کیا فرق ہے
مہر - اسم زمانے سے نہین علاقہ
رکہتا بخلاف فعل کے -
شہر - کلمہ اور اسم مین کیا فرق ہے
مہر - عموم اور خصوص کا یعنی ہر کلمہ
اسم کو کہینگے نہ ہر کلمہ فعل اور حرف
کو اسم نہین کہینگے -
شہر حرکت اور سکون لفظی کیا ہے
مہر - حرکت اسی کہتے ہین جسکی استعمال سے

لفظ مین عضو دہن متحرک ہو یعنے ہلے یہ تین
طرح ہے فتحہ - ضمہ - کسرہ اور سکون برخلاف
اوسکی چنانچہ ہر ایک تعریف مع دیگر
اصطلاحات کے ذیل کے بیان سے
مشروحًا واضح ہوگی سنئے - ضمّہ
ضمّ رفع پیش کو کہتے ہین جسکی استعمال
سے جزو دہن کو ایک طرحکا انضمام
ہو جیسے دو دکی دال جزم یعنے
جس سکون کے اول حرکت ہو فتح فتحہ
نصب زبر کو کہتے ہین جسکے استعمال
سے منہ کشادہ ہو جاوے جیسے (بر
در) وقف جس سکون کے پہلے
سکون ہو کسر کسرہ جر زیر کو
کہتے ہین جسکے تلفظ سے جزو دہن مین
ایک طرحکی پستی شکستگی پیدا ہو مضموم
و مرفوع وہ ہے جس پر ضمہ ہو
سکون جسپر حرکت نہو جیسے آق
مفتوح منصوب وہ ہی جسپر فتحہ
ہو متحرک وہ ہے جسپر حرکت زیر زبر

پیش ہو جیسے شین (شد) کی مکسور
مجرور وہ ہے جس حرف پر کسرہ ہو
موقوف وہ ہے جس حرف پر وقف
ہو جیسے (تے) درخت کا ساکن
اور زدہ وہ ہے جس حرف پر حرکت
نہو مجزوم وہ ہے جسپر جزم ہو جیسے
دال آمد کی انتہا -

شہر علامت کسکو کہتے ہین -
مہر - علامت نشانی کو کہتے ہین جس
سے دوسری چیز پہچانی جاوے -
شہر نون غنہ کا بیان کیجئے -
مہر وہ نون ساکن ہے جو بینی سے
آواز دے -
شہر - ہاے مختفی کسکو کہتے ہین -
مہر - وہ ہاے ہوز ساکن ہی جو واسطے
اظہار حرکت ما قبل کے آخر کلمہ کے
آوے جیسا لفظ پروانہ مین -
شہر - دلالت کیا چیز ہے -
مہر - دلالت بتلانا ایک چیز کا دوسری

اور دال وہ ہے جو بتلاوے دوسرے
شئے کو۔
ش۔ محذوف کسے کہتے ہین۔
ج۔ جو حرف لکہا پڑہا نجاوے۔
ش۔ معنی کی تعریف کیجئے۔
ج۔ جو لفظ سے مقصود و مراد ہو۔
ش۔ مسروری کون حروف ہین
ج۔ وہ حروف ہین جسکی آخر
ہمزہ ہو مگر پوشیدہ اور وہ بارہ
ہین با تا ثا جا حا خا را
زا طا ظا فا۔
ش۔ حروف مہملہ کی صفت بیان کیجئے
ج۔ جس حرف پر نقطہ نہو جیسے
ا ل م ح د و س ص
ط ع ہ ر وغیرہ۔
ش۔ حروف ملفوظی کا بیان کیجئے
ج۔ ملفوظی وہ ہے جس حرف کے
تینون حرف تلفظ مین آوین جیسے
جیم کاف عین وغیرہ۔

ش۔ حروف معجمہ کی صفت کیا ہے
ج۔ حروف نقطہ دار جیسے ب
ج وغیرہ
ش۔ حروف مکتوبی کی تعریف کیجئے
ج۔ جن حرف کا اول و آخر یکسان
ہو جیسے میم۔ نون واو
ش۔ واو معروف۔ اور مجہول
اور معدولہ کی تعریف کیجئے۔
ج۔ واو معروف وہ واو ہے
ساکن ماقبل مضموم جو بخوبی ظاہر ہو
جیسے نور مین اور مجہول وہ ہے
جو لکہی جاوے اور پڑہے نجاوے
جیسے خود اور خوش۔ اور یاے
معروف اور مجہول بہی اسیطرح کسرکی
ظاہر اور مخفی رہنے سے ہوتی ہے
جیسے لفظ شیر ترجمہ دودہ اور لفظ
شیر ترجمہ ضیغم ہے
ش۔ امالہ۔ اور ادغام کا بیان
کیجئے۔

مهر - اماله الف کو یاے مجهول
سے بدلنے کو کہتے ہین جیسے حساب
سے حسیب - اور ادغام دو حرف
یک جنس یا قریب المخرج کا ایک
کرنا اور مشدد پڑھنا -
شهر - ابدال کسکو کہتے ہین -
مهر - ایک حرف کا دوسرے
حرف سے بدلنا جیسے جازم سے
جاجسم -
شهر - حرف شمسی کی کیا علامت ہے
مهر - جسکے اول لام الف تعریف
عربی کا ملفوظ ہو اور خود مشدد پڑھا جاے
جیسے ت ث د ذ ر ز س
ش ص ض ط ظ ن -
شهر - حروف قمری کی تعریف کیجیے
مهر - جس پر لام الف تعریف عربی
کا داخل ہوسکتا ہے جیسے ب ج
وغیرہ -

حور شمائل سہیلیان اور حسابے مسائل

اتنے مین ایک خورشید لقا رنگین ادا
گلرخسار حور کردار سیم بدن غنچہ دہن
ابرو خنجر جانستان جبین مہر تابان
گیسو کمند الفت مژگان تیر محبت
مصحف رخ سجدہ گاہ حسینان طاق ابرو
قبلہ کفر گزینان نرگس مخمور صہباے
حسن سے گلرنگ رشک شاہدان فرنگ
خوش انداز سراپا ناز بہار طبع رنگین
مزاج - نظم

بپا گیسو اگندہ زلفی بتافت
غم از سینہ بردی لبم را ز [illegible]
لب بادہ نوشش ہمیداد زور
دہانش در انگندہ در سینہ شور
بدو روے رخشندہ رخ پر ز شرم
برفتار نیکو بگفتار نرم

گلفام کبک خرام مہر النسا کی چہوٹی
بہن قمر النسا بیگم نام سامنے آئی

اور بزرگوار اور شہریار کو تسلیم کرکے مہر النسا کے بازو سے بیٹھ گئی اس وقت کا عجب سمان تھا خورشید لب بام قرب شام شفق کے عکس سے درو دیوار گلنار چمن کی بہار طائرون کی خوش الحانی نہرون کی روانی مرغابیون کا ہجوم قاز اور قرقرون کی دہوم کلیو نکی چٹک مسرت خیز پہولونکی مہک عطر آمیز لیلتہ البدر کا ابتدائی نو رچہتا کا ظہور کوئل کی کوکو قمری کی حق سرہ کی صدا تہوڑی دیر مین شام ہوئی۔ اس باغ اور بارہ دری کے کمرون مین روشنی ہوئی دسترخوان بچہا سب نے ملکر کہانا کہایا بعد فراغ طعام قمر النسا نے مہر النسا سے کہا باجی شہزادہ صاحب سے پہلیان بچہوائنگے مہر النسا چپ رہو کیا فضول بچپنے کی باتین کرتی ہو۔ شہریار کہنے دیجیے کچہہ مضایقہ نہین

ہے ہان بہن قمر النسا کہئے آپ کے مسائل ہم بوجہین گے مگر پہلے مین کہتا ہون آپ بوجہیئے۔

چیستان

رنگش چو رنگ زعفران
بریان چو جان عاشقان
نے پای و پر دارد دہان
جانان من گو چیستان

مہر۔ پان ہے۔
قمر۔ واہ کہین ہو نہین ایسی بڑی بوجہنے والی آئین دیکہو ہم بوجہتے ہین یا پڑہے ہے۔
شہر۔ بیشک ہان اور بوجہیئے

پہلی

پر کہہ نار کو دیکہہ نٹ
بن گناہ سر کاٹے نٹ

قمر۔ نٹ سر کاٹے یہہ بڑی ٹیڑہی کہیر ہے۔
مہر۔ اور بے گناہ کیسا۔

شہر- ہم کچھہ نہ بتائین گے
جب شام ہوگی معلوم ہو جائیگا -
قمر غور کرکے اہا ہا ہا مین
سمجھہ گئی اللہ کی سون سمجھہ گئی بیشک
شمع ہے کیون کیسے بوجھی ہون شمع
ہے ضرور شمع ہے -
شہر- ہان درست ہے اور سنئے

پہلی

سر پر نتھنی مکھہ پر بار
اوس نار کا یہی بچار
جیتے خصم کرے وہ دو
جب وہ ناری پیاری ہو

شہر- واہ وہ ناری کیسی ہے جو
جیتے دو قسم کرے اور پیاری بہی ہو
ہماری سمجھہ مین نہ آئیکی بتا دو -
قمر- واہ دیکھو ہم بوجھتے ہین
شمشیر ہے -
شہر- واللہ خوب بوجھی -
قمر- اچھا اب ہم کہتے ہین آپ
بوجھئے شہزادہ صاحب -
قمر- نیزہ بازون کا ایک ہے لشکر
ارے توبہ یہہ نہین کہینگے اور سنئے -

پہلی

ایک نار بہوٹڑ ایسی کالی
کان نہین وہ پہنے بالی
ناک نہین وہ سونگھی پھول
جتنا عرض اتنا ہی طول

شہر- غور کرکے سپر ہے کیون
ہے نہ -
قمر ہان اور سنئے -

پہلی

تریا ایک پا بینین تیرے
ندن وہ پانین پھرے
جب وہ تریا غوطہ کہاے
اوسکا یار ریت مارا جاے

شہر- پہلی ہے -
قمر- کہین ہو نہ دو اولیس
بوجھہ چکی -

شہر ٹہرئے ٹہرئے ذرا غور کرکے ارے ہاں سمجھہ گیا گہڑیال ہے

قمر ہاں اور سنئے

پہلی

مارے سے وہ جی اوٹھو بن مارے مر جاے
پاؤں پاؤں جگ جگ پہر ہاتہوں ہاتہہ بکاے

شہر طبلہ ہے۔

قمر۔ اور سنئے۔

پہلی

تریا چلتر کہا تو نجانے کوے
یا گہنیرے مار کے آپ ہی ستی ہوے

شہر۔ یہی جو ستی ہوا کرتی

قمر۔ جی خیریت ہے ذرا سمجہنا مشکل ہے۔

شہر۔ تہوڑی دیر فکر کرکے ارے سمجہہ گیا شمع ہے۔

قمر۔ اسکو بوجہو تو جب جانیں۔

پہلی

چار دسا کی سولا رانی
تین پرکہہ کے ہاتہہ بکانی
مرنا جینا واکے ہاتہہ
کبہی نسو سے لی کے ساتہہ

شہر۔ سوچ کر چپ رہے اہا ہا کیا بوجہا ہوں کیوں ہو نہ

قمر۔ خیر اور سنئے۔

پہلی

دہوپ لگے سو کہے ہیں
اور چہاؤں لگے کملائے
میں تجہہ پوچہوں ای سکہی
پون لگے مرجہائے

شہر۔ پسینہ ہے

قمر۔ اچہا کچہہ حساب کے مسائل حل کیجئے

شہریار۔ فرمائیے۔

قمر۔ سنئے۔

ہ

ایک شب نو عروس گل نام
سوئی شوہر کے ساتھ آرام
موتیون کا گلے مین تھا مالا
تسکے کروٹ بدلنے مین ٹوٹا
نصف موتی اوپہل زمین گرے
خمس سب کے پلنگ پہ بکھرے
رہگئے ہاتھ مین دولہن کے نہم
چنے دولہانے ان سے عشر دہم
لئے چالیس ایک کنیز چرا
اسکو صندوق مین چھپا رکھا
کتنے موتی تھی سب وہ مالے کے
ای محاسب جے اب بتا مجھے

شہر- تھوڑی دیر سوچ کر چارسو پچاس تھے

قمر- جی اسکی سند نہین آپنے کہین کتاب مین لکھا دیکھا ہوگا صورت حل مدلل سمجھایئے

شہر- اچھا لیجئے ان کسور $\frac{1}{2}$ $\frac{1}{5}$ $\frac{1}{9}$ $\frac{1}{10}$ کو جمع کیجئے تو سو ہوئے اوسمین سے اٹھسو بیس بابت حصص نصف ۵۰ خمس ۲۰ سبع ۱۸۰ نہم ۱۰۰ دہم ۹۰ کے تفریق کئے باقی اسّی ۸۰ رہے پھر چالیس کو سائل نے جو عدد بیان کیا تھا نو سو سے ضرب دیا چھتیس ہزار ہوئے پھر اسّی ۸۰ پر تقسیم کئے خارج قسمت چارسو پچاس ہوئے جو عدد مطلوب ہین جسکی تفصیل یہہ ہے دانے جو زمین پر گرے تھے ۲۲۵ بستر پر گرے ۹۰ دولہن کے ہاتھ مین کے ۵۰ دولہانے چنے سو ۵ ۴۵ کنیز نے جو چرائے تھے ۴۰ جملہ چارسو پچاس ہوئے

قمر- بیشک صحیح ہے اور سنئے ایک نام ایسا چار حرف کا ہے کہ اگر اوس مین سے ایک یا دو یا تین یا چار کم کرین ہرصورت مین چار باقی رہتے ہین- بتاؤ وہ نام کیا ہے-

شہر- وہ لفظ چادر ہے اگر ایک حرف یعنی دال کم ہو تو باقی (چار) رہے اور دو حرف د ر دو کرین تو

چا باقی رہے جس کی عدد چار ہوتے
ہین - اگر تین حرف (چار) دور کرین
تو و باقی رہی جس کے عدد چار ہین
قمر - درست ہے ایک زمین اس شکل
کی ہے اور اسکے چار حصے دار ہین
ہر ایک اس پر جھگڑتا ہے مجھکو ایک
ایک قطعہ برابر ساحت مین ایسی شکل
کا ہونا چاہئے اسکو تقسیم کیجئے -
شہر - شکل ذیل کو ملاحظہ کیجئے
قمر چھوٹے بڑے آٹھ قطعے مثلث
کے اور چھوٹے بڑے دو قطعے مربع کے
اور چھوٹے بڑے دو قطعے منحرف کے
ایسے بارہ قطعے ہین ان سبکو جما کر ایک
شکل مربع بنا دیجے -
شہر - ملاحظہ کیجئے -
قمر - ایک شخص کے پاس چالیس گائین
ہین دو دھ دینے والی اس حساب سے
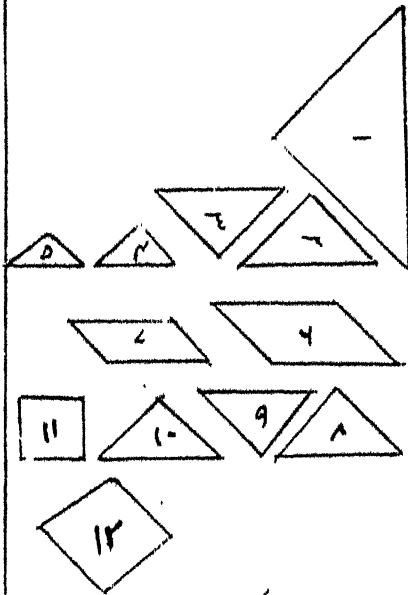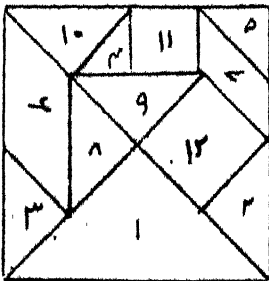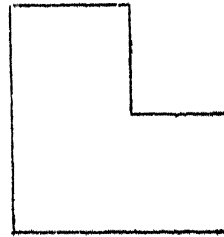
پہلی گاے سیر بھر دودھ دیتی ہے
دوسری دو سیر تیسری تین سیر اسیطرح
چالیسوین چالیس سیر اوسکے چار فرزند
ہین انکو برابر تقسیم کر دینا چاہتا ہے
کہ جسمین عدد اور دودھ برابر ہو
شہریار وہ اسطرح تقسیم کرے -
حصہ اوّل ۱-۸-۹-۱۶-
۱۷-۲۴-۲۵-۳۲-۳۳
۴۰ جملہ ۲۰۵ سیر -
حصہ دوم ۲-۷-۱۰-۱۵
۱۸-۲۳-۲۶-۳۱-۳۴
۳۹- جملہ ۲۰۵ سیر
حصہ سوم ۳-۶-۱۱-
۱۴-۱۹-۲۲-۲۷-۳۰-
۳۵-۳۸ جملہ ۲۰۵ سیر
حصہ چہارم ۴-۵-۱۲-
۱۳-۲۰-۲۱-۲۸-۲۹-
۳۶-۳۷ جملہ ۲۰۵ سیر -
اور عدد ہر حصے کے دس ہین ہیج المطلوب

قمر النسا - تین کپّیان ہین ایک آٹھ سیر
گھی سے بھری ہوئی ہے اور دو خالی ایک
پانچ سیر کی دوسری تین سیر کی نصف علحدہ
کرنا مقصود ہے اور کوئی چیز تولنے کی پاس
نہین ہے تقسیم کیجیئے -
شہر - پہلے تین سیر والی کپّی کو بھر کر پانچ سیر
کی کپّی مین ڈالے تو اوسمین دو سیر گھی کی
جاے خالی رہی پھر تین سیر والی کپّی کو
بھر کر اوس پانچ سیر کی کپّی مین ڈالے
سیر بھر گھی بچا اب وہ پانچ سیر والی
کپّی کو کہ اوس مین گھی بھر کر ہے آٹھ
سیر کی کپّی مین ڈال کر سیر بھر گھی جو
تین سیر والی کپّی مین بچا ہے پانچ سیر والی
کپّی مین انڈیل دیا اور پھر تین سیر کے کپّی کو بھر کر
اوس پانچ سیر کے کپّی مین ڈالے چار سیر گھی نصف ہو گا
قمر - تیرہ بکریان ہین اوسکے
تین حصہ دار ہین ایک نصف کا دوسرا
تہائی کا تیسرا چوتھائی کا بلا کسر تقسیم ہو جاے
شہر - یہہ کوئی مشکل بات نہین ہے

ایک عدد اوس مین سے گھٹائیے بعدہ
چھ لصف والے کو دی اور چوتھائی
والے کو اور تین چوتھائی والیکو جملہ
تیرہ ہوے۔

قمر۔ جمعرات اور جمعہ دو بہائی ہین
جمعرات کے پاس سٹر روپیہ اور جمعہ کے
پاس اڑتالیس روپیہ تھے جمعہ نے کچھ
خیرات کئے تب جمعرات نے اپنے بہائی
سے دو چند خیرات کرکے شمار کیا تو
معلوم ہوا کہ اپنے پاس بہ نسبت جمعہ
کے سہ چند رقم ہے تو بتائیے ہر ایک
کتنا کتنا روپیہ خیرات مین صرف کیا۔

شہر۔ چھ الیس روپیہ جمعہ نے خیرات
کیا اور اٹھاسی جمعرات نے۔

قمر۔ دو طالبعلم ایک کتاب کے
خریدار تھے پہلے نے کہا اگر تہائی تیری
جمع کی میری جمع مین شریک ہو تو مین
اس کتاب کو خریدون دوسرے نے
کہا اگر چوتھائی تیری جمع کی میرے پاس

اور ہو تو مین یہہ کتاب خریدون
فرمائیے اون دونون کے پاس کتنے
روپے تھے اور کتاب کی کیا قیمت تہی

شہر۔ پہلے طالبعلم کے پاس آٹھ روپے
اور دوسرے کے پاس نو۔ اور قیمت
کتاب کی گیارہ روپیہ۔

قمر۔ کہین سے کچھ آم آے ہوے
تھے والدہ نے اپنے فرزندون کو برابر
آدھے آدھے بانٹ دئے ایک نے
اس مین سے (۳۹) آم اپنی دایہ
کو دئے اور دوسرے نے ہندسہ پلٹ
کر (۹۳) آم اپنے دوستون کو کھلا دئے
مابعد اوسکے جب دونون نے اپنے
مابقی آم شمار کئے تو ہندسہ پلٹ کر
دینے والے کے آم نصف تھے اوس سے
کہ جسمین سے دایہ کو دئے گئے تھے۔
فرمائیے ہر ایک کو والدہ نے کتنے
آم دئے تھے۔

شہر۔ ۱۴۷ والدہ نے ہر ایک کو

دیئے تھے۔

قمر النسا بیگم ہان شہزادہ صاحب اگر متصد یانی گر حساب کے یاد ہون تو بیان فرمائے تا مین سُنکر استفادہ حاصل کرون۔

شہر اچھا بیان کرتا ہون سنئے۔

گُر سیکڑہ سود لگانے کا

جسقدر رقم ہو اسکو ہندسہ مین لکھے اور دو عدد سیدہے طرف سے مار دے مابقی کو سود سمجھے پہر جن عددون کو مارا تھا انکو سولہ مین ضرب دیکر پہر سیدھی جانب سے دو عدد مارے مابقی کو آنے سمجھے سود کے اسطرح پائی تک عمل کرے

مثلاً ۲۵۵ سے دو عدد یعنی (۵۵) کو کاٹ دیا مابقی دوسو باون روپیہ سود ہوے پہر ۵۵ کو ۱۶ مین ضرب دیا (۸۸۰) ۸ ہوئے پہر دو عدد کاٹ دیئے باقی آٹھ رہے وہ آٹھ آنے ہین پہر کٹے ہوے عدد یعنی ۸۰ کو ۱۲ مین ضرب دیا (۹۶۰) ۹ ہوئے دو عدد کاٹ دیئے ۹ پائی رہے یعنی جملہ ۲۵۲ عہ ۸ ۹ پر۔

قمر۔ ماشاءاللہ کیا عمدہ اور سہل اور صحیح قاعدہ ہے اور کچھ فرمائیے۔

شہر گُر کٹ متی کے حساب کا

اسکا قاعدہ یہہ ہے کہ قرضدار جسقدر قسطون مین رقم ادا کرنے کا وعدہ کرتا ہے قسط آخر کو اس رقم قرض پر بڑہاکر قسط کے نصف مین اسکو ضرب دیکر حاصل ضرب کا سود نکالو وہی مطلوب ہوگا

مثال۔ کسی شخص نے سو روپیہ کسی سے ادھار لیا اور حسب وعدہ دس قسطون مین پہونچا دیا تو اصل سو روپیہ پر قسط آخر کے دس روپیہ اضافہ کرکے ایکسو دس کو قسط کی نصف یعنی پانچ مین ضرب دیا تو پانچ سو پچاس ہوئے پس اسکا سر سیکڑہ گُر اول مندرجہ صدر کے موافق

نکالو وہی کٹ سکتی ہے اگر دو روپیہ سیکڑہ ہو تو مضاعف کرو اور آٹھ آنے سیکڑہ ہے تو نصف کرو نہایت آسانی سے حساب ہوتا ہے ۔

قمر اہا ہا کیا اچھا کلیہ ہے ۔

شہر - گر آنون کے روپیہ بنانیکا

۵

جتنے آنون کے کوئی پوچھے روپے ایک تو سیدھے طرف سی کاٹ دے جو رہے باقی اوسے نصفی کرے اور وہ نصفی کو سوائی کر کہے

مثال دو ہزار آنے ہین اوسین سے سیدھے جانب سے ایک عدد کاٹ دیا ۲۰۰ دو سو رہے اوسکی نصف کئے سو رہے اوسکو سوائی کیا سوا سو ہوے پس ماعہ دو ہزار آنے کے ہوئے ۔

قمر یہہ گر بہی نادر ہے ۔

شہر - گر روپیون سے آنے بنانے کا

اسکا قاعدہ یہہ ہے کہ جسقدر رقم ہو اُسکو لکھکر چار مرتبہ مضاعف کرین حاصل آخر مطلوب ہو گا ۔

مثال - دو سو روپیون کے آنے بنانا چاہتے ہین مضاعف اول ۴۰۰ مضاعف دوم ۸۰۰ مضاعف سوم ۱۶۰۰ مضاعف چہارم ۳۲۰۰ وہی مطلوب ہین ۔

قمر - اور کوئی فرمائیے

شہر - گر سال کے واجب لگانے کا

اُسکا کلیہ یہہ ہے اگر ہر روز ایک شی ۱ - سیر ہو تو سال کے نو من ہو گی اگر دیڑھ سیر ہو تو نو ڈیڑھے ساڑھے تیرا من اگر دو سیر ہے تو نو دو ائی اٹھارہ من اگر دس سیر ہے تو نو دہے نوّے من اگر ہر روز چھٹانک ہو تو سال کو ساڑھے بائیس سیر ہوئے اگر پانچ سیر یومیہ ہے تو نو پنجے پینتالیس من ہوے ۔

قمر۔ یہہ بھی عجیب ہے ۔

شہر۔ ایک مہینے کے واجب کا گر

یعنی مہینے کے تیس دن ہین اور من کے چالیس سیر تو اگر یومیہ ایک سیر ہے تو ماہانہ پون من یعنی تیس سیر ہوا اگر بارہ سیر ہے تو بارہ پونے نو من ہوئے اسیطرح حساب لگائیے ۔

شہریار۔ گر دردام کا۔

(دردام ہر چیز کی قیمت لگانے کو کہتے ہین) یعنی جتنے روپیہ سیر جو شئے ہوگی اوتنے ہی آنے کو ۔ چھٹانک آویگی مثلاً چار روپیہ سیر کوئی چیز ہے تو چار آنے کو چھٹانک آئیگی ۔

گر دوسری طرح کا ۔

ایک روپیہ کو جتنے سیر جاتا ہے اوتنے چھٹانک کو ایک آنا ۔

قمر۔ کچا پلہ کس مقدار کا ہوتا ہے اور اوسکی قیمت کا گر فرمائیے ۔

شہر۔ کچا پلہ ۹۶ سیر کا ہوتا ہے

گر کچے پلے کی قیمت کا

جتنے روپیون کو ہو پلہ اوتنی دونی پائی کو ایک ہوگا سیر یا رہ پائی کا آنہ کہو ؛

مثال مع‍ فی پلہ روغن سیاہ ہے تو اٹھارہ دونی چھتیس پائی یعنی ۳ر کو ایک سیر ہوگا ۔

قمر۔ کیا سہل گر ہے واہ۔

شہر۔ اور سنئیے ۔

گر سیر سے من کی قیمت لگانیکا

جتنے آنون کو سیر کوئی چیز ہو اسکو پانچ گن کرکے اوسکی نصفی روپیہ کو من کی قیمت جانو اور تگن کو پلہ کی

مثال ۔ ۲ر سیر مونگ ہے تو اُسکے پانچ گن دس سیر اور نصفی پانچ روپیہ کو من اور پانچ کے تگن کو پلہ آئیگی ۔

گر تولے کی قیمت سے ماشے کی قیمت معلوم کرنے کا

جسقدر روپیہ کو تولہ ایک چیز ہو اسکو

المضاعف کرکے آنے سمجھے اور ثلث کو
منہا کرکے باقی آنے قیمت ماشے کی سمجھے
مثال نو روپیہ تو کا بھاؤ ہے تو
المضاعف کرکے اٹھارہ ہوئے اوس
مین ۶ ایک ثلث منہا کئے باقی رہے
۱۲ اسی وہی قیمت ماشہ کی ہے

گر تولہ کی قیمت سے رتی کی قیمت لگانے کا ۔

جتنے روپیہ تولہ کوئی شے ہو اسکو
المضاعف کرکے پائی سمجھے اور پائی
سے آنے بناکر قیمت رتی کی معلوم
کرے ۔
مثال ۔ عـہ تولہ اوسکے
المضاعف ۲۴ پائی جسکے ۲ر ہوئے
وہی قیمت رتی کی ہے ۔

گر رتی کی قیمت سے ماشے کی قیمت لگانے کا ۔

جتنے آنہ کو ایک رتی کوئی چیز ملتی
ہے اوسکی نصفی روپیہ کو ماشہ آئیگی
مثال ۔ ۵ر کو رتی ہے تو ڈہائی
روپیہ کو ماشہ آئیگی ۔

گر دستہ کی قیمت سے کاغذ کے ریم کی قیمت لگانے کا

جتنے آنے کو دستہ ہے اسکی سوائی
روپیہ کو ریم آئیگی ۔
مثال ۔ چار آنے کو دستہ ہو
تو پانچ روپیہ کو ریم ہوگی ۔

گر مہینے کی تنخواہ سے ایکروزہ حساب لگانے کا ۔

اگر یکروزہ دریافت کرنا ہو توجسقدر
تنخواہ ہو اوسکی نصف آنے اور مضاعف
دام سمجھو ۔
مثال ۔ آٹھ روپیہ تنخواہ ہے تو
ایکروزکے آٹھ کے نصف ۴ر اور
مضاعف سولا دام جسکا پاؤ آنہ ہوا
اسیطرح عمل کیا جاے ۔

قمر النسا ۔ ہان شہزادہ صاحب
میرے روتورہ پوش کی پیمایش کا کوئی

کلیہ ہو تو بیان فرمائے ۔
شہر ۔ گر اوسکا یہہ ہے کہ عرض کو طول
مین ضرب دیکر ششم حصہ اوسمین سے
منہا کرین مابقی کو تکسر صحیح سمجھین ۔
مثال ایک تورہ پوش ہے جسکا عرض
تین اور طول بھی تین ہے تو فی نفسہ ضرب
دینے سے ۹ گز ہوے ایک درعہ ششم
حصہ منہا کیا باقی ۸ رہے وہی تکسر ہے
قمر ۔ اگر دائرہ کا قطر معلوم ہو تو دور
معلوم کرنیکی کیا ترکیب ہے ۔
شہر ۔ سات گز کے قطر کو بائیس
گز کا دور ہوتا ہے پس یہی گر ہے
اسی حساب سے جسقدر کا چاہے نکالے
صحیح ہوگا ۔
قمر دائرے کی مساحت کا کوئی سہل
طریقہ بیان فرمائے ۔
شہر ۔ قطر کو دور مین ضرب دو اور
چار پر تقسیم کرو خارج قسمت مساحت ہوگی ۔
مثال ۷ گز قطر ۲۲ گز دور مین
ضرب دئے ۱۵۴ ہوے چار پر تقسیم کئے
خارج قسمت ۳۸ گز ۸ گرہ ہوے جو
مساحت ہے ۔
قمر کرہ یعنی گولے کی جسمیت کی مساحت
کا طریقہ بیان فرمائے ۔
شہر اول گولے کا دور ناپ لیکر
۲۲ گز دور کو سات گز قطر کے حساب
سے قطر دریافت کرکے قطر کو دور مین
ضرب دو حاصل ضرب پھر قطر مین ضرب
دیکر ہمیشہ چھے پر تقسیم کرے خارج قسمت
مساحت ہوگی ۱۲
قمر مدور باولی کی پیمایش کسطرح کرنا
چاہئے ۔
شہر ۔ اول قطر کو دور مین ضرب دو
حاصل ضرب کو عمق مین ضرب کرو حاصل
ضرب مساحت مطلوب ہوگی ۔
مثال ایک مدور باولی ہے جسکا
قطر سات گز ہے اور دور ۲۲ گز اور
عمق ۶ گز تو ۹۲۴ گز تکسر باولی کا ہوگا

قمر۔ گنبد کے پیمایش کا کلیہ بیان فرمائیے

شہر۔ دورا اور عمود کو جمع کرکے نصف کرین بعدہ ارتفاع مین ضرب دین حاصل مکسر ہوگا۔

مثال ایک گنبد ہے جسکا عمود اور دورا اکیس درعہ ہے تو ساڑھے دس گز نصف ہوا اوسکو تیس گز ارتفاع مین ضرب دو ۳۱۵ گز مکسر گنبد کا ہوگا۔

قمر مثلث کی پیمایش کا سہل طریقہ فرمائیے

شہر اُسکا کلیہ یہہ ہے کہ طول کو عرض مین ضرب دیکر اوسکا نصف کرے مساحت صحیح مثلث کی ہوگی اور سوا اے اوسکے مخمس مسدس معین وغیرہ کل شکلونکی پیمایش کا یہہ کلیہ ہے کہ مثلثین بناکر عرض کو طول مین ضرب دیکر اوسکو نصف کرکے تمامون کو جمع کرے جملہ مکسر مطلوب ہوگا۔

مہر النسا۔ اب مسائل علمی کو پھر کسی وقت پر منحصر رکھئے اسوقت مزاج گنبد کچھ لطیفے ہون تو مناسب ہے۔

شہر سنئے ایک دن سید انشا نواب سعادت علیخان کے ساتھ بیٹھے کہانا کہاتے تھے اور گرمی سے گھبراکر دستار سر سے رکھدی تھی منڈا ہوا سر دیکھکر نواب کی مزاج مین چھل آئی ہاتھ بڑھا کر پیچھے سے ایک دھول ماری آپنے جلدی سے ٹوپی سر پر رکھ لی اور کہا سبحان اللہ بچپن مین بزرگ سمجھایا کرتے تھے وہ بات سچ ہے کہ ننگے سر کہانا کہاتے ہین تو شیطان دھولین مارا کرتا ہے

مولانا یعنی مولوی عبد الجلیل ایک ولایتی نے کہ زمرۂ اہل سیف مین معزز ملازم تھا عجب تماشا کیا یعنی مرزا رفیع السودا نے اوسکی ہجو کہی اور ایک محفل مین اوسکے سامنے پڑہنی شروع کردی ولایتی بیٹھا سنا کیا جب ہجو ختم ہوئی اٹھکر سامنے آبیٹھا اوراُنکی کمر پکڑ کر گالیونکا جھاڑ باندھ دیا۔

انہین بھی کبھی ایسا اتفاق نہوا تھا حیران
ہو کر کہا کہ خیر باشد جناب آغا اقسام
این مقالات شایان شان شما نیست ولایتی
نے پیش قبض کمر سے کھینچکر اونکے پیٹ پر
رکھ دی اور کہا۔ نظم خود ت گفتی
حالا این نثر را گوش کن ہرچہ تو گفتی
نظم بود نظم از مامی آید مایہ نثر ادا
کردیم۔

شہر۔ حضرت سلطان المشائخ نظام الدین
محبوب الٰہی رحمۃ اللہ علیہ کے ہان ایک
سیّاح فقیر مہمان آئے رات کو دسترخوان
پر بیٹھے کھانے کے بعد باتین شروع ہوئین
سیّاح نے ایسے دفتر کھولے کہ رات
بہت گئی مگر ختم ہی نہوئے۔ حضرت نے
کچھہ انگڑائیان اور جماہیان بھی لین
وہ سادہ لوح کسی طرح نسمجھے حضرت
مہمان کی دلشکنی سمجھہ کر کچھہ نہ کہہ سکے
مجبور بیٹھے رہے امیر خسرو بھی موجود
تھے مگر بول نہ سکتے تھے۔ کہ آدہی رات

کی نوبت بجی اسوقت حضرت نے
کہا کہ خسرو یہہ کیا بجا عرض کی کہ آدہی
رات کی نوبت ہے پوچھا اسمین
کیا آواز آتی ہے۔ امیر خسرو نے
کہا سمجھہ مین تو یون آتا ہے۔ نان کہ
خوردی خانہ برو۔ نان کہ خوردی خانہ
برو۔ خانہ برو۔ خانہ برو۔ نان کہ
خوردی خانہ برو۔ نہ کہ بدست تو کردم
خانہ گرد۔ خانہ برو۔ خانہ برو۔ حرف
حرف کی حرکت وسکون پر خیال کرد
ایک ایک چوٹ کو کیا پورا پورا ادا
کر رہے ہین تال کو کہین جانے نہ دیا

مولانا۔ کسی شخص نے ماموں رشید
کے پاس آکر کہا غریب ادرمیتوا ہون
ماموں نے کہا کیا عجب ہے ہوگا۔ پھر
فقیر نے کہا حج کو جانے کا ارادہ کہتا
ہون کہا جا راستہ کشادہ ہے کہا
زادراحلہ پاس نہین ہے۔ کہا حج
تجھہ سے ساقط ہوگیا کہ مفلس آدمی پر

واسطے حج فرض نہین ہے - اوس شخص
نے کہا مین آپ سے خیرات مانگنے آیا
ہون نہ فتوا ہی لینے کیو اسطے - مولانا
نے ہنسا اور اسکو خوش کرکے روانہ کیا
شہر - ایک روز شیخ امام بخش ناسخ
نئی ستیل پائی بچھا کر کچہہ وظیفہ مین
مشغول تھے اتنے مین کوئی شاگرد
امیر زادے آئے اور قریب بیٹھ گئے
اور ستیل پائی کا ایک تنکا چٹکی سے
ہی توڑ کر مروڑنے لگے اسیطرح
دو تین تنکے توڑ کر شغل بیکاری کرنے
لگے - شیخ صاحبنے بعد فراغ وظیفہ
آدمی کو بلا کر کہا کہ بہائی وہ جو آج نئی
جھاڑو تم بازار سے لائے ہو - ذرا
لے آو اسنے حاضر کی - خود لیکر شاگرد
کے سامنے رکھدئیے اور کہا صاحبزادہ
اس سے شغل فرمائے - فقیر کی جانماز
آپکے تہوڑے سے التفات مین برباد
ہو جائیگی پہر اور ستیل پائی اس شہر مین
کہان ڈھونڈتا پہریگا - وہ بیچارے
شرمندہ ہوکر رہگئے -

مولانا ایکدن حضرت امیر خسرو رحمتہ اللہ
علیہ کا کسی کوچے مین گذر ہوا اتفاقاً ایک
دوکان مین روئی دہنک رہا تھا کسی
نے کہا ایک ہی انداز پہ دہنکتا ہے
آپنے فرمایا تال کے ساتھ برابر دہنک
رہا ہے ایک شاگرد نے کہا اسکو لفظون
مین کیونکر لاسکین آپ نے فرمایا اسیطرح
در پئے جانان جان ہم رفت - جان
ہم رفت - جان ہم رفت - رفت رفت
جان ہم رفت - این ہم رفت آنہم رفت
آنہم رفت آن ہم رفت اینہم رفت -
اینہم اینہم آنہم آنہم رفت - رفتن
رفتن رفتن رفتن دہ - دہ دہ رفتن
دہ - رف رف رفتن دہ رفتن دہ
شہر شاہ نصیر صاحب کسی میلہ کے
تماشے کیو اسطے سر راہ بیٹھے تھے
کسی کسی نے بہت سا روپیہ لگا کر

نہایت زرق برق کے ساتھ ایک رتھ چوبی رت بنوائی تھی شہر
مین جا بجا اسکا چرچا ہو رہا تھا رنڈی رتھ
مین بیٹھی چھم چھم کرتی سامنے سے نکلی
ایک شاگرد نے کہا استاد اسیر کوئی
شعر ہو اسیوقت فرمایا -

قطعہ

اسکی رتھ کا کلس سنہری دیکھ
شب کہا ماہ سے یہہ پروین نے
پھر پرواز یہہ نکالی ہے
چونچ بیضہ سے مرغ زرین نے

مولانا - آصفجاہ قہوہ بہت پیا کرتے
تھے اور حقہ سے کراہیت رکھتے تھے
اور متہور خان اکثر بار بار حقہ پینے کے
واسطے دربار سے اٹھکر جاتے تھے یہہ
حرکت نواب صاحب کو ناگوار معلوم
ہوتی تھی ایک روز نواب صاحب
نے فرمایا کہ یہہ حقہ پینے والے
عقبی مین بہشت کو چھوڑ کر توا
سلگانے کے واسطے دوزخ
کیطرف جائینگے متہور خان نے عرض کی کہ جو کچھہ ارشاد ہوا
بجا ہے لیکن ہم فدویان جیسے یہان ملازم سرکار ہین رحمت واسعہ
پروردگار سے امید ہے کہ وہان بھی
ہمراہ رکاب سعادت رہین گے جب
کسی کو حقہ کشی کی طلب ہوگی تو منقل قہوہ
سرکار سے آتش لے لینگے دوزخ کیطرف
کیون جانے لگے -

شہر - ایک راجہ صاحب کے ہان فغان
تخلص ایک شاعر تھے ایک روز دربار
مین غزل پڑھی گئی جسکا قافیہ تھا لالیان
اور جالیان سب سخن فہمون نے بہت
تعریف کی راجہ صاحب کی صحبت مین
جگنو میان ایک مسخرے تھے اونکی
زبان سے نکلا کہ فغان صاحب سب
قافئے آپ نے باندھے مگر تالیان
رہ گئین - انہون نے ٹال دیا -
اور کچھہ جواب نہ دیا - راجہ صاحب نے
خود فرمایا کہ سنئے جگنو میان کیا کہتے
ہین - انہون نے کہا کہ مہاراج ان قافیہ کو

متبذل سمجھکر چھوڑ دیا تھا اور حضور فرمائین تو اب بھی ہو سکتا ہے مہاراج نے کہا ہان کچھہ کہنا چاہیئے انہون نے اسیوقت کہا

س

جگنون میان کی دم جو چمکتی ہے رات کو
سب دیکھہ دیکھہ اسکو بجاتے ہین تالیان

تمام دربار ہنس پڑا اور میان جگنو شرمندہ ہوئے ۔

مہر النسا شاہ نصیر صاحب کسی نواب صاحب کے ہان تحفہ رنگترے نذر کیئے نواب صاحب نے کہا شاہ صاحب ان رنگترون کی حسن تشبیہ مین کوئی شعر ارشاد فرمائے اسیوقت یہہ رباعی کہکر سنائی ۔

س

ای نیر برج آسمان اقبال
ان رنگترون پر غور سے کیجیگا خیال
یہہ نذر حقیر ہو قبول خاطر
پردے مین شفق کے ہین گرہ بند ہلال

قمر النسا نواب اسد اللہ خان غالب کی ہمعصر تھین آپ عیادت کو گئے پوچھا کیا حال ہے وہ بولی مرتی ہون قرض کی فکر ہے کہ گردن پر لیئے جاتی ہون آپ نے کہا کہ بوا ۔ بھلا یہہ کیا فکر ہے خدا کے ہان کیا مفتی صدر الدینخان بیٹھے ہین جو ڈگری کرکے پکڑوا منگائینگے اتنے مین دس بجگئے وہ دونون ماہرو شکین مو آرام کے لیئے علحدہ کمرے مین چلی گئین اور شہریار اور بزرگوار بیٹھے رہے ۔

بزرگوار یعنی مولانا ۔ صاحبزادے اگر حکماے یونان کا احوال اور انکے اقوال یاد ہون تو بیان کیجیئے ۔

شہریار بسر و چشم حاضر ہون سماعت فرمائیے ۔

حکماے یونان کا بیان علم نحو کا امتحان

حکیم صاب یہہ سب سے پہلا حکیم کہلاتا ہے ظہور اسکا ایکہزار چھہ سو چورانوے سال بعد ہبوط آدم علیہ السلام کے ہوا اور اولاد سے حضرت ادریس علیہ السلام کے تھا

اقوال اوسکے یہہ ہین ـ
عاقل وہ شخص ہے جو غضب کو مغلوب
کرسکے ـ شاہ خردمند دانش سے
وہ کام لے سکتا ہے جو ظلم اور صولت
سے میسر نہو سکے اور سلطان کو لازم
ہے لوگون کو کمال اور لیاقت کی جہت سے
سے پسند کرے نہ حسن اور مال کی روسے
کہا ـ جس شخص کے شر کی دفع کی قدرت
نرکہتا ہو اوس سے مخالفت نہ ظاہر کرے ـ

حکیم اسقلینوس

ـ ظہور اس حکیم
کا ایکہزار چھ سو ستانوے سال بعد
ہبوط حضرت آدم کے ہوا شاگرد حضرت
ادریس علیہ السلام کا تھا شام کے ملک
مین رہتا تھا ـ بروایت صحیح واضع علم
طب کا یہی حکیم ہے مگر تعلیم اس علم کی
علے العموم نہین کرتا تھا سواے اپنی اولاد
کے تا آنکہ یہہ علم شریف بقراط کے زمانے
مین عام و آشکار ہوا اقوال اوسکے
یہہ ہین تعجب آتا ہے مجھکو اون لوگون سے
جو تکلیف جسمانی کے خوف سے مضر
غذاؤن سے پرہیز کرتے ہین عذاب
روحانی کے خوف سے گناہون سے کیون
نہین اجتناب کرتے ـ اور کہا کا فر نعمت
احسان کرنے کے لایق نہین ہے اور
فاسق کو عطا کرنا اوسکے فسق کو تقویت
دینا ہے ـ اور زاہد بے علم مسخرہ شیطان
ہے اور عابد بے معرفت غریق ضلالت

حکیم لقمان علیہ الرحمۃ والغفران

یہہ حکیم معصر حضرت سلیمان علیہ السلام کے تھے
بعضے انکی نسبت نبوت کا گمان رکہتے
ہین اور بقول اکثر حکیم مشہور رہین ابتدا
حال مین لقمان کسی اعرابی کے غلام تھے
اوس نے یہودی کو بیچڈالا مالک نے ان سے
کہا کہ فلان کہیت مین کنجد بیر وا انہون نے
جو بویا مالک ایکروز کہیت دیکہنے گیا
تو جو دیکہا پوچہا تجھکو مین نے کنجد بونے
کو حکم کیا تھا جو کیون بویا لقمان نے کہا
مین نے خیال کیا شاید کنجد اوگین واسطے

ہنسکر کہا کجھ کیون کر اوگ سکتے ہین
لقمان نے جواب دیا کہ مین دیکھتا ہون
آپ افعال بد کرتے ہین اور بہشت مین
جانے کی امید رکھتے ہین یہہ کیونکر ہو سکتا
ہے مالک نے انکی ذکاوت کی تعریف
کی اور خوش ہو کر آزاد کر دیا اور
روانگی کے وقت نقد و جنس سے سرمایہ
کثیر دیکر رخصت کیا آپنے اوس سے
بذریعہ تجارت نفع کثیر حاصل کرکے
مالدار ہوے اور خدمتمین حضرت
داؤد علیہ السلام کے حاضر ہو کر تحصیل
علم حکمت کی کی **اقوال** آپ کے
یہہ ہین — اے فرزند کمظرف
اور بیحیا اور فحش بکنے والا بدبخت
ہوتا ہے - اگر گفتگو کرتا ہے باتین اسکی
اسکو رسوا کرتی ہین اگر کوئی عمل کرتا
ہے تو حماقت سے اسکو ضایع کر دیتا ہے
اگر مفلس ہوتا ہے تو مایوس ہوجاتا ہے
اگر مالدار ہوتا ہے تو تکبر کرتا ہے - اگر
کسی سے سوال کرتا ہے تو مبالغہ کرتا ہے
اگر مسئول ہوتا ہے تو بخل کرتا ہے اگر
عطا کرتا ہے تو احسان رکھتا ہے اگر
کوئی احسان کرے تو شکر نہین کرتا -
اگر کسی سے بدلہ کرتا ہے تو حد سے
زیادہ کرتا ہے اگر اوس سے کوئی
اپنا راز کہے افشا کر دے اگر کسی کو
اپنا رازدار بناوے تو تہمت کرے
اگر تجھسے کم رتبہ ہے تو تیرا عیب کرے
اگر بالاتر ہو تو غلبہ کرے - اگر تو اوس
سے صحبت رکھے رنج پہونچاوے -
اگر کنارہ کرے تجکو بچھوڑے اگر خورد
ہے تو اپنے بزرگون کو ناخوش رکھے
اگر بزرگ ہے تو اپنے خوردون کو رنج
مین رکھے - اپنے شر کو خیر سمجھے دوسرے
کی نیکی کو بدی جانے اگر علما کے پاس
بیٹھے تو اپنے فخر اور عزت کیواسطے
بیٹھے اور دوسرے لوگون مین لاف
مارے -

ومن کلامہ حضرت لقمان سے لوگون نے پوچھا کہ سب سے زیادہ عقیل کون ہے فرمایا جو شخص دوسرون کے علم سے اپنے علم کو بڑہا دے - اور کہا حسن نیت کا عبادت سے ہے اور حسن سماعت کا حکمت سے ہے خوشخوئی کرم سے ہے اور حسن جواب کا دانش سے - اور کہا پتہرون کو مطلع آفتاب سے اٹہالانا آسان ہے کسیکو کچہہ سمجہانے سے - اور کہا بدکار لوگون سے دور رہو تا سالم رہین تمہارے بدن اور دل - اور کہا صبر دو قسم ہے ایک نقصان مال و اولاد - دوسرا تحصیل کمال و مقصود - دونون مین صبر بہتر ہے اور کہا عطیہ کی شکرگذاری کرو کیونکہ کفران نعمت زوال نعمت ہے اور کہا شریف پرہیزگار متواضع ہوتا ہے او خسیس متکبر - اور کہا علم خزانہ سے بہتر ہے کیونکہ خزانے کی تم حفاظت کرتے ہو اور علم تمہاری حفاظت - اور کہا تین شخصون کو تین حال مین پہچان سکتے ہین - حلیم کو غضب کی حالتمین شجیع کو خوف کے وقت مین برادر کو حاجت کیوقتمین اور کہا چار ہزار کلمے حکمت کے مین نے جمع کیا اونمین سے چار کلمے انتخاب کئے اونمین سے دو کو یاد رکہا یعنی خدا تعالی کو - اور موت کو اور دو کو فراموش کیا یعنی مین نے جس کسی سے نیکی کی تہی یا کسینے مجہسے بدی کی ہو -

حکیم فیثاغورس ابن منارسوس

ظہور اس حکیم کا چار ہزار نوسو دس برس بعد ہبوط حضرت آدم علیہ السلام کے ہوا مسکن اسکا شہر صور واقع ساحل دریای شام ہے علم حکمت سلیمان علیہ السلام کے شاگردون سے سیکہا اور اوسکا نام فلسفہ رکہا اور یونان مین جاکر علم ہندسہ اور طبیعی ظاہر کیا اور علم موسیقی اسیکا اختراع ہے دوسو اسی کتابین

مختلف علوم مین تصنیف کین - موافق
راے انبیا کے بعث و نشر کا قایل تھا
اور بعضے کہتے ہین ہمعصر اور وزیر لہراسب
شاہ کا تھا لیکن قول اول معتبر ہے
ہر روز کے لئے غذا ہی جدا گانہ ترتیب
دیا تھا جس سے کبھی بیمار اور لاغر اور
فربہ نہوتا تھا اور کبھی خوشی سے شاد
اور مصیبت سے غمگین نہوتا تھا اور دوستون
کے مطلب کو اپنے مقصد پر مقدم کہتا
تھا **اقوال** اوسکے یہہ ہین - ہر ہنر
عقل کی محتاج ہے لیکن دولت تقدیر کی
اور کہا خندہ بیوقت موجب گریہ ہے کسی نے
اوس سے کہا تم حکیم ہو اوسنے کہا دوستدار
حکمت ہون اور کہا سکوت سبب ہے
سلامتی کا ندامت سے اور کہا اپنی
تعریف کرنا ہجو ہے اپنی اور کہا بیجا نا
اوس غنی کا جو اپنے قبضہ مین ہو بہتر ہے
اوس سے جو اپنے پاس نہو - کسی کو
لباس فاخرہ پہنے ہوے پوچ گفتگو کرتے

دیکھا تو اوس سے کہا اے شخص یا سخن کو
اپنے لباس کے موافق کر یا لباس کو سخن
کے موافق اوسکا قول ہے جسنے چار
چیزون کو ترک کیا کوئی آفت اوسکو
نہ پہونچیگی - اول عجلت - دوم لجاجت
سوم عجب - چہارم کاہلی کیونکہ ثمرہ
تعجیل کا پشیمانی ہے اور ثمرہ لجاجت
کا حیرت اور ثمرہ عجب کا نقصان اور
ثمرہ سستی کا ذلت ہے - اور کہا ڈرو
اوس شخص سے جو بیباکانہ اپنے عیوب
ظاہر کرے اور کہا صحت بدن کی میانہ
روی طعام اور ریاضت سے ہے اور
علالت زیادتی طعام و افراط عیش نساء
و شراب سے ہے - کہا متوکل خاک نشین
شاہ تخت نشین پر فوق رکھتا ہے اور
کہا نتیجہ خوف خدا کا رحمت ہے اور
آسایش دنیا موجب نکبت - اور کہا
پیش از خواب ہر شخص کو ہر روز لازم
ہے کہ اوسدن کی اپنے افعال خیر و شر

شمار کرے حسنات پر خدا یتعالیٰ کا
شکریہ ادا کرے اور سیٔات پر اپنے
نفس کو ملامت کرے - اور کہا بادشاہ
کو چاہئیے کہ ادنیٰ و اعلیٰ سب کے حاجات
روا کرے تا اوسکے مقاصد بھی خدا یتعالےٰ
بر لاوے اور کہا اپنے کسی دوست کو لائق
دوستی کے نہ جانکر ترک ملاقات کرنا چاہیے تو
اوسکو دشمن نہ بنانا بلکہ بتدریج ترک کرنا
چاہئیے - اور کہا لوگون مین سے راست
گفتار نیک کردار کو منتخب کرکے دوست
بناو - اور کہا اگر چاہے کہ زندگی تیری
خوش اور بے رنج گذری تو لوگون سے
اپنی تعریف کا خواہان نہ ہو - اور
کہا پوشیدہ رکھنا چار چیزون کا نہایت
خوب ہے - فاقہ - افلاس -
مصیبت - درد -

ثالیس ملیطی ظہور اس حکیم کا پانچہزار
چھبیس سال بعد ہبوط آدم علیہ السلام
کے ہوا اسنے مصر مین جاکر علوم حکمت
سیکہا اور ملیطہ اپنے ملک کو جاکر فلسفہ
ظاہر کیا **اقوال** اوسکے یہہ ہین
اول خدا یتعالیٰ نے جوہر بیضا پیدا
کیا اوسکو نظر ہیبت سے دیکہا تب
وہ پہٹ گیا پہر اوس سے آتش پیدا
ہوئی اوسکے سبب سے پہر گہل گیا اوس سے
آب پیدا ہوا جب آگ نے پانی پر زور
کیا اوس سے دہوان پیدا ہوا اور
ہوا پر گیا اوس سے سات آسمان
پیدا ہوے اور سیارے شعلون سے
کرہ اثیر کے ظاہر ہوئے ہین یہہ قول
اوسکا موافق توریت اور قرآن مجید
کے ہے - کہا زیادہ خاموشی باعث
سستی کا ہے - اور لجاجت موجب
سبکی کا اور کہا حرص اور شہوت پر غالب
رہنے والا غنی ہے اور مغلوب اونکا
ذلیل اور فقیر ہے اور کہا بسیار گو بیقدر
ہے اور خاموش بے ضرر - اور کہا حیات
شغل اور فکر کا نام ہے اور موت آزادی

ہے اور مشورت موجب امان ہے او۔
خود رائی باعث نقصان اور کہا تین
چیزین کمیاب ہین۔ زن حسین پرہیزگار
مرد مالدار نیک کردار۔ دوست صادق
امانت دار۔ اور کہا ضعیفی مین جس
چیز کا محتاج ہے اوسکو جوانی مین
مہیا کر۔ اور ماں باپ کی قدر و منزلت کر۔

ذیمقراطیس ظہور اس حکیم کا پانچہزار
ایک سو چودہ سال بعد ہبوط صفی اللہ
علیہ السلام کے ہوا یہہ حکیم ہمعصر بہمن
ابن اسفندیار کا تھا ارسطو اوسکے
مقالات کو اپنے اوستاد افلاطون
کے اقوال پر ترجیح دیتا تھا۔ **اقوال**
اسکے یہہ ہین ایسا شیرین نہ بنجا کہ لوگ
تجھکو نگل جاوین اور ایسا تلخ بھی نبن
جو اوگل دین۔ اور کہا مدرکات
حسی سے اعراض ہوسکتا ہی مگر مدرکات
عقلی سے ناممکن ہے مثلاً اگر کسی سے
کہین کہ مت نظر کر انکھہ بند کرسکتا ہے

عدم سماعت کیواسطے کان نہین روئی
رکھہ سکتا ہی اور سخن نہ کہنے کیواسطے
لب بند کرسکتا ہی مگر علم و فہم کو بہل کے
ساتھ نہین بدل سکتا ہے اور کہا کثرت
خاموشی گمراہی لاتی ہے اور بسیار
گوئی سے قدر سخن کیجاتی ہے۔ اور
کہا آغاز تحصیل علوم بعد تصفیہ نفس و
تزکیہ دل کے اخلاق ردیہ سے مناسب
ہے جو شخص اسباب سے غافل ہے ہرگز
مطلوب کو نہ پہونچیگا۔ اور کہا جب تک
شہوت کو مغلوب نکرے اپنے کو انسان
کامل نہ سمجھے۔ اور کہا لوگون کو حالت
غنا اور کامیابی مین آزماو نہ وقت
ذلت اور خواری کے۔ اور کہا دلکو
مکر اور خباست سے پاک کرو جیسا دہوبی
کپڑے کو دہوتا ہے۔

بقراط ابن براقلس اسقلیبوس
ثانی کی اولاد سے تہا ظہور اس حکیم
کا پانچہزار ایکسو چودہ سال بعد ہبوط

حضرت آدم علیہ السلام کے ہوا یہہ حکیم قدوہ
حکماے یونان اور علم طب مین بے نظیر تھا
شہر صور مین جو ساحل دریاے شام پر واقع
ہے رہتا تھا مرد عابد و زاہد تھا غربا کا
للہ معالجہ کرتا تھا اور اغنیا سے حسب
حوصلہ لیتا تھا جب اسقلینوس ثانی مرا
بقراط اوسکی جاے پر بیٹھا اوس زمانے
تک علم طب کی تعلیم خاص سینہ بسینہ
ہونے سے قریب معدوم ہونے کے
پہونچا تھا کیونکہ اسقلینوس وصیت کر گیا
تھا کہ علم طب سواے اپنی اولاد کے دوسرے کو
نہ سکھایا جاے اوسوقت مین اوسکی اولاد
سے نا قابل موجود تھے اور لایق مفقود اسلیئے
بقراط نے مسایل طب کو از سر نو مدون
کرکے اشتہار دیا کہ جو کوئی چاہے اس
علم کو سیکھے یہہ سنکر بہت سے شایق اس
علم کے مستعد ہو کر تحصیل کلیے اسطرح
علم طب زندہ رہا ۔
اقوال اوسکے یہہ ہین ۔ مجھکو تحصیل
علم سے یہہ حاصل ہوا کہ اپنے جہل پر
مطلع ہوا کہا چار چیزین مضر باصرہ ہین
طعام نمکین کہانا ۔ سر پر گرم پانی ڈالنا
آفتاب کو دیکہنا ۔ دشمن کا منہہ دیکہنا
اور کہا تین چیزین لاغری پیدا کرتی ہین
نہار پانی پینا سخت زمین پر سونا ۔ بیکار کر
بات کرنا ۔ اور کہا جسم کا علاج پانچ
قسم پر کیا جاتا ہے جو مادہ سر مین ہو
غرغرے سے ۔ اور جو معدہ مین ہو قے سے
جو بدن مین ہو اسہال سے ۔ اور جو جلد
مین ہو عرق سے اور جو رگونکے اندر ہو
فصد سے اخراج ہو سکتا ہے ۔ اور
کہا چار چیزین بدن کو خراب کرتی ہین
دیر تک حمام مین رہنا ۔ جماع خلوی معدہ
مین خشک گوشت کہانا ۔ نہار پانی
پینا ۔ اور کہا چھ چیزین مورث مرض
ہین کثرت غذا کثرت جماع ۔ تہوڑا
سونا شب مین ۔ زیادہ سونا دن مین
زیادہ پانی پینا ۔ پیشاب بند کرنا ۔

ومن کلامہ اور کہا انسان وہ
ہے جو تواضع کرے حالت دولت مین
اور عفو کرے حالت قدرت مین اور
بخشش کرے بغیر منت رکہنے کے اور
کہا قناعت کرو قوت لایموت پر اور
احتیاج حتی الامکان دور کرو کیونکہ
حق تعالی کسی چیز کا محتاج نہین ہے
پس جسقدر تمہارا احتیاج زیادہ ہے
خدا سے دور رہو۔ اور کہا پرہیز
کرو خوشحالی مفرط سے اور گناہون
سے کہ بدلہ اوسکا عنقریب ہے اوس
سے زیادہ۔
اور کہا انسان کو لازم ہے کہ دنیا
مین مہمان کے طور پر رہے کہ میزبان
جو سامنے لاوے قبول کرے اگر زیادہ
ندے تو طلب نکرے۔
بقراط خوبصورت نیک سیرت تھا بات
کم کرتا تھا اور غذا بھی کم کہاتا تھا اکثر
روزہ رکہتا تھا اس جہانسے پچانوے سال

عمر پایا اور سولہ برس کی عمر مین صاحب
تحصیل ہوا اور ستر برس تعلیم اور تصنیف
مین مشغول رہا تصنیفات اوسکے بہت
ہین ازانجملہ جو مشہور ہین یہہ ہین —
کتاب الوصیت۔ کتاب الفصولت
رسالہ امراض حارہ۔ کتاب الاخلاط
کتاب الماء والہوا۔ کتاب طبیعت
الانسان۔ جسکو حنین نے یونانی زبان
سے عربی مین ترجمہ کیا ہے۔ باقی آیندہ
اس اثنا مین بانچپے —
مولانا۔ صاحبزادی آپکے چمن طبع
مین گلہاے سعادت و لیاقت مہک
رہے ہین خدا عمر دراز کرے اور مقاصد
قلبی پر کامیاب۔ یہہ کہکر تہجد کی نماز
کیواسطے اوٹھے ادھر شہریار سو گیا
علی الصباح شہریار اور مولانا دونون
اوٹھکر بعد الفراغ حوائج وضو کرکے نماز
مین مشغول ہوے اودھر وہ دونون
عابد فریب طاوس زیب بھی وضو کرکے

ادا سے فریضۂ سحری کین بعد اوسکے
مہر النسا بیگم بہ الحان داودی مناجات
حضرت نظامی علیہ الرحمہ پڑھنے لگین اور
قمر النسا بیگم نے ہفت بند ملا کاشی
آغاز کیا وفور نور صبح کا ظہور
وہ صبح کا سماں در و دیوار نور افشان
خورشید کا نور صبح کا سپیدہ جس سے
معنی جعل الشمس ضیاءً ہویدا اور خطوط
شعاعی کی تنویر سورہ والفجر کی تفسیر سبزہ
گلشن پر گوہر شبنم نہرون کی روانی موجون کا
پیچ و خم نور ظہور کا عالم شوق نبوی
بجنے لگی اسوقت گجر بھی
بول اوٹھی مرغان سحر بھی
صبح نے اپنی شکل دکھائی
کوون نے اک دھوم مچائی
مرغون نے بھی آفت ڈھائی
لو وہ اذان کی آواز آئی
باہر نکلے خلوت والے
جاتے ہین مسجد طاعت والے
برہمنون نے شور مچایا
بتخانے مین سنکھ بجایا
گھریالی نے غل مچایا
نیند سے ایک عالم کو جگایا
گھر سے چلی اشنان کو ہندو
ہے گنگا کا شور ہر سو
باد سحر سے غنچے چٹکے
نکہت گل کے قافلے بھٹکے
ہین جو طلوع مہر کے کھٹکے
روتی ہے شبنم گل سے لپٹکے
کہتی ہے دل کی قسمت جاگی
ہون مہمان اب کوئی دم کی
باد صبا طرب انگیز فرحت توامان نسیم
غالیہ بیز عنبر افشان چمن مین وزان
اشجار پر بہار شاخین پر اثمار تحریک
ہوا سے جھونکے کہاتے اونپر مرغان خوش
الحان چہچہاتے غنچون کا چٹکنا گلون کا
مہکنا صنعت طراز حقیقی کی یاد دلاتا تھا
غنچۂ منقبض خاطر حزین تک کہلا جاتا تھا

جو لپٹ آتی تھی جنات النعیم کی خبر لاتی تھی
حیرت تھی کہ یا الٰہی یہہ گلہائے گلزار ہین
یا نافہائے ختن و تاتار یہہ باد سحر
کی کارگذاری ہے یا کسی عنبرین گیسو کی
مشکباری ذاکر حق یاد معبود حقیقی مین
مشغول اشعار حمد باری ورد زبان
گوشہ نشینان حمول مہر النسا بیگم کا
سینہ وفور سرور سے باغ باغ قمر النسا
بیگم کا عرش برین پر دماغ تھوڑے
عرصہ مین مولانا اور شہریار اپنے
ورد وظائف سے فارغ ہو کر بیٹھے اودہر
مہر النسا اور قمر النسا مناجاتین ختم
کرکے دونون ملکر مودب پہلے مولانا
کو بعد شہریار کو تسلیم کرکے ایکجانب بیٹھ
گئین تھوڑی دیر کے بعد قمر النسا
شہریار کیطرف مخاطب ہو کر شہزادہ صاحب
کل آپنے باجی جان سے علم صرف مین
امتحان لیا تھا آج مجھہ سے علم نحو مین امتحان
لیجئے اور مجھکو علم معانی وبیان تعلیم فرمائیے

شہریار اچھا بہن امتحان دیجئے۔
فرمائیے نحو کس علم کو کہتے ہین۔
قمر جس علم سے اقسام ترکیب کلمات اور احوال
آخر کلمات کا معلوم ہو۔
شہر وجہ تسمیہ نحو کا کیا ہے۔
قمر وجہ اس نام کی یہہ ہے کہ نحو کے
معنی لغت مین طرف کے ہین اور آخر طرف کلمہ کی بھی
ہے جو کہ اوس سے آخر کلمہ کا مختلف حال
کلام عرب مین اکثر معلوم ہوتا ہے اسلئے اسکا نام نحو ہوا
شہر مرکب کسے کہتے ہین۔
قمر جو دو کلمون یا زیادہ سے مرکب ہو۔
شہر اقسام مرکب کے کتنے ہین۔
قمر دو اول اسنادی جسکو مرکب مفید
اور مرکب تام و جملہ و کلام و فقرہ و قضیہ و مسئلہ
بھی کہتے ہین۔ دوسرا غیر اسنادی جسکو
مرکب غیر مفید و ناقص و غیر تام بھی کہتے ہین۔
شہر مرکب غیر مفید کی تعریف کیجئے۔
قمر جو پوری بات نہو یعنی مخاطب کا
انتظار باقی رہے اور مخاطب کا سکوت

صحیح نہو۔

س مرکب غیر مفید کی کتنی قسمین ہین

ج پانچ مرکب اضافی۔ مرکب توصیفی مرکب تعدادی مرکب امتزاجی۔ صفت مرکب۔

س مرکب اضافی کی تعریف کیجئے

ج جو ایسے دو اسمون سے مرکب ہو کہ اونکی درمیان نسبت اضافت ہو اور انہین سے جو نسبت کیجاوے دوسرے کیطرف اوسی مضاف کہتے ہین اور جسکی طرف نسبت کیجاوے وہ مضاف الیہ ہے جیسے کتاب زید۔

س طریقہ اوسکی ترکیب کا بیان کیجئے۔

ج فارسی مین طریقہ یہہ ہے کہ جس اسم کو مضاف کرین اوسکو پہلے لاوین اور اوسکے آخر کسرہ یا دوسری علامت مناسب کی لگاوین اور مضاف الیہ کو اوسکی بعد یہہ قاعدہ اکثریہ ہے

مگر لفظ سرو صاحب سے فک اضافت جائز ہے اور اگر مضاف موخر ہو تو علامت کسرہ ہرگز درست نہین لیکن اس صورت مین لفظ را مضاف الیہ مقدم کے آخر لانا جائز ہوگا۔

س علامات اور اضافت مع اونکی خصوصیت کے بیان کیجئے۔

ج (۱) یاے تحتانی مکسور الفاظ معتل ناقص الفی اور واوی مین (۲) ہمزۂ مکسور جسکے آخر ہاے مختفی ہو جیسے خانہ من خانۂ تو (۳) کسرہ باقی الفاظ مین جبکہ مضاف مقدم ہو (۴) را اس صورت مین مضاف و مضاف الیہ کے درمیان فصل بھی جائز ہے۔ (۵) فتحہ جبکہ ضمیر متصل ش ت م کی طرف مضاف ہو۔ جیسی اسم کتابش بجنت خانہ اش۔

س فایدۂ اضافت کا کیا ہے۔

ج توضیح اور تخصیص۔

شہر اقسام اضافت کے بیان کیجئے
قمر دو ہیں - حقیقی و مجازی حقیقی
وہ کہ درمیان مضاف و مضاف الیہ
کے حقیقت مین کسیطرح کا علاقہ مثل تملیک
و تشبیہہ وغیرہ کے ہو مجازی وہ ہے کہ
اونکی درمیان کچھہ علاقہ نہو مگر فرضی یعنی
فرض کر لیا جاوے جیسے سر ہوش
قدم فکر -

شہر اقسام اضافت حقیقی کے بیان
کیجئے -

قمر تخصیصی - توضیحی - تبیینی - تملیکی
تشبیہی - ابنی - ظرفی - تخصیصی
وہ ہے کہ مضاف الیہ کے واسطے مضاف
خاص کیا جاوے جیسے دوستِ من
یعنی دوست خاص میرا اور توضیحی وہ
ہے کہ مضاف مضاف الیہ کو واضح
کر دیوے اور دونو ایک ذات پر
صادق آدین مگر مضاف ایسا عام
ہو کہ بدون مضاف الیہ کے بھی
پایا جاتا ہو اور مضاف الیہ بدون مضاف
کے کبھی نپایا جاوے جیسے شہر شعبان دریاے
موسی - کتاب بوستان - باد صبا - درخت بید
تیسری تبیینی اوسکو بیانی بھی کہتے ہین جسمین
مضاف الیہ مضاف کا اصل مادہ بیان
کرے اور ہر یک بدون دوسرے کے
متحقق ہو سکے جیسے سیخ آہن کہ یہان
سیخ کا مادہ آہن ظاہر ہے چوتھی تملیکی
کہ مضاف مملوک اور مضاف الیہ مالک
ہوتا ہے جیسے اسپ زید - غلام من
کتاب او - ابنی وہ کہ اوس مین نام
پسر مضاف اور نام پدر مضاف الیہ جیسے
عباس علی خالد ولید اضافت ظرفی
جسمین مظروف مضاف و ظرف مضاف
الیہ ہو جیسے آب دریا - آب صراحی
گرمی تابستان ساتوین تشبیہی اسمین
مضاف مشبہ بہ اور مضاف الیہ مشبہ
ہوتا ہے -

شہر بیانی اور توضیحی مین کیا فرق ہے

ق بیانی مین مضاف الیہ بدون مضاف کے گا ہے متحقق ہوتا ہی جیسے حلقہ آہن کا مضاف الیہ بدون حلقہ کے سیخ آہن مین موجود ہے برخلاف توضیحی کے جیسے دریاے گنگ مین بدون دریا کے گنگ کا وجود ممکن نہین۔

ش معنی تشبیہ اور مشبہ و مشبہ بہ کی بیان کرو۔

ق ایک چیز کو دوسری چیز کی مانند کرنے کو تشبیہ کہتے ہین جیسے لعل لب مین لب کو لعل کے مانند ٹھہرانے کو تشبیہ کہینگے اور جسکے مانند ٹھہراوین اوسی مشبہ بہ کہتے ہین۔ جیسے لعل اس مثال مین اور جسکو مانند ٹھہراوین وہ مشبہ ہے جیسے لفظ لب اس مثال مین مشبہ مضاف الیہ ہے۔

ش اضافت مقلوب کسے کہتے ہین

ق جسمین مضاف الیہ اول اور مضاف آخر ہو جیسے جہان شاہ۔

اسمین اظہار علامت اضافت نہین جائز نظامی علیہ الرحمہ۔

خدایا جہان پادشاہی تراست

زما خدمت آید خدائی تراست

ش مرکب توصیفی کسے کہتے ہین۔

ق اوسکو کہتے ہین جن دو اسمون مین اتصاف کی نسبت ہو بدون پوری ہونے بات کے پس وہ اسم جو وصف کیا جاوے کسی لفظ سے اوسے موصوف کہتے ہین اور جس لفظ سے وصف کیا جاوے اوسے صفت جیسی مرد نیک پس مرد موصوف اور نیک صفت ہے اور صفت کبھی مفرد ہوتی ہے جیسا گذرا اور کبھی مرکب جسکا ذکر آگے آویگا۔

ش نسبت اتصاف کسکو کہتے ہین

ق ایک اسم کہ جسمین معنی وصفی ہون اوسکی ربط دینے کو دوسرے اسم کے ساتھ نسبت اتصاف کہتے ہین اوسکی پہچان یہ ہے کہ اگر ترجمہ ہندی مین اسم کے ساتھ

لفظ کیسا کیسی کیسے بولین تو دوسرا
اسم اوسکے جواب مین صحیح ہوسکتا ہے
وہ پہلا اسم موصوف کہلائیگا اور دوسرا
اسم صفت اور نسبت اضافی مین بجاے
اون الفاظ کے کسکا کسکی کسکے لگانے
سے دوسرا جواب مین آسکتا ہے۔

شہر صفت مرکب کسے کہتے ہین اور
کسطرح ہے ۔

قمر ۔ جو دوسرے کلمے سے ملکر صفت
ہو دوسرے اسم کی اوسکے کئی قسمین
ہین ۔ ایک مرکب اضافی جیسے انا
زمان حاتم وقت دوسرے مرکب اضافی
مقلوب جیسے وفا دشمن ۔ تیسرے
مرکب توصیفی جیسے خوش رو نیکمرد
چوتھے وہ جو دو اسم مشبہ بہ مقدم
مشبہ موخر سے مرکب ہو جیسے لعل لب
نرگس چشم ۔ سرو قد ۔ پانچوین جملہ
اسمیہ بیانیہ مقلوب جو بعد حذف
ضمیر جو موصوف کیطرف راجع ہوتی ہے
اور حروف روابط وغیرہ کے بنتا ہے
جفا پیشہ مرد مین اصل اوسکی یہہ ہے
مرد یکہ پیشہ او جفا ست ضمیر او و کاف
بیانیہ سر جملہ و لفظ است حذف
کرکے باقی ماندہ کو اولٹ دیا جفا
پیشہ ہوا اوسکو صفت مرد کی بعد حذف
ہی کے ٹھہرایا اسی طرح شہید تبسم دیتا
مین ۔ تبسم دیت صفت مرکب ہے
اسی طرح شاہ سکندر صولت ۔ اصل
اوسکی صولتا وچون صولت سکندر
اسمین صولت اول مبتدا ۔ اور سکندر
مضاف الیہ جز کو باقی رکھہ کرکے
سب الفاظ کو حذف کرکے اولٹ دیا
چھٹے بہ ترکیب اسم اول امر حاضر
جیسے دستگیر دلپذیر ۔

شہر صفت مرکب اور اضافت تشبیہی
مین کیا فرق ہے

قمر ۔ اضافت تشبیہی مین علامت
اضافت ہوتی ہے صفت مرکب مین نہین ہوتی

شہر موصوف جمع کی صفت جمع کی جائیگی
یا نہین -
قمر نہین مگر جبکہ صفت سے ذات مراد
ہو جیسی

بسیار خوبان دیده ام لیکن تو چیزی دیگری

شہر - مرکب تعدادی کی تعریف کیجئے
قمر - جو عدد اکائی دھائی سے مرکب
ہو اوسے مرکب تعدادی کہتے ہین اور
اکائی کو احاد دھائی کو عشرات کہتے
ہین اور عقود بھی -
شہر - مرکب تعدادی کی ترکیب
کا قاعدہ کیا ہے -
قمر - دس سے جو مرکب ہین اونمین
احاد کے لفظ بعدہ ، دہ کا لفظ ہوتا ہے
مگر اکثر احاد کی صورت بجنسہ نہین رہتی
جیسے یازدہ دوازدہ سیزدہ چہاردہ
پانزدہ شانزدہ ہفدہ ہژدہ نوزدہ
باقی مین دھائی کا نام اول پھر بعد
واو عطف کے پورا لفظ اکائی کا جیسے

بست و یک سی و دو چہل و سہ
شہر - مرکب امتزاجی کی کیا تعریف ہے
قمر - جو دو نام ملکر ایک نام ہو جیسے
بعلبک -
شہر مرکب مفید و اسنادی کی
کیا تعریف ہے -
قمر - ایسی مرکب کو کہتے ہین کہ ایک
جزء اسم مسند الیہ ہو اور دوسرا جزء
مسند بہ اور ان دونون کے درمیان
نسبت حکمیہ ہو اور اسی کو اسناد کہتے ہین
شہر مسند الیہ کسے کہتے ہین -
قمر - جس اسم یا فعل کی اسناد ہو پس
جسکی طرف فعل کی اسناد ہو اوسی فاعل
کہینگے معروف مین یا قایم مقام فاعل
اور مفعول مَا لَمْ يُسَمَّ فَاعِلُهُ مجہول
مین و الا مبتدا -
شہر - مسند بہ کی تعریف فرمائیے -
قمر جسکی اسناد دوسرے اسم کی طرف
ہو پس اگر اسم ہو تو اسے خبر بھی کہینگے

شہر اسناد کیا چیز ہے ۔

قمر ایسی نسبت کو کہتے ہین جسکی سبب سے
سامع کو ایک جز یا حکم معلوم ہو اوسکے
لئے دوسرے لفظ کا انتظار باقی نرہے
اور قائل کو اوسکے بعد سکوت صحیح ہو اور
اوسپر الفاظ ربط کے دلالت کرین موجود
ہو یا مقدر ۔

شہر مرکب مفید کی قسمین کتنی ہین ۔

قمر ایک جزیہ جس سے جز معلوم ہو
دوسرے انشائیہ جس سے حکم یا منع معلوم
ہو نہ خبر پھر ہر ایک مین اگر فعل ہو تو فعلیہ
اگر دونون اسم ہون تو اسمیہ ۔

شہر خبر کی تعریف کیا ہے ۔

قمر ۔ خبر اسکو کہتے ہین جسپر بمجرد سننے
کے صدق یا کذب کا احتمال ہو اگرچہ
کسی قرینہ خارجیہ سے صرف صادق
یا کاذب کہین جیسی رفت زید و عمرو فاضل
است پس اسمین زید کے جانے او عمرو
کے فاضل ہونے مین احتمال جھوٹ اور
سچ دونون کا ہوسکتا ہے اور خبریہ فعلیہ
مین فعل ماضی یا مضارع یا حال یا مستقبل
آتا ہے ۔

شہر جملہ انشائیہ مین کونسا فعل آتا ہے ۔

قمر ۔ امر یا نہی یا ماضی تمنا یا جسپر لفظ
استفہام آوے یا تعجب ہو یا حرف ندا
مقدر یا مذکور ۔

شہر جملہ فعلیہ یا اسمیہ کی تعریف کیجئے ۔

قمر جو جملہ فعل و اسم و مسند الیہ سے
ملکر بنے فعلیہ ہے اور جو مبتدا اور خبر سے
ملکر بنے وہ اسمیہ ہے ۔

شہر ۔ ناقص کسے کہتے ہین اور وہ کون ہین

قمر ۔ جو محتاج اسم و خبر کے ہون کہ
بدون اونکے کلام پورا نہو اور فعل لازم
ہوتا ہے اور مصدر شدن بودن گشتن
گردیدن ہستن سے مشتق ہین ۔ جیسے
زید بیمار بود ۔ فقیرے امیر گشت ۔

شہر جس جملہ مین فعل ناقص ہو اوسے
اسمیہ کہینگے یا فعلیہ ۔

قمر بعضے فعلیہ کہتے ہین بعضے اسمیہ ۔
شہر مبتدا اور خبر کی تعریف کیجئے ۔
قمر ۔ مبتدا اوس اسم مسند الیہ کو کہتے
ہین جسکا مسند بہ اسم ہو یا جملہ اور خبر اسم
مسند بہ کو جس سے حال مبتدا مفہوم ہو
مفرد یا مرکب اور مبتدا خبر کیو اسطے
ایک رابطہ ضرور ہے
شہر ۔ مرکب توصیفی اور مبتدا اور خبر مین کیا
فرق ہے ۔
قمر ۔ فرق یہہ ہے کہ مبتدا و خبر مین
ایک لفظ رابطہ کا ضرور رہوتا ہے مذکور
ہو یا مقدر کیونکہ وہی رابطہ اسناد
پر دلالت کرتا ہے ۔ اور مرکب توصیفی
مین یہہ نہین ہوتا ہے اسی سبب سے
وہ جملہ پوری بات نہین سمجھا جاتا ہے
باقی آیندہ اس عرصہ مین دس بجگئے ۔
حسب معمول دسترخوان بچھا سب نے
ملکر خاصہ نوش کیا بعد از فراغ طعام
وہ دونون بہنین ایک علیحدہ گھر مین
چلی گئین اور مولوی صاحب نے شہریار سے
مخاطب ہوکر فرمایا مولانا صاحبزادے
ہین مجملاً یہان کی حقیقت کہہ سناتا ہون
سماعت فرمائیے یہان سے سمت شمال
دو میل کے فاصلہ پر ایک شہر مبارک
بنیاد نام ہے عجب فرحت بخش وہ مقام
ہے وہان کا شاہ سکندر شوکت ذوی الاحترام
ہے اوسکا دستور المعظم ملقب صدر اعظم
ہے یہہ دونون رشک ماہ اوسیکے
نور نگاہ ہین یہہ فقیر اوس وزیر کا اوستاد
ہے لہذا اس حقیر سے یہہ اعتقاد ہے
ابتدا ایسے حال مین بچے نہین جیتے تھے
اس لئے ایندونون نور نظر لخت جگر کو
فقیر کے آغوش مین ڈالا اس لحاظ سے
اس اذل خلایق کو اباکے نام سے
یاد کرتے ہین اور فقیر بھی ان دونون کو
اپنی اولاد سے زیادہ پیار کرتا ہے
شب و روز انکی تعلیم و تفہیم مین مصروف
رہتا ہے بجز علم معانی کو بدیع و بیان کے

سب علوم متداولہ سے فارغ التحصیل
ہین چنانچہ کچھ تہوڑا سا حال اُنکی ذکاوت
کا صرف و نحو کے امتحان مین آپ پر
ظاہر ہوا ہوگا اور تم تو بہائی اپنے
وقت کے مُلّا فیضی ہو —

شہر قبلہ فی الحقیقت آپکی تعلیم و
تربیت اپنا نظیر نہین رکہتی اور
ان دونون کی ذکاوت طبعی پر
ہمارا صاد ہے اور جو کلمات کمترین
کی نسبت فرمائے ہین وہ حضور کی
لیاقت ذاتی اور حسن اخلاق اور
نوازش بزرگانہ پر محمول کرتا ہون
حضرت کے بیان سے نظارۂ شہر
مینو چہر کا جوش سینہ مین موجزن ہے
فی امان اللہ بشرط زیست شام کو
حاضر خدمت ہونگا —

شہر جنّت نظیر اشعار دلپذیر

پہر کہکر کے قصبہ سے باہر چلا جاتے جاتے دیکھا ایک قلعہ
سر بفلک کشیدہ مکانات عمدہ و آراستہ مکانین پیراستہ

دُوکاندار مرفہ الحال مال اور دولت سے
مالامال شہر مینو سواد چپہ چپہ رشک بہشت
شداد کوچہ و برزن بے خس و خاشاک
مرد عورت فرخناک ہر بازار مصر کا
بازار یوسف وقت سا کنان دیار
ایک ایک مہ جبین غیرت لعبتان لندن
و چین ہر طرف شعلہ رو آتشین رخسار
سیمین اندام سر گرم خرام نقل جنت
ایک ایک دکان مشتری غیرت حور
و غلمان گلفروشون کی دکان
طبلۂ عطار غیرت ختن و تاتار ہر ایک
نشۂ حسن سے البہیلا تختون پر چنا ہوا
موتیا گلاب بیلا دلبر میوہ فروش
رہزن دین و ایمان غارت گر ہوش
بادام چشم شہتوت ابرو نیشکر بازو پستہ
لب نار پستان سیب زنخدان ایک
حور کردار سامنے میوون کا انبار
امرود حلوا سے بہے دو دو سیب داغ
سیب ہی باعث فریبی انار قلب ناچو

انگور رشک خوشہ بلور آم جنکی عاشق
خاص وعام ناشپاتی تفریح کی خاصیت
جتاتی رنگترے سین پستا نونکی کیفیت نظر
آتی شایق بادام غلام بے دام خریدار پستہ
کمربستہ کیلے اکیلے نہین قطار در قطار
انجیر کے گاہک ہزار ہزار کشمش کے
خریدارون کی کشاکش اخروٹ پر ہر ایک
کا دل لوٹ پوٹ ہر کنجڑن گلبدن کی
پیاری مداہانکی ادا۔ تیکہنی چتون سمتین
رشک سنگرن بزازی کی دوکانون
کی عجیب شان جس سے قدرت حق نمایان
اطلس کی خوشرنگی کے مقابل رشک سے
اطلس فلک کا رنگ کبود ہی قدرت رب
ودود سے کمخواب کی ضیا کے روبرو
خورشید کو کمخواب آئی بوٹی کے مقابل
اشرفی خریطہ مین جہنہ چھپائی ململ سے
نین سکہہ پائین ڈوریہ کی دید سے آنکہون مین
خوشی کی سرخ ڈورے آئین کامدانی
کے تہان رشک گلستان شروع ہمرو گلبدن

رشک چمن جامہ وار غیرت گلزار مخمل
باغ وبہار اودی بانات پر شفق چرخ
نثار سبز کشت شالی زرد ماسلے کی بانکی
اور صفائی مین شبنم کی کیفیت پیدا جسپر
خریدارون کے دل والہ شیدا اوسکی
بوٹون پر انجم چرخ نثار بیل بوٹی کے
مقابل برق خاطف سرشار حلوائی
کی دوکان شیرنی کی جان بری عسل
النعیم سے ہمسری جتاے شیرین لبون
کی حلاوت کو اپنے مقابل پھیکا بتاے
حلوا شایقین کے حق مین من وسلوا
کہجور ذایقہ مین چوربہ از انگور دودہ پیڑے
لذیذ کیپ چپ سے عزیز امرتیان بادام
کی جالیون پر طعنہ زن جلیبیان قند ونبات
کے آبرو شکن گلاب جامن خوشگوار قلمین
ذایقہ دار نقل دندان شیرین لبونکی نقل
بیان کرتے شکر پارے حسن گلوسوز کی
شیرنی عیان کرتے جوہری کی دوکان
سراپا جواہر کی کہان لولوی غلطان رشک

در دندان لعل بدخشان کے محاذی رشک
شقیقہ ہین بیدالان ارزان نیلم کے روبرو
لب مسی مالیدہ خوبرویان خجل مرجان
کے مقابل پنجہ حنائی نگارخان منفعل زمرد
کے آگے سبزہ رخسار شرمسار پستہ لب
بیچ تار رنگپہران کے سامنے زعفرانی پوشیاک
شرمناک شمعی کہربا نسبتی دلربا الماس
کالی بہ از جبین نورانی قرمزی مرجان
غیرت دانہ ہاے رمان فیروزہ کی خوشرنگی
پر چرخ فیروزہ فام کا دل قربان یشب
کافور کی صفائی پر طیباشیر صبح پیلا گردان
جواہرات کشتیون مین چنے محاورات
انکے دیکھے نہ سنے **عطار کی دوکان**
مقوی دماغ دافع خفقان ہر ایک قرابہ
عنبر بار عطر بہار غیرت زلف یار حسنا فتنہ
روزگار نکہت یوسفی غیرت پیرہن یوسفی
استنبول کا گلاب روکش مشک ناب
عطر یاسمن رشک نکہت عروس عنبرین
پیرہن موتیا کی خوشبو سے مشام جان
معطر چہک پری روح پرور عطر غالیہ نکہت
انگیز عطر فتنہ عنبر بیز سہاگ فرحت افزا
عطر دولہن راحت انتما شمامۃ العنبہ
پہولونکی خوشبو سے بہتر حیرت تھی کہ
یا الہی یہ دوکان عطار ہے یا حجلۂ عروس
زیبا نگار خوشبو کی چہک سے تمام بازار رشک
ختن و تاتار **تنبولی کی دوکان کی**
عجب شان طرفہ مان وہان وہ سبزہ
رنگون کی پان پونی کی جان سبز بخت جنکی
خواہان مقوی قوئی و ارواح دافع
نسیان گلوریان نقرئی ورق جمے ہوے
خوش اسلوب نہایت مرغوب کتہا کیوڑے کا
بسا ہوا چونہ سیپ کا چھنا ہوا مصالحہ
بھر پور جو ایک گلوری کھاے مونہہ طلبہ
عطار بنجاے گلبرگ لب کو لعل بدخشان
بناے عقیق لبو سے قتل عشاق کا بیڑہ
اٹھواے **صراف** کہرا کہوٹا پرکھنے
مین حراف مختلف سکے پہیلا کے روپے
اشرفیون کی ڈھیر لگاے بیٹھا ہون

لگاتے سکّوں سے سکّے بدلاتے ہیں
کٹتی ہنڈی پٹتی رسیدیں لیتے
روپے تول تول کے دیتے ہر ایک
عمل تحویل و تخلیص میں طاق مشّاق ۔

تنباکو فروش کی دوکان کی

نرالی شان عجب آن بان نیچہ مع مشک
و حلیم معشوق پری چہرہ زرین کمر تاج جواہر
بر سر مگر عاشق مزاج عاشقوں کا ہمدم
و ہمراز بلبل کے طرح چہکتا گوڑاکو
مشک و عنبر کے مانند مہکتا خرمن صبر
و خرد سوختہ بی برگان کا دود ہے
قدرت رب ودود ہے حسن میں طاؤس
فریب محفل کا زیب باعث مدارات
سلسلہ جنبان حرف و حکایات
ہمراہ و ہمدم ندیم محرم نازک خیالوں کا
دمساز ہوا خواہوں کا سرمایۂ ناز و اسکی
تلخی شاہدان شیریں ادا کی تلخکامی سے
خوشتر اور شیرینی شکر لبان تلخ سیرت
کے برابر ۔ جو ایکدم لے اوسیکا

کلمہ پڑھے **کتب فروش کی دوکان**
علمی کتابوں کی کان معقول و منقول
جمیع علوم کی کتابیں انتخاب حفظ صحت
اور مفید عام رسالے نادر نایاب کتب
قانونی کا خزانہ تقویمیں اور جنتریاں
بےمثل زمانہ مصاحف مجید لاجواب
ادعیات حمید بیحساب گشتیات قانونی
تازہ بتازہ اسٹامپ کسی کا غذ نیلے
شعرائے طلیق اللسان کا کلام بلاغت
نظام علمائے عرب کے مصنفات فصاحت
التیام نفیس مزاجوں کی مطائبات ظریفوں
کے ہزلیات جسطرف نکل جائے ہر ایک کے
بشری سے مسرت ٹپکتی ہے ایک ایک کے
چہرے سے فرحت برستی ہے شہریار نے
اپنے دلمیں سوچا الہی یہ سرزمین ہے
یا فردوس بریں ہے یہ سواد شہر ہے
یا اعلیٰ علیین کہیں جنگ نہ فساد دیکھو
کسی سے رنج نہ عناد ۔
بہشت آنجا کہ آزارے نباشد

کسی را با کسی کاری نباشد ۔
چلتے چلتے سر راہ ایک کمرہ دیکہا وسیع رفیع فرش سے آراستہ شیشہ آلات سے پیراستہ اوسمین ایک بزرگوار سفید پوش تکیہ لگائے حقہ پی رہے ہین سامنے دو ایک شاگرد مودب بیٹھے ہین چار آنکہین ہوتے ہی شہریار نے سلام کیا اوس بزرگ نے جواب سلام دیا اور مخاطب ہو کر فرمایا ۔ قدم رنجہ فرمائیے حقیر کا رتبہ بڑھائیے شہریار مصافحہ کرکے قریب بیٹھ گیا اور پوچھا یا حضرت کچھ سمجھ مین نہین آتا عجب کچھ اس شہر مینو چہر کا حال ہے کہ ہر شخص مسرت سے مالا مال ہے ۔

بزرگ بے ادبی معاف آپ مجھے نووارد معلوم ہوتے ہین سنئے بندہ پرور لوگ یہان کے شکیل جمیل خلیق متواضع ملنسار ہین ذکی فہیم سخی شجیع وضعدار ہین رئیسون اور ذی کمالون سے یہہ شہر آباد ہے اسلئے اسکا نام مبارک بنیاد ہے ۔ علما رہان کے مختصر مطول چاٹے ہوے ہین معقول منقول کو الف بے جانتے ہین موجدین صنعت نے ریاضی کے ریاض سے وہ گل کہلائے جو ایک عالم کو پسند آئے حق مین نعرۂ تحسین و آفرین چرخ برین تک پہونچا سحر نقاشون کی نقش دلپذیر عاملون کے عمل بے نظیر سراپا تاثیر سالک عارف باللہ حقیقت آگاہ مجذوب جذب کے حال مین مبتلا رہنمائی اونکی جادہ سے پیدا جذب اونکی قیل و قال سے ہویدا صاحب توحید اہل دید کثرت مین وحدت کا دم بہرتے انا الحق کہکر منصور کو زندہ کرتے ماسوی اللہ سی جدا عین اللہ سے واصل فنافی الشیخ کے ندیم فنا فی اللہ کے مقیم آنکہون مین شاہد حقیقی کا نور زبان پر نحن اقرب کا مذکور شاعر طلیق اللسان فصیح البیان ہر ایک سحبان زمان حسان دوران خلاق

مضامین موجد طرز نو آئین انوری کی
خرمن فصاحت کا خوشہ چین سلمان
ساوجی اونکے دبستان بلاغت کا مکتب
نشین کلام انکا جملہ عیوب سے پاک و صاف
اور شہرہ اونکے فصاحت و بلاغت کا
قاف سے تا قاف ہر ایک نخلبند گلستان
سخنوری گل سر سبد بوستان برتری
یکتای زمانہ شاعر یگانہ افصح الفصحا اکمل
الکملا مالک سخن تازہ کنندہ مضامین کہن
طبیب ہر ایک حاذق نہایت
لایق و فایق نظری مین کامل عمل کے
عامل نباض قارورہ شناس مسیح وقت
حکمت اساس انکے ایک استقلینوس
روزگار بقراط کا یادگار جالینوس
زمان بوعلی سینای دوران۔ ایلاقی
انطاکی مجوسی اونکی دبستان حکمت کا
ابجد خوان قرشی خجندی کمترین شاگردان
جرجانی گیلانی اونکی مطب کا ڈریسر
سویدی و طبری اونکی شفاخانہ کا
کمپونڈر تشخیص امراض مین ابن نوح ابو
منصور کو نیم حکیم قطرۂ جان مانتے ہین
امراض عسر البرء اور لاعلاج لہ کے علاج کو
لڑکون کا کہیل جانتے ہین۔ **خوشنویس**
جواہر قلم اعجاز رقم اونکی گردش قلم کے
دائرے غیرت خورشید رشک ماہ منیر گردون
کی جوڑ توڑ مرکز ونکی کشش باریک مقامون
کی موڑ ستم ڈہاتی حروف کی رونق اور
صفائی سے آنکہین روشنی پاتے ہفت قلم
عروس الخط کے حاکم ثلث کے اوستاد
ریحان مین وحید طغرا مین فرید شکستہ مین
بے بدل شفیعہ مین عدیم المثل توقیع مین
یکتا غبار مین بے ہمتا اگر اونکی قلم بر داشتہ
حروف میر عماد یا عبد الرشید کو ملجائے
آنکہون سے لگائین اپنے مشق کا دستور العمل
بنائین اگر یاقوت رقم دیکہہ پاتا رشک سے
ہیرا کہا جاتا میر علی حلوائی اور میر پنجہ کش
کو خاطر مین نہ لائین عطارد رقم اور زرین قلم
سے کنگہنی بہروائین اونکے حروف کی

ضیا سے سیاہی نے روشنائی کا لقب
پایا ہے اور اونکے ہاتھ کے کرشمہ سے قلم کو
جواہر کے ہمسنگ الفاظ کا خطاب ہاتھ آیا
ہے ایک ایک وصلی صفائی مین دیباے
اصلی ابری باغ و بہار صنعت پروردگار
نجومی و رمال واقف ماضی و مستقبل
وحال زایچے بناتے ضمیر و جنس بتاتے اسم
نکالتے سامندرک دیکھتے بہالتے جنم پترا
لکھتے گرہ چرن چک کرن پرکھتے سعد و
نحس جانتے دشا و رجم پہچانتے نظرات
کواکب کے دیکھنے مین مشاق منازل قمر
سمجھنے مین طاق تقویم لکھنے مین شہرہ آفاق
ردنحوست بتانے مین لایق گنڈے تعویذ مین
فایق قواعد اختر شناسی کے از بر زایچی
عالم حادث کے پیش نظر لوح محفوظ کی خبر
لائین قلابے زمین و آسمان کے ملائین
اصلاح ساز معجز طراز جنکی اصلاح کی
صفائی پر شب کا فوری قربان آئینہ
حلب بلا گردان خط باطل زنگار کدورت
کا مٹاتے ہین رخساروں کو آئینہ خانہ
وحدت بناتے ہین یا گلستان حسن کے
باغبان شاگرد رضوان ہین جو سبزہ نوخیز
بروت پر مقراض چلاتے ہین اور مہندی
کی ٹٹی زمرد نگار ریش کو اصلاح سے گھٹاتے
ہین بادام چشم اور گل رخسار سے خس و
خاشاک صاف و پاک کرتے ہین استرہ
بیلچہ وار سے چمنستان حسن کو فرحتناک کرتے
ہین **مطربان خوش الحان** ایک ایک
نایک وقت سرآمد روزگار خوش گلی [illegible]
ہین کار سمشیر اور بہرت کا یادگار کرشن
کلنا تھ کا جواب فن موسیقی مین انتخاب
بتیو بکسو بہگوان اونکے مقابل ابتدائے
سنگیت کے سبتک خوان تانسین خان
سورج خان کمتر تلمیذان سرگم ترانہ و دہرپد
بدشین بہ ایسی الحان دلکش سی گاتے ہین
کہ جنگل کے وحش و طیور تک حالت وجد
آتے ہین آواز انکی تیسرے گرام کی
ٹیپ تک جان جاتے ہین تال مین ندرت

بیرام درت کی خبر لاتے ہین ہر ایک تان
صورت سین کی جانستان گوپال نایک
اور امیر خسرو انکی ثنا خوان ارچک اگہاہ
سانک سرانگ مین کامل آستائی سنچاری
بھرگ الھوگ کے عامل ۔
شاہ سجادہ یہانکا حمیدہ خصال یوسف
جمال ماہ خدم سپہر حشم مریخ جلال خلیل
نوال عالی ہمم ستودہ شیم سحبان بلاغت
بوعلی ذکاوت حاتم سخاوت رستم
شجاعت نوشیروان معدلت اعلیحضرت
سکندر شوکت ہے ۔ بندہ نواز
یہ سب علم و لیاقت ایجاد و صنعت
کے کرشمے ہین ؎
کسب کمال کن کہ عزیز جہان شوی
کس بے کمال ہیچ نیرزد عزیز من
شہریار قبلہ آپکی خوش لسانی اور
جادو بیانی سے صاف واضح ہوتا ہے
کہ حضور بھی شاعر غرا شمار ہوتے ہین
اگر تصدیع نہو تو کچھ اپنا کلام بلاغت نظام
سنائیے کان کے پردے تک مشتاق ہین
شاعر موصوف نے بعد اصرار بلیغ
کے اپنا کلام یون سنائے ۔

فی المدح

کجا خیزد چو تو سروی جوان نازک و نوبر
شکر گفتار و شیرین کار و گلرخسار و مہ پیکر
نباشد چون لب و اندام و گیسو و رخت گز
شکر شیرین و گل رنگین و شب مشکین و صبح اذفر
برد اندیشہ مہر و فراق و آرزوی تو
ز شخصم تاب و رویم آب و چشمم خواب و حالم خور
ندیدم چون توئی از شکل و ناز و شوخی و خندہ
برون رنگ درون جنگ و دل سنگ و لب گوہر
جوان عاشق و حیران و مست و بیخود و خوبان
فریب انگیز و رنگ آمیز و دلبر ہمبر و غارتگر
مشو زینسان ز جور و خشم و رعنائی و بدخوئی
جگر خوار و دل آزار و جفا کار و ستم گستر
شہر سبحان اللہ کیا کہنا
شاعر تسلیم اور سنئے ۔
؎

درآ اے ہمچو شاخ گل لطیف و نازنین تر
نشاط انگیز و عیش افزا و راحت بخش و جان پرور
ز زیبائی و لطف و نازکی و تازگی بشگفت
چہ ریحان و چہ نسرین و چہ شمشاد و چہ نیلوفر
ز عکس عارض و جعد و بناگوش و دو چشم تو
دمد لالہ چمد سنبل فتد نسرین پرد عبہر
ز گلگشت و خوش افشان نسیم عطر تو جوید
چمن روح و نسیم طیب و صبا مشک و گیاہ عنبر
تن و روی خط و خد و بر و قد و لب لطافت
مہ و مہر و شب و روز و گل و سرو و مے و شکر
شبم در ہجر و بیداری شوق و غم بود نعم
نفس مونس جگر بالش خسک بالین من بستر
زہی از ابرو و مژگان زہی از نرگس غمزہ
خصومت ساز و عاشق سوز و افسون خوان و جادوگر
بیا تا با تو شادم خرم و آسودہ و خندان
شوم ہمدم کنم عشرت کنم رم بادہ کشم ساغر

شہر ماشاء اللہ آپ تو اپنے وقت کے سلمان ساوجی ہین ۔

شاعر قبلہ سلمان و ساوجی ہونا محال ہے مگر آپ ازراہ انصاف قدردانی فرماتے ہین ورنہ من آنم کہ من دانم ۔

شہر کچھہ اردو کلام سنائیے ۔

شاعر بسر و چشم سنئے ۔

اے ساقی سیمین بدن اے سیم ساق و سیمتن
گلگون قبا گل پیرہن گلبرگ لب غنچہ دہن
بنکر بہار آئی دولہن پہولا ہے گیتی کا چمن
نکہری گل و بر و سمن دیکہا ہم رنگین جامن
وہ جہومتی آئی سحاب گلزار پر برسا گلاب
بہر جام مین یاقوت ناب یا دل مین چمکی آفتاب
ساقی تیرا رند خراب کہتا ہے کب سے آب آب
لا جلد کافوری شراب جس سے بجھے دل کی جلن
وہ ابر اوٹھے گوہر بہری شیشی مین ہین گل زہری
قدرت سے بحر و بر بہری ندلسی خشک و تر بہری
جلدی کوئی ساغر بہری وہ لعل نکوتر بہری
ابیض مین گر احمر بہری پہولی شفق چمکی کرن
اشیا کیا کیا تن گئے شمشاد گبرو بن گئے
روٹھے ہوئے دل من گئے بادل ہی موتی چن گئے
گلشن زلیبن بن ٹہن گئے پیک صبا گلشن گئے

اڑتے ہوئی سن سن گئے کیا چال ہی اوسکی کیا چلن
سرسبز ہی خشکی تری موسم مین ہی مستی بہری
ہے جابجا مینا دہری طاوس ہے کیک دری
آفاق ہے نیلو فری گل نے رکہا تاج زری
گلزار ہی نیلم پری پہولون کا غنچہ ہی پرن
کیا کیا سر سرو چمان جہومر گئے ہین قمریان
گل پر ہے بلبل گلفشان یا لائے گلزار جنان
ہر ابر تر کا سائبان ہین صحن گلشن کے
جوان بہتے ہوئی آب روان بدلی ہے
پوشاک چمن ۃ گلشن سراسر ہے

دل سرور ہے مسرور ہے سرو سہی
قد حور ہے گل تاج شمع طور ہے پروین
فشان انگور ہے شبنم در منشور ہی نرگس
بہی موتی چور ہے کیا سمان اور کیا سمن
اوہی گہٹا گہنگہور آج رقصان ہے کیا کیا
مور آج ہے قدسیون مین شور آج زاہد ہے
حقکا چور آج بنیا ہی چشم کور آج زندہ ہین
اہل گور آج حرکت ہے کچہہ زیر کفن ۃ
حالت مین ہے اک اک شجر اور وجد مین

باد سحر رکہتا ہے گوش گل خبر نرگس ہی ہے
روشن بصر ۃ جلوہ ہے فرش و عرش پر
نور ازل ہے جلوہ گر ہے آج ساقی
توکد ہر لا ساغر بہر فتن -
شہر۔ بارک اللہ اشعار کیا ہین مضامین
کی پہولجہڑیان ہین بہار یہ تمہید نہین ہے
پہولون کی لڑیان ہین -
شاعر آداب
شہر کوئی غزل فرمائیے
شاعر بہت خوب عرض کرتا ہون

غزل نعتیہ

خدا خود ہے خریدار محمدؐ
رہیگا گرم بازار محمدؐ
دو عالم محو دیدار محمدؐ
فدا سے سرو رخسار محمد
شہر صل علی کیا فرمایا ہے۔
شاعر تسلیم
رہا خورشید ادب سے سایہ آسا
ہمیشہ زیر دیوار محمدؐ

کھلی نیرنگی فردوس د کوثر
کہ یہہ لب ہی وہ رخسار محمد

شہر اہاہا کیا لب و رخسار ہین ۔

شاعر کورنش ۔

گیا جلوہ سے کل نار جحیم کو
فدا ای روی گلنار محمد
مہ و خورشید نعلین مبارک
فلک ہی کفش بردار محمد

شہر کفش بردار سبحان اللہ کیا زبان ہے ،

شاعر آداب

ہوا ہے مطلع آدم سی پہلے
طلوع صبح انوار محمد
چلو پہچان لو آواز موسی
کلام حق ہے گفتار محمد

شہر گفتار محمد اللہم صلی علی سیدنا محمد و آلہ وسلم ۔ کیا روزمرہ ہی زبان چلے ہم

شاعر بندگی ۔

سفینہ ہے پئے طوفان محشر
ولاے ال اطہار محمد

شہر ہان قبلہ اگر مزاج خاطر متصور ہو تو کوئی مستزاد نعتیہ فرمائیے اور حضرت کا تخلص بھول گیا ارشاد ہو ۔

شاعر حضرت وحید تخلص کرتا ہون

شہر فی الحقیقت آپ وحید العصر فرید الدہر ہین وحید ۔ یہ آپ اپنی تعریف فرماتے ہین کیونکہ حکما کا قول ہے کل اناء یترشح بما فیہ یہہ نالایق اذل خلایق اس لایق نہین ہے خیر ادہر توجہ فرمائیے ۔

نعت خیر العباد در صنعت مستزاد

کیون پھرتے ہو کیا ڈہونڈتے ہو طور پہ موسی
یہان آئیے حضرت
اور دیکھئے جلوہ رخ محبوب خدا کا
کھل جائے حقیقت
کسطرح کھلی راز و نیاز شب اسرا
تہا عالم وحدت
انکھون سے کیا عاشق و معشوق نے پردا
اللہ رے غیرت
ہاتہون مین کرم سر مین ہم رخ مین تجلی

سینہ میں حقیقت
آنکھوں میں حیا رخ میں ضیا نطق میں احیا
ہونٹوں میں شفاعت
لائی تھی زمانے کے لئے زلف پیمبر
منشور معنبر
منسوخ زمانے سے ہوئی رسم چلیپا
زلفوں کی بدولت
سن سن کے تب گرمی ہنگامہ محشر
پہنچا نہ زمین پر
سایہ سر گیسو نے گرہ باندھ کے رکھا
بہر سر امت
آثار وہی ہیں وہی در ہیں وہی دیوار
اور ہیں وہی انوار
تھا علم الٰہی میں تری روضہ کا نقشہ
نقل اسکی ہے جنت
ہنگام عروج اسکا مکاں لا مکاں تھا
آنکھوں سے نہاں تھا
تھا مہر زمین پر سے ہوا عرش کا تارا
اللہ رے رفعت

کیا مدح لکھے آئینہ نور خدا کی
اک بندہ خاکی
اللہ نہ تھے آپ و لیکن تھے سراپا
اللہ کی قدرت

شہر اشعار کیا ہیں موتی پروئے ہیں۔ اے صل علی و جل و جلالہ اتنے میں وحید صاحب پاس ایک رقعہ آیا کھولکر پڑھنے لگے لکھا تھا ۔ مکرم بندہ مولانا وحید صاحب دام عنایتکم ۔ تسلیم ورنیولا دو طبیب یونانی رزیڈنٹ صاحب کی سفارشی یہاں وارد ہوے ہیں اور سرکار نے امتحان کے بعد فی اسم دو سو روپیہ تنخواہ دینے کا وعدہ فرمایا ہے اور مولانا فرید العصر رئیس الحکما ممتحن قرار پائے ہیں آج دو بجے امتحان ہوگا چونکہ اب بارہ پر پینتیس منٹ گذر چکے ہیں۔ اگر حضرت حامل رقیمہ کے ہمراہ تشریف لائیں تو بندہ بھی ہمرکاب چلنے کو مستعد ہے سنا گیا ہے کہ صدر اعظم بارہ دری میں

یہہ جلسہ مقرر ہے اور صبح سے لوگوں کا اجماع ہو رہا ہے ہمارا جانا خالی از لطف نہو گا آپ کا نیاز مند محب حسین مہتمم تعمیرات سرکار عالے ۔

وحید ہان خوب یاد آیا حضرت اپنا اسم مبارک بتلائیے اور وطن شریف کا پتہ دیجیے ۔

شہریار اپنا نام بتلایا اور حقیقت کہہ سنائی ۔

وحید اہا تو آپ شاہزادہ عالی تبار ہین معاف فرمائیے مین آپکے رتبہ سے واقف نہین تھا ۔

شہریار اجی یہہ کیا فرماتے ہین قبلہ آپنے سنا نہین ۔ ع

کاندرین راہ فلان ابن فلان چیزی نیست

وحید ہان شہزادہ صاحب اگر تصدیع متصور نہو تو آپ بہی تشریف لیچلیے

شہر ازین چہ بہتر یہہ کہکر دونون صاحب ملکر چلے کوئی دو سو قدم گئے ہونگے کہ دیکھتے کیا ہین کہ ایک ٹمٹم گاڑی مین کوئی پندہرا سو روپیہ قیمت کے دو مشکی یابو لگے ہوے تیار کھڑی ہے اور ایک سفید پوش مہذب وضع جنٹلمین کسی کے انتظار مین ٹھیرے ہین

وحید قریب پہونچکر السلام علیکم

جنٹلمین یعنے محب حسین وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔

وحید شہریار کی طرف اشارہ کر کے آپ سے ملاقات کیجئے آپ شہزادہ ہین روم کے ۔

محب حسین آداب عرض کرتا ہون پیر و مرشد کو ۔

شہر تسلیم عرض ہے یہہ کہکر اونسے مصافحہ کیا ۔

محب حسین وحید کی طرف مخاطب ہوکر آپ ہی کا انتظار تھا ۔

وحید دو بجنے کو اب کتنی دیر باقی ہے ۔

محب حسین گھڑی دیکھکر ارے
دس منٹ باقی رہگئے خیر چلئے جانور تیز
ہین اگر خدا چاہا تو سات منٹ مین پہونچ
جائینگے یہہ کہکر تینون صاحب گاڑی پر
سوار ہوے کوچ بان نے گھوڑون کو کڑکڑا
دیا پانچ منٹ مین لیجئے وہ دروازہ سامنے
آگیا بارہ دری کا قریب پہونچکر گاڑی سے
اترے اور اندر داخل ہوے شہریار نے
دیکھا ایک بارہ دری عالیشان نہایت
خوبصورت نئی بنی ہے گلابی رنگی ہے آراستہ
وپیراستہ صحن مین گلکاری حوض مین
فوارون کی آبشاری کوچ کرسیان میز
بیچ جابجا بچھے اونپر معززین واشراف
خاص وعام اپنے اپنے مراتب سے
بیٹھے ہین یہہ تینون صاحب بھی سلام
علیک کرکے ایکطرف بیٹھہ گئے تھوڑی
عرصہ کے بعد چپراسی نے آکر کہا امتحان
جمعہ آئندہ پر مقرر ہوا ہے آج نہین ہوگا
یہہ سنکر جلسہ برخاست ہوا۔ شہریار

محب حسین اور وحید صاحب تینون صاحب
ہوا خوری اور زیارت مزارات اولیاء اللہ
کرکے قریب شام محب حسین کے مکان
کو آے گاڑی سے اوترے داخل پہاٹک
ہوے شہریار نے دیکھا ایک مختصر سا دلچسپ
ودلربا فرح بخش ودلکشا چھوٹا سا خانہ باغ
ہے روشین صاف خیابان شفاف
میوہ دار درخت تحریک نسیم سے جھومتی
شاخین بار اثماری زمین کو چومتی شاخ
گل کی کج ادائی گلون کی رعنائی نرگس
شہلا نظارہ کنان سوسن نیلی رخسار صبا
کے طمانچونکی شکوہ کنان قریب شام
درو دیوار عکس شفقی سے طلائی قام
شاہدان چمن کے ہاتہہ مین پہول کے
جام جیسے ساقیان گلفام گلاب چمیلی سوتیا کی
بہینی بہینی خوشبو نسیم عنبر شمیم روان سرو
سبزی کی حضرت پر زیرچا علی نثار گل جعفری
کی صفرت کے مقابل زرکامل العیار نثار
عنادل خوش الحان غنچے زیر لب تبسم کنان

سبزان گلشن کے عکس سے آئینہ سپہر زمرد
فام عباسی پہولون کے پرتو سی افق چرخ پر
شفق کا اہتمام اودی اودی گہٹاؤن سے
باغ پر عجب سمان نہرون کا پانی نار
کہنچا لونکی طبع کیطرح روان ابر مین برق
خاطف کی درخشانی اسطرح پیدا جیسی
صفحہ لاجوردی پر طلائی نقرئی جدولین
ہویدا غنچون کی چٹک مسرت خیز ساغر
لالہ خون دل سے لبریز سیوتی کی آب
وتاب سے درعدن نخل گلنار کی سرخی
سے لعل بدخشان منفعل —

نظم

بزم گلشن گلون سے تہی آباد
کہین قمری تہی اور کہین شمشاد
بوے گل سے بسا ہوا گلشن
تہا معطر گلون کا پیراہن
سنبل باغ زلف کہولی ہوئی
موتی کج بال تہی پروے ہوئی
گرد گلشن کے تہے گل سوسن
خط رخسار شاہدان چمن
صاف ظاہر تہی عقل سے یہ بات
دنکو گہیرے ہوے تہی کالی رات
نخل ہر ایک نخل قامت یار
رگ گل موے گیسوی دلدار

وسط باغ مین ایک مختصر کوٹہی خوبصورت
خوشنما فرح بخش مسرت افزا اوس مین
دو چار احباب مہذب وضع خوش
لباس شگفتہ رو کشادہ جبین لطیفہ
سنج مرنجان مرنج صاحب مکانکی انتظار
مین بیٹہے ہین یہہ تینون صاحب قریب
پہونچکر بعد سلام وعلیک مصافحہ کرکے
بیٹہہ گئے —

شہریار سب کی طرف مخاطب ہوکر
عرض کرتا ہون اسے حضرات اسوقت
نسیم غالیہ بار کے جہونکون سے دماغ
معطر ہو رہا ہے اگر آپ کو اساتذہ عجم
کے اشعار آبدار یاد ہون تو سنائیے
باعث تفریح تازہ و مسرت بے اندازہ کا

ہوگا اونہین ایک صاحب مسمی بمیرزا عبد الرحیم متخلص بہ نعیم نے شہریار سے مخاطب ہوکر عرض کرتا ہون سماعت فرمائے ــ

مولانا آہی

از دو چشمت در دلم صد فتنہ پیدا میشود
مجلسی کانجا دو بدمستند غوغا می شود

ولہ

روز ہجرم یاد آن لعل شکر خا می کشد
خستہ را چون شد اجل پیدا مسیحا می کشد

خواجہ آصفی

بسوی خویشتن از لطف گستاخانہ کش دستم
کہ من بسیار محجوبم ہم آغوشی نمیدانم

عبد السلام بیانی

اضطرابم نگذارد کہ نشینم از جای
انتظارت نگذارد کہ زجا برخیزم

میرزا عبد اللہ الفت

در سر دل ہوس آن قد و قامت افتاد
باز دیدار من و دل بقیامت افتاد

امیر خسرو رح

من اشک بیدلان را خندہ می پنداشتم روزی
کنون بر بید ہد تلخی کہ من میکاشتم روزی

رسید بر سر بالین بوقت نزع یار
چراغ زندگیم شام مرگ روشن شد

مرزا رضی دانش

چشم بر راہ نسیم خوش خبر داریم ما
ہمچو بوے گل عزیزی در سفر داریم ما

ولہ

گل بدست گلفروشان رنگ بیماران گرفت
آب غربت نازپرور د گلستان را نساخت

ولہ

لاف عشق ای لالہ پیش ما جگرخونان خطا است
سوز دردی نیست با داغی تو خون مردہ است

ولہ

بہار صحبت و شور جوانی
صفیر بلبل و بوے گلے بود

محمد رضای کشمیری

محبت را لیس از قطع محبت لذتی باشد
که شاخ نخل پیوندی به از اول ثمر آرد

ولہ

بخط آئینہ از وصل تو محروم نشد
میتوان گفت که اقبال سکندر دارد

سعدی شیرازی رح

دلی که عاشق صابر بود مگر سنگ است
زعشق تا بصبوری هزار فرسنگ است

ولہ

بلطف دلبر من در جهان نبینی دوست
که دشمنی کند و دوستی بیفزاید

کمال شیرازی

برگ گل نیست که افتاده بطرف چمن است
پنبه داغ دل بلبل خونین کفن است

سلمان ساوجی

گاهی ز دل بود گله گاهی ز دیده ام
من انچه دیده ام ز دل و دیده دیده ام

ولہ

افتاده دوش دل بخم زلف شاهدی
شب بود و ره دراز همان جا فرو کشید

ولہ

غنچه را پیش دهانی تو صبا خندان یافت
انچنان بر دهنش زد که دهن پرخون شد

ولہ

بسپار دل بهر کس که رخی چو ماه دارد
مکبی سپار دل را که دلت نگاه دارد

ولہ

شاهد آن نیست که دارد خط سبز و لب لعل
شاهد آنست که این دارد و آنی دارد

ولہ

دامن از من مکش ای سرو که چون آب روان
من سری در قدمت می نهم و می گذرم

میر جلال الدین سیادت

شد ز اشکم رفته رفته دیده گریان سفید
میکند ابر سیه را عاقبت باران سفید

ولہ

باز شد چشم دلم از پستی دیوار خویش
عالمی را دیدم از افتادن دیوار خویش

وله

خود فروشی تا بکی ای نافه پیش زلف یار
آخر از موی سفید خویشتن شرمی بدار

مرزا محمد علی صائب

قمریان پاس غلط کرده خود میدارند
ورنه یک سرو باندام تو در گلشن نیست

وله

دلیل خواهش خوبان همین بس عشقبازان را
که گل یکساله ره از بهر بلبل باز میگردد

وله

آنجا که ابروی تو نماید هلال را
چون ناخن گرفته بزیر زمین کنند

ملا طغرا

باین نازک مزاجی تا بکی هرجا نهی پا را
همان بهتر که چون عینک بچشم ما نهی پا را

وله

نیامدی که مبادا بمیرم از شادی
بیا که مرگ به از انتظار می باشد

ملا طاهر غنی

آب بود معنی روشن غنی
خوب اگر بسته بود گوهر است

وله

کند در هر قدم فریاد خلخال
که حسن گلرخان پا در رکاب است

وله

زاهد اگر ز کرده پشیمان نگشته است
در هر نماز دست بزانو چه میزند

وله

بسی مشکل بود دل کندن از خوبان پس از الفت
هنوز آب از غم یوسف بچشم چاه می آید

حضرت مظهر رح

معمار خود مشو که کنی خانها خراب
ویرانه باش از تو بنای شود بلند

وله

چشم بر چشم چو افتاد گرفتاری هاست
حلقه بر حلقه چو افزود گر زنجیر است

وله

انبساط غنچه مخفی نیست گر فیض صباست

دل بجز دمسازی احباب کی وا می شود

وله

کجا صفهای مژگان را درون دیده جا باشد
تهی از بوریا هم خانهٔ اهل صفا باشد

حضرت سلطان المشایخ رح

دل او را برحم آورد آخر نالهٔ زارم
بلی اعجاز عشق است اینکه زاری میگرد

وله

صبر کردم سرکشید و شور میکردم رمید
شکوه کردم رنجه شد ناسازگاری را ببین

وله

از تو نتواند برید این کس آسانی مرا
گر نمیدانی کنی اما تو میدانی مرا

وله

تاکے ایدل فکر در پی دوای من کنی
از برای خود چه کردی کز برای من کنی

مولانا بادشاه

ترا در دیده جا کردم که از مردم نهان باشی
ندانستم که آنجا هم میان مردمان باشی

فصیحی

ای روی ترا ترجمه در دین مصحف
در خال و خطت یافته تزیین مصحف
یک نقطه سهو در همه روی تو نیست
گویا بخط مصنف است این مصحف

وله

چون زخم غنچه زخم دلم بخیه گیر نیست
برگ گل است سینهٔ عاشق حریر نیست

میر مومن استرآبادی

چیزی یکه خاطر شگفاند جهان نداشت
می زان حرام شد که دلی شاد می شود

نظیری نیشاپوری

ز فرق تا بقدم هر کجا که می نگرم
کرشمه دامن دل میکشد که جا اینجاست

میر طاهر وحید

دیدم آن چشمهٔ هستی که جهانش نامند
آن قدر آب که تر دست توان شست نداشت

وله

غنچه دست از شاخ و در زیر بغل دارد وحید

ہرکرا دیدیم از صاحبدلان کار دست

ولہ

بباغ ہستی خود چون شگوفہ بادام
چو باز شد نظرم چشم از جہان بستم

شہریار- ماشاء اللہ اشعار نہین ہین لولوے شہوار ہین اور آپکے حافظہ پر بہی ہمارا صاد ہے- اسمین شام ہوگئی سب لوگ رخصت ہوئے شہریار بہی وحید صاحب سے رخصت ہوکر مولوی صاحب پاس حاضر ہوا بعد اوسے نماز مغرب و فراغ طعام شہریار اور مولانا اور وہ دونو گلبدن صحن مین کرسیان بچہا کر بیٹہے باغمین روشنی ہوئی-

علم صرف کا امتحان اصول قانون کا بیان

شہریار- ہان مہر النسا بیگم صاحبہ پرسون کے علم صرف کے امتحان مین وہی سوالات باقی ہین اون کے جواب دیجیے- مہر النسا بیگم فرمائیے-

شہریار- مصدر کی تعریف کیجئے-

مہر- وہ اسم ہے جو دلالت کرے کرنے یا ہونے پر کسی کام کے اور اوس سے فعل وغیرہ مشتق ہون-

شہر- فارسی مصدر کی علامت لفظی کیا ہے

مہر- علامت اوسکی دن یا تن آخر اسم مشتق منہ کے-

شہر- مصدر کی ہندی ترجمہ مین کیا علامت ہے-

مہر- آخر مین نا کا ہونا-

شہر- گردن اور خویشتن مین دن وتن موجود ہے کیا وجہ ہے جو اوسے مصدر نہین کہتے-

مہر- اسواسطے کہ اوس مین معنی مصدری جو پہلے بیان ہوے ہین پائے جاتے یہہ فقط اسم جامد ہے-

شہر- فارسی مصدر کی مثال مع ترجمہ کہو

مہر- جیسے آمدن و آوردن کہ اوسکے آخر مین دن موجود ہے اور معنی اوسکی

آنا لانا اور جیسے خفتن و گفتن کہ اوسکی
آخر مین تن موجود ہے
شہر۔ مصدر لازم یا فعل لازم کی
تعریف کرو۔
مہر۔ جو فقط اپنے فاعل پر تمام ہو
حاجت مفعول بہ کی نرکہے جیسے خفتن
سونا دویدن دوڑنا۔
شہر۔ متعدی کی تعریف کرو۔
مہر۔ جو کام کے تنہا فاعل پر تمام نہو
بلکہ مفعول پر اوسکا اثر پہونچے جیسے
کشتن مار ڈالنا۔
شہر۔ لازم کو لازم کیون کہتے ہین
مہر۔ اسواسطیکہ لازم اوسے کہتے
ہین جو کسی چیز سے جدا نہو چنانچہ ان
فعلون کا اثر بہی فاعل کے ذات سے
جدا نہین ہوتا۔
شہر۔ متعدی کو متعدی کیون
کہتے ہین۔
مہر۔ اسواسطے کہ متعدی اوسے
کہتے ہین کہ دوسرے پر اوسکا اثر پہونچے
اور ان فعلون کا اثر بہی فاعل سے
جدا ہوکر مفعول کی ذات پر پہونچتا ہے
شہر فاعل کسے کہتے ہین۔
مہر۔ کام کرنیوالیکو فاعل کہتے ہین
جیسے آمد زید پس زید آنیوالیکو فاعل
کہینگے۔
شہر۔ علامت فاعل کی ہندی مین کیا ہے
مہر مفرد متعدی مین نے اوسکے بعد بولین گے۔
شہر۔ علامت معنوی فاعل کی کیا ہے۔
مہر آنا اسم کا بجواب کس نے یا کون غیر ذی عقل کیہتہ لگاؤ
شہر۔ مفعول کی کیا تعریف ہے۔
مہر۔ وہ ذات جسپر کوئی کام فاعل
کا واقع ہو جیسے زد زید امر را پس
امر جسپر مار واقع ہوے مفعول ہوا۔
شہر۔ علامت مفعول کی کیا ہے۔
مہر۔ علامت لفظی ہندی مین کو یا
کیتین جسکے آخر ہو اور فارسی مین را
اور معنوی جو کسی کو یا کسی یا کیا یا کے

جواب مین آوے جبکہ اول فعل کے
لگا دین ۔
ش ۔ فعل ناقص کی تعریف کرو ۔
ج ۔ جو باوجود لزوم بدون دوام اسم
کے تمام نہو ایک کو اسم دوسرے کو خبر
کہتے ہین نہ فاعل اور مفعول اور مصدر
اوسکے شدن بودن وغیرہم معنی ہین
ش ۔ فعل کے کتنے قسمین ہین ۔
ج ۔ اصل فعل باعتبار زمانہ تین قسم پر ہے ماضی حال
مستقبل ۔ مضارع اور امر و نہی اسیکے شاخ ہین ۔
ش ہر ایک کا ایک لفظ ہے یا کئی
ج ۔ ہر ایک قسم کی بہی کئی قسمین ہین
یعنے قید کے سبب مگر باعتبار فاعل کے
ہر ایک کے چہہ صیغہ ہین واحد غائب جمع
واحد مخاطب جمع مخاطب واحد متکلم جمع متکلم
ش ۔ صیغہ کے کیا معنی ہین ۔
ج ۔ معنی لغوی اوسکے گہریا اور
اصطلاح صرف مین صورت لفظ کو کہتے
ہین جو حاصل ہو حرکت اور سکون اور

حرف کی ترتیب سے مثلاً پروردن سے
پرورده صورت اوسکی باے فارسی
مفتوحہ راء مہملہ ساکن واو مفتوح راء مہملہ
ساکن آخر دال موقوف یہ صورت ہوئی
واحد غائب ماضی مطلق کی اوسی کو
کہینگے صیغہ واحد غائب ماضی مطلق کا
اور پرورد بفتح وسکون ثانی وفتح ثالث
بدستور ماضی و فتح حرف ما قبل علامت مصدر
و دال ساکن غیر موقوف کے یہ صورت
واحد غایب مضارع کی ہوئی اوسکو واحد غائب
مضارع کا صیغہ کہینگے وقس علی ہذا ۔
ش ۔ فعل ماضی کسے کہتے ہین ۔
ج ۔ جو فعل زمانہ گذشتہ سے تعلق رکہے
ش فعل حال کیا ہے ۔
ج جو فعل زمانہ موجودہ وقت تکلم سے
تعلق رکہے ۔
ش ۔ فعل مستقبل کی تعریف کیجیے
ج ۔ جو زمانہ آیندہ سے علاقہ رکہے ۔
ش ۔ فعل مضارع سے کیا مراد ہے

مہر۔ جو دو زمانہ حال و مستقبل سے
تعلق رکھے۔
شہر۔ فعل ماضی کی کئی قسمین ہین۔
مہر۔ باعتبار اختلاف صورت چھ و
باعتبار معنی سات قسم۔
شہر۔ ہر ایک ماضی کے نام بیان کرو
مہر۔ ماضی مطلق ماضی قریب ماضی بعید
ماضی احتمالی ماضی ناتمام و ماضی استمراری
ماضی تمنائی۔
شہر۔ ماضی مطلق کی کیا تعریف و
علامت ہے۔
مہر۔ جو فعل دلالت کرے ثبوت
یا نفی فعل پر زمانہ گذشتہ مین بلا قید
دور و نزدیک وغیرہ کے اور علامت
حذف نون مصدری مع ماقبل واحد
غائب مین جیسے آوردن سے آورد
آمدن سے آمد۔
شہر۔ فعل ماضی قریب کی تعریف کیجیے
مہر۔ جسکا زمانہ گذشتہ نزدیک ہو

زمانہ حال سے۔
شہر۔ ماضی بعید کی تعریف کیا ہے
مہر۔ جس فعل کا زمانہ گذشتہ دور
ہو زمانہ حال سے۔
شہر۔ ماضی احتمالی کی صفت کیا ہے
مہر۔ جو کلمہ دلالت کرے اوپر شک
ہونے صدور فعل کے فاعل سے بزمانہ
گذشتہ۔
شہر۔ ماضی ناتمام کیا ہے۔
مہر۔ جو فعل زمانہ گذشتہ مین تمام
نہو چکا ہو۔
شہر۔ ماضی استمراری کی تعریف کرو
مہر۔ جو کلمہ دلالت کرے اوپر کثرت
اور دوام صدور فعل زمانہ گذشتہ مین
شہر۔ ماضی تمنائی کی تعریف کرو۔
مہر۔ جو فعل کے فاعل سے صادر نہوا
ہو مگر اوسکی آرزو ہو کہ ہوتا۔
شہر۔ ماضی معطوفہ کسکو کہتے ہین۔
مہر۔ جو ماضی مطلق کے آخر ہائے مختفی

اگر دوسرا فعل آوے جیسے آمد و گفت
یعنی اگر کہا یا آیا اور کہا پس ہ بجاے
واو عطف ہے اصل مین یہ ماضی مطلق
مرکب ہے۔
شہر۔ ماضی قریب کیونکر بنتا ہے۔
مہر۔ بفتحہ آخر ماضی مطلق ولحوق ہاے
مختفی ولفظ است واحد غایب مین اور
طریق اشتقاق فعل وضمایر فاعلیہ باقی
مین جیسے آمدہ است آمدہ اند۔
شہر۔ ماضی بعید کسطرح بنتا ہے۔
مہر۔ واحد غائب ماضی مطلق کے
آخر بعد ہاے مختفی کے لفظ بود زیادہ
کرنے سے مع ضمایر مذکورہ جیسے آمدہ بود
آمدہ بودند۔
شہر۔ ماضی ناتمام اور استمراری
وتمنائی کی علامت کیا ہے۔
مہر۔ اسکے دو علامت ہین یا آخر
ماضی مطلق کے یاے مجہول زاید ہو اسکے
تین صیغے مستعمل ہین یا اول مین لفظ

تے سب صیغون مین جیسے گفتی گفتے
گفتمی الی آخرہ
شہر۔ جبکہ صورت اور ترجمہ اون کا
ایک ہے پہر کیا فرق ہے۔
مہر۔ فرق مقصود اور مراد مین ہے
مثلاً اگر پورا نہونا کام کا زمانہ گذشتہ
مین مراد ہے تو ناتمام ہے جیسے فلان
آدمی کہانا کہاتا تہا یعنی کہا چکا
نہتا اگر تمام ہونا مع ہمیشگی کے مراد ہو تو
اسی استمراری کہینگے جیسے فلان ہر روز
قورما کہاتا تہا یعنی اکثر اوسکا یہی طعام تہا
شہر۔ ماضی احتمالی کی علامت کیا ہے
مہر۔ واحد غائب ماضی مطلق کے
آخر بعد ہاے مختفی لفظ باشد واحد
غائب مین اور باقی مین ضمیرین لگاکر
جیسے باشند باشی باشید باشم باشیم
جیسی گفتہ باشد۔
شہر۔ فعل مستقبل بنانے کا کیا قاعدہ ہے
مہر۔ خواہش کے مضارع کا کوئی صیغہ اول

واحد غائب ماضی مطلق کے آوے۔
شہر۔ وہ کون صیغے ہین۔
مہر۔ خواہد خواہند خواہی خواہید
خواہم خواہیم جیسے خواہد گفت الی آخرہ
شہر۔ ماضی مطلق کے ترجمہ کا ہندی
طریق کیا ہے۔
مہر۔ ہندی صحیح مصدر دن مین بعد
دور کرنے علامت مصدر۔ نا۔ کے
اگر حرف علت سب سے آخر ہو تو لفظ
یا بڑھایا جاوے ورنہ فقط الف۔
شہر۔ حرف علت جسمین آتا ہے
اسکی مثال کہو۔
مہر۔ خفتن خوردن کی ہندی مصدر
سونا و کہانا اونمین بعد دور کرنے
علامت مصدر کے کہانا مین الف سونا
مین واو ہے تو اون کا ماضی مطلق
کہایا سویا ہوا۔
شہر۔ جسمین حرف علت نہین اوسکی
مثال کہو۔

مہر۔ جیسے پروردن کا ہندی مصدر
پالنا اوس سے نا علامت مصدر گرا کے
ایک الف ماضی مطلق مین کافی ہے یعنی
پالا ہوا۔
شہر۔ غیر صحیح مصدر ہندی کی کیا
پہچان ہے۔
مہر۔ یہ پہچان ہے کہ اسکا حرف اصلی
بعض قسم ماضی مین دوسرے حرف سے
بدل ہو جاتا ہے جیسے رفتن کردن و
ربودن بردن کے ہندی مصدر کہ انکی
ماضی مین حرف صحیح متغیر ہو جاتا ہے
جیسے جانا سے گیا کرنا سے کیا۔
شہر۔ ماضی قریب کے ترجمہ کا کیا
طریق ہے۔
مہر۔ ماضی مطلق کے آخر یہ چار لفظ
اپنے اپنے موقع پر بڑھا دے جیسے
ہین۔ ہو۔ ہون۔ جیسے آنا سے آیا
ہے۔
شہر۔ ترجمہ ماضی بعید کا طریق کیا ہے

جہر – آخر ماضی مطلق کے۔ تھا تھے
تھی تھین کو بڑھانی سے بنتا ہے –
شہر – ماضی احتمالی کا ترجمہ –
جہر – ہوگا ہوگی – ہونگے – ہونگا ہوگی
آخر مطلق کے بڑھانے سے –
شہر – علامات ترجمۂ ماضی ناتمام
شرطی –
جہر – لفظ تا ہتا دی ہتی وتے تھے
اور تا فقط بعد دور کرنے علامت مصدر
کے اپنی اپنی جگہہ –
شہر – ترجمہ مستقبل –
جہر – ترجمہ مضارع مین گا وگی وگے
آخر مین لگا کر آخر مین –
شہر – فعل حال کی علامت مع ترجمہ
بیان کرو –
جہر – اول مضارع فارسی مین لفظ
مے لانا اور ہندی مین تا ہے وغیرہ
بعد امر حاضر کے –
شہر – فعل مضارع بنانے کا کیا قاعدہ ہے

جہر اوسکا کوئی کلیہ ایسا نہین کہ سب
مصدر مین کافی ہو مگر اسقدر کلیہ ہے
کہ بعد حذف کرنے آخر ماضی مطلق کے
دال ساکن ماقبل مفتوح صیغہ واحد غائب
مین ہوتی ہے اور باقی صیغون مین ضمیرین
جمع وغیرہ کے بعد دور کرنے اسی دال
کے بڑھاے جاتے ہین – جیسے شگفت
ماضی شگفد شگفند مضارع شگفتن کا ہے
یہ طریقہ سب مصدر کے مضارع مین جاری
ہے اور تغیر حرف کا قاعدہ اکثر یہ
ہر باب کا ابواب یازدہ گانہ سے جدا
ہے کہ اعتبار حرف ماقبل علامت
مصدر کے مقرر ہے –
شہر – باعتبار حرف ماقبل علامت
مصدر کے کیا ہے –
جہر – وہ یہ ہے کہ جو مصدر سے اوسکی
علامت مصدر سے قبل ایک حرف
حروف یازدہ گانہ سے صرف ہوتا ہے
اوسی حرف کا تغیر تبدل مضارع مین

ہوا کرتا ہے وہ حروف مجموعہ فقرہ
(شہر فم از سخن وے) مین موجود
ہین پس باعتبار شماران حروف
کے مصدر کی قسمین شمار ہونگے اور اس
قسم کا مصدر اوسی حرف کی طرف
منسوب ہوگا مثلاً اگر الف علامت سے
پہلے آیا ہے جیسی فرستادن تو اس
مصدر کو الفی اطلاق کرینگے قس علی ہذا
شہر مصدر الفی کی مضارع کا کیا طریق ہے
جہر ۔ اکثر بحذف اور دادن مین ہائے
ہوز یا کسر یا تے ۔
شہر ۔ مصدر واوی کا مضارع ۔
جہر ۔ اکثر واو حرف الف اور یا سے
بدلتا ہے جیسے آسودن آزمودن
نمودن وغیرہ بودن ودرودن
شنودن غنودن مین فقط بتحریک
وفتحہ واو ۔
شہر ۔ مضارع یائی کا کیا قاعدہ ہے
جہر ۔ اکثر بحذف یا چون بخشیدن

ودویدن دود اور کبھی باضافہ نون
بعد یا کے جیسے گزیدن اور چیدن اور
آفریدن مین اور دیدن مین دال اول
بھی یاے موحدہ سے بدل جاتی ہے
جیسے بیند اور گاہے بتحریک جیسے دیدن
سے دید ۔
شہر مصدر خائی کے مضارع کا کیا طریق
جہر اکثر زاء معجمہ سے اور شین معجمہ سے
جیسے فروختن سے فروشد یا سین
مہملہ سے شناختن شناسد یا لام سے
گسیختن گسلد تبدیل ہوتی ہے ۔
شہر ۔ حرف راکس حرف سے اور
کس طرح متغیر ہوتا ہے ۔
جہر ۔ اکثر بتحریک را و مردن مین باضافہ
یا اول مین اور کردن مین نون سے
شہر ۔ مصدر زائی کا مضارع بیان
کرو ۔
جہر ۔ باضافہ نون جیسے زدن سے زند
شہر سین مہملہ کس سے متبدل و متغیر

ہوتا ہے ۔
ج۔ اکثر بحذف جیسے شاید باید زید
دوم تبدیل یاے تحتانی سے مثل آراید
کے تیسری تبدیل بہاے ہوز جیسے
خواہد وغیرہ چہارم تبدیل واو مجہول
و یاے تحتانی سے مثل جوید وغیرہ
کے پانچوین نون ساکن اور دال مہملہ
سے اور کبھی نون سے مبدل ہوتا ہے
از شکستن شکند اور کبھی زاء معجمہ سے
جیسے برخواستن برخیزد یا باء معروف
و نون سے یا لام سے جیسے نشیند و گسلد
کبھی بلا تغیر و تبدیل جیسے جستد پس یہ
شاذ مین ہین ۔
س۔ شین معجمہ کیونکر متغیر ہوتا ہے
ج۔ اکثر براء مہملہ مبدل ہوتا ہے
رشتن و نوشتن مین یاے تحتانی و
سین مہملہ سے کشتن کشد بتحریک
شدن شود باضافہ را ۔ اوشتن
مین ہلد لام سے برشتن مین بریدی ہے

افراشتن مین افراز و زاء معجمہ سے
س۔ ف کا تغیر تبدیل بیان کرو ۔
ج۔ بتحریک فا ۔ ۲ یا بدل ہاے ہوز
سے جیسے رفتن سے رود مگر گفتن سے
گوید گرفتن سے گیرد رفتن سے رود
خفتن سے خوابد و خفتند سفتن سے سفتد
پذیرفتن سے پذیرد شاذ ہین ۔
س۔ مصدر میمی کے میم کو کس حرف سے
بدلتے ہین ۔
ج۔ یا سے اور ایک ہی مصدر مشہور ہے
یعنی آمدن ۔
س۔ نون کا تغیر بیان کرو ۔
ج۔ فقط بتحریک جیسے افشاند
س۔ امر کس فعل کو کہتے ہین
ج۔ اوس فعل کو کہتے ہین کہ جس مین طلب
اور حکم مفہوم ہو جیسے پڑھنے اور لکھنے
کا امر پڑھ اور لکھہ تو کہنے والا مخاطب سے
چاہتا ہے کہ اوس سے پڑھنا اور لکھنا
واقع ہو اتنے مین دس بجگئے وہ دوالہ

حسین زہرہ جبین آرام کے کمرہ مین چلے
گئین اور شہریار اور مولانا مین گفتگو آغاز
ہوئی -

شہریار قبلہ کچھ لب لباب اصول قانون
کا بیان فرمائیے -

مولانا - سنئیے - بنیتھم ایک نامی
فلسفی تھا لندن مین جو ۱۷۴۷ء مین پیدا
اور ۱۸۳۲ء مین مرا اوسکی فلسفہ کا یہہ اصول
تھا کہ انسان کی خاص فطرت مسرت یا
نفع کی خواہان اور الم اور نقصان سے
گریزان واقع ہوئی ہے -

مسرت کی کئی قسمین ہین (۱) مسرت
نفع (۲) مسرت ناموری (۳) رغبت
ونفرت - افراد انسانی مین ابتداے
آفرنیش سے تا حال کوئی ایسا نہوگا جو
ان اقسام ثلاثہ مین سے کسی ایک کا بھی
خواہان نہو - عام تو تینون اصول کے شیفتہ
و فریفتہ ہین اوسط و وصول کے یعنی نفع و
ناموری اور خاص قسم اول کے مثلاً اولیا اللہ

مسرت لقای محبوب حقیقی
کے امید مین عبادات اور ریاضات
مین مشغول رہتے ہین اور زہاد و عباد
و علما امید ثواب آخروی و نعیم بہشت
اور حورون کے وصال کے خیال مین
زہد و تقوی کی مشقت اپنے پر گوارا
کرتے ہین اور جوگی گوشائین وغیرہ
شہرت یا ناموری دنیا یا عالم آخرت
مین راحت دوامی پہونچنے کی امید مین
حظایظ دنیوی کو اپنے اوپر حرام کر لیتے
ہین اور طرح طرح کی تکالیف اپنے اوپر اوٹھا
تے ہین - اصول ناموری و رغبت
و نفرت کے عامل مثلاً سلاطین و حکام
و وزرا امرا علما فقرا اسے دینوی حق و
ناحق خطا و ثواب پر خیال نفرما کر ناموری
اور اپنی راے کی فتحیابی مین عمر
صرف کئے جاتے ہین چنانچہ تمامی جدال
و قتال مذہبی و غیر مذہبی جو ابتداے
آجتک ہوتے چلے آتے ہین اور مباحثے

اور مناظرے ہوئے چلے جاتے ہین وہ
انہین دو اصول پر مبنی ہین جو گی و بیراگی
وغیرہ کا قول ہے کہ دنیا ناچیز ہے ہمین
ہمکو ہمیشہ مصیبت اوٹھانا چاہیے اور جسقدر
ہم یہان مصیبت اوٹھاینگے اوسیقدر دوسرے
عالم مین ہمکو راحت ہوگی لیکن یہ خود نہین
جانتے کہ وہ کیا کہہ رہے ہین زبان سے
کہہ رہے ہین زبان سے کہے جاتے ہین
کہ ہمکو راحت سے نفرت ہے اور اوسی
راحت کی تلاش مین سرگردان ہین
اور جو لوگ اصول رغبت و نفرت کے
قایل ہین ہر فعل کو جو اونکی رغبت کے
موافق ہے اچھا اور ہر فعل کو جس سے
بذاتہ انکو نفرت ہے برا کہتے ہین مثلاً
ایشیا کے پرانے بادشاہون کا یہی اصول
رہا یعنی جو فعل اونکی طبیعت کے خلاف ہے
وہ جرم ہے بغیر اس امر کے لحاظ کے
کہ اوس سے راحت یا مسرت انسانی
نتیج ہوتی ہے یا نہین تعصب مذہبی بھی اسی

اصول پر مبنی ہے جو ایک مذہب والے
دوسرے مذہب کے لوگون کو کافر
اور مرتد اور واجب القتل قرار دیتے
ہین بہت ایام سال کے ہین جنمین اگر کوئی
کسی گروہ کے خلاف رغبت صادر ہوا
ہے تو وہ گروہ ان ایام کو نہایت رنج
و ملال کے ایام سمجھتا ہے اور اون لوگون
سے وہ گروہ عداوت رکھتا ہے جو لوگ
اسدن کوئی امر خوشی کا کرین - اور
سلاطین صرف اپنے ذاتی حشم اور غضب
یا شوق حصول ملک و شہرت مین انکو کہا
بندگان خدا کا خون جنگ و جدل مین
بہا دیتے ہین یہہ سب مثالین اصول
رغبت و نفرت کی ہین چونکہ کوئی شخص
صاف یہہ امر نہین کہہ سکتا کہ جو مین کہتا ہون
وہی صحیح ہے اور جو اسکے خلاف ہے
وہ احمق ہے یا بیہودہ یا کافر ہے لہذا
ہر زمانے مین جو اس اصول رغبت -
نفرت کے پابند ہین مختلف طریقون مین وہ

اور مختلف الفاظ مین اس اصول کو ظاہر
کرتے ہین حالانکہ غور سے دیکھو تو سب کی
مراد یہی ہے جو ہماری راے مین ہے
وہی صحیح ہے اور اوسی کی پیروی کرنا چاہئے
غرضکہ یہہ سب لوگ اپنی راے کی فضیحتا ہی
کے لئے اور اسواسطے کہ لوگ اس راے
کی پیروی کرین بے انتہا کوفت اوٹھاتے
ہین لڑتے ہین اور جھگڑتے ہین اور اپنے
تئین مصیبت مین ڈالتے ہین اور دنیا مین
کوئی چیز فی نفسہ اچھے یا بُرے نہین ہے
بلکہ صرف خارجی واقعات اور حالات
کسی چیز کو اچھا یا بُرا کر دیتے ہین مثلاً
حصول دولت اگر فی نفسہ اچھی شئی ہوتی
تو ہر وقت اچھی معلوم ہوتی مگر ہم دیکھتے
ہین کہ چوری کے ذریعہ سے جو حصول دولت
ہو اوسکو لوگ اچھا نہین کہتے اور کسی کے
جسم مین زخم لگانا بظاہر ایک فعل بد
ہے مگر اکثر ضرورت مین انسان کا
عضو کاٹ دیا جاتا ہے پھوڑون مین

نشتر دئے جاتے ہین اور اسکو کوئی بُرا
نہین کہتا پس معلوم ہوا کہ ہر فعل اپنے خارجی
اسباب اور نتایج کے سبب سے اچھا یا بُرا کہلایا
جاتا ہے پہلی مثال مین چونکہ چوری سے
دوسرے ن کو رنج و تکلیف پہونچتی ہے
اسوجہ سے وہ فعل بُرا ہے اور دوسری
مثال مین چونکہ مریض کی صحت مدنظر ہے
اسوجہ سے وہ فعل اچھا ہے پس اسلئے
ثابت ہے کہ جو فعل مسرت کو پیدا کرتا ہے
اور عالم کو رفع کرتا ہے بہتر ہے پس اس
مسرت کی زیادتی اور عالم کی کمی کا
نام تہذیب الاخلاق اور سیاست
مدن ہے پس مسرت اور آلام کی مقدار
دریافت کرنیکے لئے سات حالتون پر
نظر ڈالنا پڑتا ہے

(۱) مقدار ۔
(۲) اونکی دیرپائی ۔
(۳) اونکا تحقق ۔
(۴) اوسکا قریب الوقوع ہونا ۔

(۵) اونکی توریت -

(۶) اونکا خلوص -

(۷) اونکی وسعت پس اب جس فعل کی خوبی و برائی کا اندازہ کرنا ہو تو اولاً دیکھو کہ اوس فعل سے کس کس قسم کی راحتیں یا مسرات کس مقدار کی نتیج ہوتی ہین اسکو تو آمدنی یا منافع قرار دو تب اس نقصان کو اوس منافع سے مجرا کرکے دیکھو کہ مسرت زیادہ رہتی ہے یا الم اگر مسرت زیادہ رہتی ہے تو وہ فعل وصول تمدن و اخلاق کے مطابق ہے ورنہ نہین - اور قانون بنانے والا یا بادشاہ اور کچھ نہین کرسکتا بجز اوسکے کہ ایک برائی کے ذریعہ سے دوسری برائی کی روک کرے مثلاً کسیکو قید کرنا ایک برائی ہے لیکن چوری کی روک نہین ہوسکتی مگر سزاے قید کے ذریعہ سے لہذا قانون بنانے والے نے سزاے قید جو ایک برائی ہے ذریعہ ٹھہرایا ہے دوسری برائی کے روک کے لئے یعنی چوری کے لئے پس جب برائی کی روک صرف برائی سے ہوسکتی ہے تو قانون بنانے والونکو اس امر کا دریافت کرنا لازم ہے کہ ان دونو برائیون مین سے کون برائی بڑی ہے کیونکہ ہمیشہ چھوٹی برائی کے ذریعہ سے بڑی برائی کی روک ہونا چاہیئے - انتہی یہہ کہکر مولوی صاحب تہجد کی نماز کو اٹھے اور شہریار سوگیا -

بابو صاحب و مولانا قطرب

علی الصباح شہریار بعد فراغ نماز و وظایف وحید صاحب کے پاس جانیکے قصد سے باہر نکلا چلتے چلتے ایک بابو صاحب سے مُٹھ بھیڑ ہوے

بابو صاحب شہریار کے ہاتھ مین ہاتھ ملاکر گڈ مارننگ -

شہریار - مین انگریزی نہین سمجھتا -

بابو - ویل شلام شاہب

شہریار۔ بندگی آپ کا اسم شریف

بابو ہمارا نام ہے بی گہوش ہم

بنگالی بابو ہے ہم انگریزی کہوب جانتا

گڈ لکچر دینے سکتا۔

شہریار اپنے دلمین۔ اچہنے لدالموش

ابن الگہوش ہین پہر بابو کے طرف

مخاطب ہوکر آپ کی معاش کیا ہے۔

بابو۔ ہم ہائی کورٹ کا بارسٹر

ہے ہم مہینے کو تہوزنڈ روپیس کوماتا)

آپ اب کہان جارہے ہین۔

ب مخفف بابو۔ ہمارا پوتری بمار ہے

سول سرجس ڈاکٹر پاس جاتا۔

ش مخفف شہریار۔ کیا بیماری ہے۔

ب رمیٹینٹ فیور۔

ش مین نہین سمجہا۔

ب سیہا پیا نکا بکہار

ش ڈاکٹر کیا علاج کریگا آپ

یونانی کا علاج کرین تو مناسب ہے

ب یونانی بڈہا بائی بڑا کہراب سسرا

اسکا اناٹمی نہ آنے سکتا اُسکا پرانا

دوا گہانس پہونس ہے دو سیر کشنایم

پلاتا پیچ مین مار ڈالتا۔

ش آپ یونانیون کے علم سے

واقف نہین ہین نہ اون سے صحبت

پڑی ہے یہ لوگ جو یونانیون کے نام سے

مشہور ہین پوری طور سے حکمت یونانی

سے واقف نہین ہین ناحق خطائین کرکے

علم کا نام بدنام کرتے ہین۔

ب ایک یونانی شالا لڑکے مین

روگن گل یعنی (کیورسائین ائیل مٹی کا

تیل) دکہاتا ڈاکٹر صاحب ہنستاتہا۔

ش ڈاکٹر بسبب عداوت کے

ہنسا ہوگا کسی بیوقوف نے گل یعنی پہول

کو مٹی سمجہکر اولٹا ترجمہ کیا یعنے گلاب کے

روغن کو گیاس کا تیل بتایا ہوگا اسمین

طبیب کا قصور کیا ہے۔

ب پارسال ہمارا بہائی کا بچہ

کے ڈبہ کا بیماری ہوا یونانی شالا

ناہر کا بلز (یعنی نیلہ تھوتھہ کی گولیان) کھلا کر مار ڈالا۔

ش - ڈبہ کی بیماری مین ایسی ہی سخت چیزون سے اثر ہوتا ہے ڈاکٹر لوگ عام بیماریون مین اس سے زیادہ زہرونکا استعمال کرتے ہین اونکو کوئی کچھہ نہین کہتا اور مرنا جینا قضا کے سبب سے ہے اوسمین کسکا اختیار ہے

ب آپکا نام شاہب

ش مجھکو شہریار کہتے ہین۔

ب آپ راجہ شاہب ہین معاف کرو ہم آپکا کو در نجانتے سکا۔

ش خیر کچھہ مضایقہ نہین مگر یہہ کہئیے کہ اگر کوئی فاضل آدمی یونانی طب کی درستی کی گواہی دے تب تو مانوگے۔

ب ہان اتنے مین ایک مولوی صاحب بانسپر کا عمامہ باندہے ہیندرا فیٹ کا شملہ لٹکائے چلے آرہے ہین۔

ش آگے بڑہکر السلام علیکم۔

م - وعلیکم السلام۔

ش یا مولینا ازراہ عنایت ایک مسئلہ حل فرمائیے بڑا احسان ہوگا۔

م - یعنی مولوی صاحب عرض کرون قبلہ خاکسار ذرۂ بیمقدار حقیر ذلیل خفیف کثیف اضعف العباد لا یعلم ہیچمدان و ہیچ میرز دبستان نادانی نادانی ابجد خوان لوح ہیچمدانی خاکپائے اوستادان نامی صرفی نحوی منطقی معانی بدیع بیان فلسفہ ہیئت ہندسہ رمل جفر لغت فقہ تفسیر حدیث حساب جغرافیہ مناظرہ کیمیا ریمیا سیمیا لیمیا ہیمیا مساحت تاریخ طب ادب وزلہ ربائے خوان عنصری عسجدی رودکی انوری خاقانی نظامی جامی خاک برکوچہ ناکامی کو بخطاب مولانا یاد فرمانا اذل خلایق احقر الانام کو ہدف سہام ملام بنانا ہی مولانا ہوا ایکا مرد شوخ چشم

ش یا حضرت خدا اسکے لئے ایسی طول کلامی نفرمائیے یہ آپکی تقریر ہے یا پنج آہنگ غالب کی تقریظ ہے یہ رنگین بیانی

ہے یا امیر حمزہ کی کہانی اگر اسی طرح
کے دو چار فقرے فرمائیے تو شاید آج
شام ہی ہو جاوے واہ رے علمیت
ماشاء اللہ رے لیاقت -

م - کیا میرے علم و لیاقت مین آپکو
شک ہی ہے بندہ کا خطاب مستطاب
شاید آپ نے سنا نہین سنیئے قبلہ جناب
فضیلت مآب کمالات انتساب قدوۃ
المحققین زبدۃ المدققین مجمع الفضائل
منبع الفواضل کاشف دقایق معقول
منقول واقف حقایق فروع و اصول
خلاصۂ خاندان اصطفا نقاوۂ دودمان
ارتضا مطلع انوار اہلبیت مخزن اسرار
قابلیت مجمع اخلاق زبدۃ العصر یگانۂ
آفاق دبیر نکتہ دان بلیغ طلیق اللسان
حسان جہان سلمان ساوجی زمان
سحبان دوران افصح الفصحا ابلغ البلغا
اکمل الکملا افضل الفضلا یلمعی لودعی رشک
بقراط وجالینوس رو کش فیثاغورس
و بطلیموس استاد ارسطو و بو علی سینا
مولانا مرشدنا مولوی قاضی مفتی فریدالزمان
خان بہادر دام ظلکم العالی الی یوم القیامت

اُف دم چڑھگیا -

ش دلمین خاصے قطرب مین
مبتلا ہین لاحول ولاقوۃ انہین تو حماقت نے
ہندوستان کو غارت کر دیا گھڑی
دیکھکر ارے ڈیڑھ گھنٹہ گذر گیا ہے
بابو صاحب سے آج معاف کیجیے کل پھر
اسی مقام پر ملونگا صبح کے ساتھ بیجیے
اب مجھے ضروری کام ہے -

فقرے کے مسائل

یہہ کہکر چلا جب قریب مکان کے پہونچا
دیکھا بالکین گاڑی کھڑی ہے اور وحید
صاحب کہین جانے کے واسطے مستعد
کھڑے ہین -

ش السلام علیکم -

و وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
آپ کا انتظار تھا میرے ایک محب ہین

عبد العزیز نام اون کے خلف اکبر عبد الرشید
کے علم ولیاقت کا امتحان ہے تمام علماے
شہر جمع ہین بعد کامیابی دستار فضیلت
باندہی جائیگی اور ممتحن افسر العلما جناب
مولانا عبد الصمد مقرر ہوے ہین سُنا گیا
ہے کہ آج فقہ مین سوالات ہونگے اسلیئے
میرا قصد جانے کا ہے اگر آپ بہی تشریف
لیچلین تو خالی از لطف نہوگا۔

شمس مین بسر وچشم حاضر ہون
یہ کہکر دونو سوار ہوکر چلے تہوڑے
عرصہ مین ایک مکان مین داخل ہوے
دیکہا کہ مکان نہایت عالیشان فرحت
توامان فرش سے آراستہ شیشہ
آلات سے پیراستہ کوچ کرسیون
علما طلبا تماشا بین بحسب مراتب بیٹھے ہین
یہہ دونون صاحب بہی بعد سلام علیک ایکطرف بیٹہ گیے

افسر العلما عبد الرشید صاحب
کی طرف مخاطب ہوکر ہان جناب
مولوی عبد الرشید صاحب فرمایے۔
اگر وضو کرنے والا نصف فرائض کو ترک کرے یعنے
پاون دہونے کو ہاتہہ دہونے پر مقدم
کرے اور جس عضو کا دہونا مقدم ہے
اوسکو موخر کرے تو وضو جایز ہے
یا نہین فقہ کی کتاب کے حوالے سے
جواب دیجیے۔

عبد الرشید۔ جایز ہے یہ مسئلہ
مجمع البحرین مین ہے ملاحظہ فرمایے۔

افسر یعنی مخفف افسر العلما۔ اگر بعد از
منہہ دہونے کے کسی کام مین مشغول ہوا بعد ہاتہہ دہویا
پہر کسی کام مین مصروف ہوا پہر بعد مسح
سر کا کیا بعد اوسکے پاون دہویا تو وضو
درست ہوگا یا نہین۔

رشید مخفف عبد الرشید درست
ہے یہہ مسئلہ کافی مین ہے۔

افسر اگر اعضاے وضو کو ایکمرتبہ
دہویا تو نماز پڑہنا اوس سے جایز ہے
یا نہین۔

رشید جایز ہے مگر اس شرط سے

کہ پانی اوس عضو پر خوب بہا ہو۔
ملاحظہ ہو مضمرات۔
افسر وضو مین اگر ٹکڑا کسی عضو کا
سوکھا رہگیا پس ایک قطرہ دوسرے
عضو سے لیکر اسکو تر کرین تو درست ہے
یا نہین۔
رشید درست نہین خلاصہ مین۔
افسر اگر ڈاڑہی کے ٹپکتے ہوے
پانی سے سر کا مسح کرین جایز ہے یا نہین
رشید درست نہین ہے مضمرات
افسر آدمی کے جسم سے خون یا پیپ
یا زرد آب نکلے یا پاخانہ کی راہ سے
کیڑا نکلے تو وضو ٹوٹتا ہے برخلاف اسکے
کیڑا یا گوشت کا ٹکڑا کسی زخم سے نکلے تو
وضو ٹوٹتا ہے یا نہین۔
رشید نہین ٹوٹتا۔ ہدایہ
افسر اگر خون یا مانند اسکے کوئی
شئے زخم کے مہنہ پر آجاوے اوسکو
روئی سے بند کردین یا اوسپر مٹی ڈالدینے

سے ٹھہر جاوے اگر ایسا نکیا جاتو البتہ
جاری ہوتا پس اسقدر توڑنیوالا وضو کا
ہے یا نہین۔
رشید نہین۔ مضمرات
افسر اگر خون یا مانند اوسکے اندر سے
لیکر نکیوڑہی تک پہنچے اور باہر ناک سے
نہ آیا ہووے تو توڑنیوالا وضو کا ہے
یا نہین۔
رشید توڑنیوالا وضو کا ہے ہدایہ
افسر اگر کان سے پیپ یا اور کوئی
چیز بغیر درد کے باہر آوے تو وضو
توڑتا ہے یا نہین۔
رشید نہین۔ قنیہ۔
افسر اگر آبلہ چہوٹا سا جسم پر ہو اور
پوست اوسکا چہلا جاوے اور پانی
اوس سے جاری ہو تو کاسر وضو ہے
یا نہین۔
رشید کاسر ہے۔ مضمرات
افسر اگر جونک آدمی کے خون سے

پہول جاوے وضو اوس شخص کا ٹوٹتا ہے یا نہین –

رشید مکسور ہوتا ہے – سراجیہ

افسر اگر پسو یا مچہر یا گوجڑی آدمی کے جسم سے خون چوسے اور پہر جاوے وضو توٹتا ہے یا نہین –

رشید نہین توٹتا مگر اوسوقت کہ گوجڑی بڑی ہو – تجنیس –

افسر اگر کوئی شخص دنبل کو دبایا اور خون اوس سے نکالا وضو اوسکا توٹتا ہے یا نہین –

رشید توٹتا ہے – قنیہ

افسر اگر کسی کو تارنارو کا یا مانند اوسکے کوئی شئی بغیر از سبب و خون جاری کی باہر آوے تو وضو توٹتا ہے یا نہین –

رشید نہین توٹتا – مضمرات

افسر اگر مونہہ یا ناک سے خون پانی سے ملا ہوا باہر آوے کیا حکم ہے

رشید جو چیز کہ غالب ہے حکم اسیکا ہے –

افسر اگر خون و پانی ہر دو برابر ناک سے یا مونہہ سے نکلے تو کا ناقض وضو ہے یا نہین –

رشید کاسر ہے تجنیس و قنیہ

افسر اب پانچ بجگئے ہین وقت باقی نہین بقیہ سوالات کل ہونگے ابہی تو ایک ہفتہ پڑا ہوا ہے یہہ کہکر برخاست کئے جلسہ برخاست ہوا –

لطائف ظرائف

شہریار وحید صاحب سے رخصت ہوکر مولانا پاس آیا سرگذشت تمام روز کے زبان پر لایا پہر نماز عصر پڑہکر مولوی صاحب اور شہریار اور مہر النسا قمر النسا کرسیان صحن مین بچہا کر بیٹہے گفتگو ہونے لگی –

مولانا ایک دفعہ کا اتفاق ہے کہ مین ہمراہ قافلہ کے زیارت کعبہ شریف کو جا رہا تہا ایک مقام پر کچہہ پیچہے رہگیا دیکہا کہ

ایک ضعیف عورت نیک سیرت زاہدہ
عابدہ تسبیح ہاتھ مین مصلا کاندہے پر ڈالی
ہوی چلے آرہی ہے مین نے کہا السلام
علیک جواب مین اوس عابدہ نے کہی ۔
طبتم فادخلوھا خالدین مین نے سمجہا
سلام کا جواب آیتہ قرآن سے دیتی ہے
پہر مین نے کہا آپ کہان سے آتے ہین
کہنے لگی یخرج من بین الصلب والترائب
مین نے سمجہا کہ پشت پدر اور شکم مادر
سے کہتی ہے پہر کہا آپ کا مکان
کہان ہے کہنے لگی سبحان الذی
اسری بعبدہ لیلا من المسجد الحرام
سمجہا کہ شاید مکان بیت المقدس مین
ہو ۔ پہر مینے پوچہا ای مان صاحبہ
کہان جاوگے جواب دی و للہ
علی الناس حج البیت من استطاع
الیہ سبیلا سمجہا کہ کعبہ کی زیارت
کو جاتی ہے پہر مین نے پوچہا آپکا نام
کیا ہے کہی راضیۃ مرضیۃ مین نے

خیال کیا کہ راضیہ نام ہے پہر سوال کیا
کہانا حاضر ہے اگر تناول کیجئے جواب دی
وما جعلناھم جسدا لایاکلون الطعام
پس سمجہا کہ کہتی ہے کوئی شی ایسی نہین
جو جو نہ کہاے اپنا توشہ سامنے رکہدیا
اور پوچہا پانی بہی پیوگے کہی وجعلنا
من الماء کل شی حی معلوم ہوا کہتی ہے
تمام اشیا پانی سے زندہ ہین پانی بہی دیا
بعد فراغت طعام کے ۔ پوچہا کہ اونٹ
پر سوار ہوتی ہو ۔ جواب دی ان
احسنتم احسنتم لانفسکم سمجہہ گیا
کہ کہتی ہے اگر نیکی کرے نیکی اپنی ذات
کے واسطے ہے ۔ یعنی سوار ہونگی پس
اونٹ کو بٹہلایا ۔ کہنے لگی قل للمومنین
یغضون من ابصارھم جانا کہ کہتی ہے
ڈہانپو اپنے انکہون کو نامحرمون سے
پہر انکہین موند لین پہر اونٹ پر سوار
ہو کر کہنے لگی سبحان الذی سخر لنا
ھذا وما کنا لہ مقرنین مین نے

سمجھا یہہ کہتی ہے کہ پاکی اور بزرگی خاص
اسی خدا کو سزاوار ہے جو ایسے
جانور کو آدمی کا مسخر کیا جب قریب
منزل پہونچے مین نے پوچھا ای ماں صاحبہ
اس قافلہ مین آپکے لوگون مین سے
کوئی ہے جواب دی ابراھیم
الذی وفا یحیی لخذ الکتاب
وکلم اللہ موسی تکلیما جانا
کہ کہتی ہے میرے تین لڑکے ہین
ابراہیم ویحیی وموسی جب قافلہ
اترا پوچھا ای بڑی بی آپکے خیمہ کا
کیا نشان ہے کہی علامات و
بالنجم ھم یھتدون پس معلوم
ہوا کہتی ہے میرے خیمہ کا نشان
کمل ہے پس ازبس عابدہ نے اپنے
خیمہ مین گئی اور پھر باہر آکر کہی من
جاء بالحسنة فله عشر امثالها
سمجھا دعا دیتی ہے یعنی ایک نیکی کے
بدلے خدا تعالی تجھکو دس حسنات دے

پھر در خیمہ پر بیٹھ گئے تینون فرزند
آکر قدمبوس ہوے اپنے بیٹون دیکھکر
قبلہ کے جانب متوجہ ہو کر کہی الحمد للہ
الذی اذھب عنا الحزن سمجھا کہ
فرزندون کے ملاقات کا شکر کہتی
ہے پھر مینے فرزندون سے پوچھا کہ
آپکے والدہ سخن دنیاوی نہین کہتے ہین
کہنے لگے درست ہے پوچھا کہ آپکے
والدہ سخن دنیاوی نہین کہتے ہین کہنے لگے
درست ہے پوچھا کتنے سال سے کہا
اسی برس سے پوچھا کیا باعث سے
کہا خود آپ دریافت کر لیجئے ہم گستاخی
نہین کر سکتے پھر مین نے پوچھا اے
ماں صاحبہ آپ سخن دنیاوی کیون
نہین کرتے کہی لیسأل الصادقین
عن صدقہم یعنی جس روز صدیقون
سے پوچھین گے کہ تم دنیا مین کیا کلام
کئے ہین کہونگی خدایا مین سوائے تیرے
کلام کے نہین کی ہون —

شعر ماشاء اللہ کیا زاہدہ عابدہ
عورت تھی اپنے زمانے کی رابعہ کہنا چاہیئے
شعر ایکروز خواجہ حسن بصری رحمۃ
اللہ علیہ بغداد کے بازار مین پھر رہے
تھے ایک طبیب پکار رہا تھا کہ جسکو
کوئی بیماری یا درد ہو اوسکی دوا میرے
پاس ہے شیخ کو اوسکے کہنے سے تعجب آیا
اسیوقت اوسکے پاس جا کر کہنے لگے
مین بیمار ہون کہا کیا بیماری ہے کہے
گناہ کی بیماری طبیب نے کہا اسکا نسخہ
یہہ ہے بیخ فقر برگ صبر ہلیلہ قناعت
بلیلہ تواضع کو معرفت کے کہرل مین
توفیق و تقویٰ کے ہاتھ سے کوٹ کر اشک
ندامت داخل کرکے دیگ اشتیاق
مین ڈالکر چولے پر تفکر کے رکہے اور نیچے
سے آتش غضب مشتعل کرے اور ذکر
و شغل کے کپڑے چہانکر ہمت کے ہاتھ
سے اخلاص کے حلق مین ڈالے شفا ہوگی
مولانا عجب ظریف الطبع حکیم تہا

لیکن بزرگون کے بہی کیا باتین ہوتی
ہین سبحان اللہ
شعر نقل ہے ایکروز حضرت عیسیٰ و
حضرت یحییٰ صلوٰۃ اللہ علیہما کے درمیان
مین مناظرہ ہوا حضرت عیسیٰ نے فرمایا
لب خندان بہتر ہے اور حضرت یحییٰ نے
فرمایا چشم گریان بہتر ہے آخر دونو
حضرات نے اس معاملہ کو جناب باری
مین رجوع کئے بعدہ جبرئیل علیہ السلام
نازل ہوکر جواب لائے کہ جناب ایزدی
فرماتا ہے کہ لب خندان کو دوست
رکہتا ہون چشم گریان سے کیونکہ
لب خندان ہمارا فضل دیکہتے ہین۔
اور چشم گریان اپنا فعل البتہ ہمارے
فضل پر نظر کرنا اولیٰ ہے اپنے فعل پر
نظر کرنے سے۔
مولانا نقل ہے کہ ایکروز حضرت
احمد خرقانی رحمۃ اللہ علیہ کلاہ نمدی
پہنکر کسی درخت کے نیچے بیٹھے تہے۔

جناب باری سے ندا آئی کہ ای احمد
کیا ٹوپی بیچتا ہے حضرت نے فرمایا بارالہا
اسکی قیمت کیا دیگا جو کچھ دین و دنیا
مین ہے اسکو قبول نہین کرتا ہون اور
سوا اسکے تو ہی میرا ہے - ندا آئی
کہ گستاخانہ کہتا ہے اور نہین ڈرتا ہے
اگر ہم حکم کرین تو کوئی ہمارے بندون
سے تیرے پاس رجوع نکرین حضرت نے
عرض کئے الہی اگر مین یہی چاہون تو
تیری رحمت مخفی سے خلق کو ایسا آگاہ
کرون کہ تمام خلق اوسکے اعتماد پر عبادت
نکرین —

شہریار حضرت عبد اللہ انصاری
رحمتہ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ روزہ
داشتن صرفہ نان و بسیار نماز گزاردن
کار بیوہ زنان و حج کردن قطع بیابان
است و دل بدست آوردن کار
جوانمردان است -

مولانا - ایکروز محمد شاہ نے
نادرشاہ ایران کے واسطے چمیلی پلاو
بدرستی تمام یعنی غنچہ ہاے چمیلی چانول

مین خوب لب کے پلاؤ تیار کروا کر بھیجا
جب دسترخوان پر آیا اوسکی خوشبو
ایسی پہیلی کہ تمام مکان معطر ہوگیا نادرشاہ
نے بیاختہ کہا واللہ این پلاؤ نیست
بلکہ مزار نظام الدین اولیا است -

شہریار کسی کابلی نے دریوزہ گری
کر کے ایک اشرفی بہم پہنچائی تھی وہ
چوری گئی کابلی نہایت محزون و مغموم
ہوا اور اپنا حال تباہ کیا اتفاقاً کسی سائیکو
کے ہاتھ سے سونیکا کراسنڈاس مین
گر پڑا اوسنے کہا جو نکالے گا اوسکو
دس اشرفیان دیونگا کابلی مذکور نے
اشرفیون کے حرص سے سنڈاس مین
اترا اور کڑا ابہر از نجاست نکالا تمام جسم
چرکین آلودہ ہوا ندی مین جاکر دو تین روز
تک دہوتا تہا اور اپنے پر نفرین اور
لعنت کرتا تہا آخر سا ہو نے حسب اقرار
دس اشرفیان حوالہ کین اوسکے ایک دوست
نے اگر مبارک بادی کہ شکر کرو خدا
تعالی نے ایک اشرفی کے بدلے مین
دس اشرفیان دین کابلی نے غصہ

مین اگر کہا بلے خدا اول دہ من گہہ سحور آخر
بعدہ میدہد —

مولانا نواب سعادت علیخان کے
سرکار مین فرقہ سپاہیون مین دو باپ
بیٹے ملازم تھے ایکروز بیٹا نواب صاحب
کے سامنے اپنے جنگ کا تذکرہ کر رہا تہا
کہ حریف نے مجھہ پر نیزہ چلایا اور مین
نے تہاب دیکر قربنیق ایسی چلائی کہ اوسکا
کام تمام ہوگیا اس لفظ پر لوگ ہنسنے
لگے باپ شرمندہ ہوکر کہنے لگا بیٹا قربنیق
غلط لفظ ہے مت کہا کر قرابادین کہا کر
یہہ سنکر نواب صاحب کے پیٹ مین
مارے ہنسی کے بل پڑ گئے اور فرمانے
لگے ہم نہ سمجہے تہے کہ اس ہتیار کا نام
قرابین یا قربنیق ہے لیکن آج تحقیق ہوا
کہ قرابادین ہے یہہ سنکر حاضرین مجلس
ہنسی کے مارے بے اختیار ہو گئے —

شہریار۔ ایک شخص قوم تلنگی سے
کسی امیر کے پاس وارد ہوا امیر مذکور
نے فالودہ نہایت عمدہ اسکو دیا اور کہا
آہستہ چمچے سے پیو اور اسکا مزہ
بیان کرو تلنگ مذکور ایک ایک چمچہ
پیتا تہا اور سر ہلاتا تہا لوگون نے اوس
سے پوچہا کہ اسکا مزہ کیسا ہے کہا
وصف این چہ گویم هر قاشقیکہ بگلو میرود
گویا علی مرتضی میرود انتہی

علم موسیقی کا بیان

قمر۔ ہان شہزادہ صاحب کچہہ علم موسیقی
کا بیان فرمائیے مجہکو اسکا بہت شوق ہے

شہریار اصول علم موسیقی کے تین ہین
سر۔ راگ تال باقی
سب اسکے شعبے ہین پہلے سر کا بیان
کرتا ہون سنئے۔

قمر فرمائیے۔

شہریار سر بضم سین مہملہ و سکون
راے مہملہ آواز موزون ہر شئے کی
خواہ وہ صدا انسان کی ہو یا حیوان
خواہ ستار یا سارنگی طبلہ پکہاوج
وغیرہ کی اور درجے سر کے ساتہہ
ہین جنکے نام موسیقی مین یہہ ہین —
کہرج رکہب گندہار مدہم

پنجم وصیوت نکھاد جو ستار پر
چھٹے ساتوین آٹھوین نوین گیاروین
بارہوین تیروین پردہ پر باج کے
آہنین تار کو دبا کر بجانے سے ساتون
سُر مرقومہ بالا بولتے ہین کہرج
کو اس لئے سُر کہتے ہین کہ وہ اوّل
سُر ہے بلکہ ساتون سرون کا منبع
ہے اور مرجع کہ اوس سے سُر شروع
اور اسی پر ختم ہوتا ہے اور سُر کہرج
بارہ ماہ یعنی سال بہر کام آتا ہے اور باقی
چھے سُر بایام معہودہ مثلاً رکھب
و گندھار موسم گرما مین - اور
مدھم اور پنجم - موسم بارش مین
وصیوت اور انکھاد موسم سرما
مین اور کہرج پہلا سُر ہے سُر ہاے
ہفتگانہ سے اور نکھاد ساتوان جسکو
بہاوت خوانی بہی کہتے ہین کہ مخرج
اوسکا فیل ہے اور اختصار کیواسطے
ان سب سرون کا سَر حرف لیکر
مجموعہ کیا جو سرگم پدھن یا سُرگم
پدہتی ہوا اور سات سرون کا لفظ
صحیح یہہ ہے - سا ری گا ما
پا دہ نی جس سے سر حرف
لیکر (سرگم پدہتی) بنایا گیا وصیوت
سے دو حرف یعنی (دہ) نکھاد سے
(نی) لینے کی وجہ یہہ ہے کہ بغیر شامل
کرنے اسکے سُر کی الاپ مین سکتہ اور
ثقالت پڑہتی تہی اور ہندی مین (ہ)
سات دال کے ایک حرف کا الجزو ہے
اور نکہاد بہی اسی طرح اور اسی سرونکے
مجموعہ کو سپتک کہتے ہین یہہ اس لئے
بنایا گیا ہے کہ آسانی سے ہر راگ
راگنی کو اوسی کے سرون مین جب ہون
الاپ سکین اور یاد رہے کہ اس راگ
راگنی کے یہ یہ سر ہین اور راگ راگنی
کی صورت سرون کی صحت سے قایم
رہتی ہے اور سرگم اسطرح الاپین کہ
ساکہرج رہے رکہب ہو جاے اور
رکہب گندہار ہو علی ہذا القیاس
اگر کہرج سے نکہاد تک بطور عروج
کے سیر اور الاپ کریں - جیسے
(سا - ری - گا - ما - پا

دھا - نی) تو آپکو اصطلاح
موسقی مین آروھی - اگر بالعکس
اوسکی نزول کرین مثلاً (نی - دھ
پا - ما - گا - ری - سا)
تو باضافہ واو اوروھی کہتے ہین اور
مجموعہ ہفت سر کو سپتک اور گرام
اور سپتک اور گرام تین ہین یعنی
ادنی - اوسط - اعلی - ادنی یعنی
اول گرام کو مندر گرام - اور اوسط
کو مدھم گرام - اور اعلی کو تار گرام
کہتے ہین مخرج اول کا ناف ہے دوسرے
کا گلو ہے تیسرے کا دماغ ہے اور
دوسرے سپتک کے کھرج کو ٹیپ کہتے
ہین -

قمر شہزادہ صاحب تینون
گرام کے سُر ستار کے کون سے پردہ پر
بولتے ہین مجکو تعلیم فرمائیے -

شہریار آپکو کچھہ تھوڑا بھی ستار کا
بجانا آتا ہو تو میری فہمایش مفید ہوگی
ورنہ بیکار ہے -

قمر دس پانچ ٹوٹے پھوٹے گتین
بجالیتی ہون مگر اصل سے بیخبر -

شہریار آپکو ستار پر جسقدر پردے
ہین اونکے نام یاد ہین -

قمر جی نہین

شہریار خیر تعداد شمار کے حساب
سے تینون گرام کے نکالنے کی ترکیب
بیان کرتا ہون بغور وتامل سنئیے -

قمر فرمائیے -

شہریار ستار پر پانچ تار ہوتے ہین
پہلا فولادی جو باجے کا تار کہلاتا ہے
اور اسکے بعد دو تار برنجی ہوتے ہین
جنکو کھرج کہتے ہین اور بعد پھر فولادی
تار ہوتا ہے جسکو پنجم کہتے ہین اوسکے بعد
برنجی موٹا تار ہوتا ہے جسکو مندر اور
چہارا کہتے ہین - اب ترکیب سنئیے
اول تار برنجی کھرج پر مضراب سے
ڈا بجاؤ (سا) ہوگا اول کھرج
گرام یعنی مندر کا - اور پھر اوسی
تار برنجی کو ستار کے دوم نمبر کے پردہ
پر دباکر ڈا بجاؤ - رکھی ہوگا
اول گرام کا پھر اوسی برنجی تار کو سوم

نمبر کے پردہ پر دباکر ڈا بجاؤ۔ گا
ہوگا اول گرام کا اب پہلے تار فولادی
ستار پر کہلا مضراب سے ڈا بجاؤ
ما۔ ہوگا اول گرام کا پھر اوسی تار
فولادی مدہم کو دوسرے نمبر کے
پردہ پر دباکر مضراب سے ڈا بجاؤ
پا ہوگا اول گرام کا پھر اوسی تار کو
سوم نمبر کے پردہ پر دباکر ڈا بجاؤ
دھا ہوگا اول گرام کا پھر اوسی
تار کو چہارم نمبر کے پردہ پر دباکر ڈا
بجاؤ نی ہوگا اول گرام کا یہانتک
سپتک اول یعنی مندر گرام تمام ہوا۔
اب یہان سے مدہم گرام یعنی دوسری
سپتک آغاز ہوتی ہے اب تار فولادی
مدہم کو چھٹے پردہ پر دباکر ڈا بجاؤ
سا۔ ہوگا کھرج دوم گرام کا اور
ساتوین نمبر کے پردہ پر دباکر بجانے
سے رے ہوگا۔ رکھپ دوم
گرام کا علی ہذا یعنی آٹھوین پردہ پر
گا اور نوین پر ما اور گیارہوین
پر پا اور بارہوین پر دھا اور

اور تیرہوین پر نی یعنے نکھاد ہوگا
دوم گرام کا یہان تک مدہم گرام
تمام ہوا اب یہان سے تار گرام
یعنی تیسری گرام کی سپتک آغاز
ہوتی ہے اب تار فولادی مدہم کو
چودہوین پردہ پر دباکر ڈا بجاؤ
سا ٹیپ ہوگا کھرج تیسرے گرام
کا اور پندرہ پر رے اور سولہ پر
گا پھر یہان سے اوسی تار مدہم کو
ستار کے اول نمبر کے پردہ پر دبا
ڈا بجاؤ ما ہوگا تیسرے گرام کا
اور دوسرے نمبر کے پردہ پر پا۔
ہوگا اور تیسرے پر دھا ہوگا
اور چوتھے پر نی ہوگا یہان تک
تار گرام تمام ہوا۔ تمام راگ
و راگنیان انہین تینون گرام اور
بائیس سرتیون اور اترے چڑہے
سرون مین بجے یا گائے جاتے ہین
قسم آپ کے بیان سے ساتھ
سر اور تینون گرام کی حقیقت
معلوم ہوئی مگر سرتیان کسکو کہتے ہین

ارشاد فرمائے -
شہر - سنئے جو سُر اپنے اصلی
مخرج سے نکلے وہ تو سُر ہے اور جو
اوسکے درمیان یا حوالی سے نکلے وہ
سُرت ہے یا کلا - اگر سر اپنے مخرج
سے بقدر ایک ماترے کے یعنی بمقدار
تلفظ اس حرف (دال) یا لام
کے یا بمقدار ایک حرکت نبض انسان
صحیح البدن کے ٹھیرے تو وہ سر ہے
اگر اوس سے بڑے تو وہ درجات
سُر کے شمار ہونگے اور سرت
سب بائیس ہین کہرج کے متعلق چار
ہین جنکے نام یہہ ہین - تیوّرا
کمودنی - مندرگا - چھندوتی
اور رکہب کے سُرت یہہ ہین -
دیاوتی - رنجنی - رکتکا
اور گندہار کے متعلق دو ہین -
سوی - گرودھی - مدھم کے
متعلق بجرّا - پرسارنی -
پرتشی - مارجنی - پنچم کے
متعلق چھتی - رکتا - سندی

آلاپنی - دہیوت کے متعلق -
مندتی - روھنی - رمیّا
نکہاد کے متعلق اوگرا - چھوبھنگا
قمر النسا - اترے چڑہے سر کو
کہتے ہین -
شہر یار گانے بجانے کیوقت اکثر ایک
راگ راگنی مین اترے چڑہے سر
بولتے ہین بغیر اسکے راگ کی صورت
نہین بنتی اور شو اگ رنگ پکڑتا ہے
اترا چڑھا سُر اوسکو کہتے ہین کہ ستار
پر رکہب کا پردہ کہرج کے پردہ کے
جانب لیجاوین و یا گندہار کو رکہب کے
طرف اوپر کی جانب لیجاوین و یا
گندہار کو جو رکہب کی طرف لاتے ہین
مدہم کی جانب ہٹاوین تو اوسی چڑا
سُر کہین گے پس ہر ہر سُر کے واسطے
تین درجے چڑہے اور تین درجے
اترے اور ایک درجہ شُدہ کا وہ
یوہ سرونکا مقام ہے جسکی تفصیل
یہہ ہے شکاری وہ سر ہے جو
سُدہ سر سے تین درجے اترا ہوا

انکومل وہ ہے جو سدہ سے دو درجے
اُترا ہو کومل وہ سُر ہے جو سدہ سے
ایک درجہ اُترا ہو سدہ یعنی صحیح وہ
سُر ہے جو اپنی اصلی حالت پر رہے
اتری چڑی نکرے تیور وہ سُر ہے
جو سدہ سے ایک درجہ چڑا ہو۔
تیور تر وہ سُر ہے جو سدہ سے
دو درجے چڑا ہو تیور تم وہ سُر ہے
جو سدہ سے تین درجے چڑا ہو۔
قمر النساء۔ یہہ سُر ہای ہفت گانہ
کے خواص نسبت و مزاج رنگ
و پیدایش و موسم وغیرہ اگر یاد ہو
بیان فرمائیے۔
شہر۔ کھرج۔ سا۔ مقیم
منسوب فلک اول ستارہ قمر سے مزاج
سرد و تر لون سرخ و سفید مایل بہ
سیاہی ہمیشہ کام دینے والا مخرج
اوسکا طاوس ہے یہہ سُر ہر راگ
و راگنی مین خوشنما معلوم ہوتا ہے
رکھب (ری) متحرک منسوب
فلک دوم ستارہ عطارد سے مزاج

سرد و خشک بغلبہ خشکی رنگ نیلگون
موسم گرما مخرج اوسکا پپیہا ہے یہہ
سُر ویس اور کانہڑی مین بہلا مالکوس
اور ہنڈول مین بُرا نظر آتا ہے لہذا ان
مین متروک ہے گندھار (گا) متحرک
منسوب فلک سوم ستارہ زہرا سے
ہے مزاج سرد و تر بغلبہ تری رنگ
گندمی موسم گرما مخرج اوسکا گوسفند ہے
یہہ سُر کہماج اور کانگڑی اور پرج مین
بہلا سارنگ وغیرہ مین بُرا نظر آتا ہے اس لئے
متروک ہے مدہم (ما) متحرک منسوب
فلک چہارم ستارہ شمس سے مزاج گرم و خشک
بغلبہ گرمی رنگ سیاہ و سرخ موسم بارش مخرج اسکا
کلنگ ہے یہہ سُر بہیروین گدارا مالکوس ون
وغیرہ مین اچہا اور کلیان وغیرہ مین بُرا معلوم
ہوتا ہے پنچم (پا) مقیم منسوب فلک
پنجم ستارہ مریخ سے مزاج گرم و خشک موسم
بارش مخرج اوسکا کویل ہے یہہ سُر سری راگ
اور شہانا وغیرہ مین بہلا اور مالکوس اور
ہنڈول مین بُرا معلوم ہوتا ہے دھیوت
(دھا) متحرک منسوب فلک ششم ستارہ

مشتری ہے مزاج معتدل رنگ سفید مائل
بہ زردی موسم سرما مخرج اوسکا اسپ ہے
اور بعضے لوگ کہتے ہین یہہ سُر الیا اور بلاول
وغیرہ مین بہلا اور زیلف اور جوگیا وغیرہ
مین بُرا نظر آتا ہے نکھاد (نی) متحرک
منسوب فلک ہفتم ستارہ زحل سے مزاج
سرد وخشک رنگ سیاہ موسم سرما مخرج
اسکا فیل ہے یہہ سُر ہاگ اور بیج وغیرہ
مین بہلا اور سورٹھ وغیرہ مین بُرا معلوم
ہوتا ہے اس لئے متروک ہے ۔

قمر النساء کیا سُر کا بیان تمام ہوا یا ابھی
کچھہ باقی ہے ۔

شہریار مورچنا اور بادی انبادی
اور تان وغیرہ کی کیفیت باقی ہے ۔

قمر النساء مورچنا کا حال بیان فرمائیے

شہریار مورچنا اوسکو کہتے ہین جو
وقفہ درمیان دو سُرون کے پڑتا ہے مثلاً
کہرج سے رکہب پر اور رکہب سے گندہار
پر جاتا ہے پس ان دو سرون کے درمیان
جو آواز جاتی نکلتی ہے اوسکا نام مورچنا
ہے پس تینون گرام مین سات سات
مورچنا مثل رد ہے اور آر دہی کے
بند ہتے ہین اس حساب سے ہر تہ گرام کے
اکیس ہوے ۔

قمر نام تینون گرام کے مورچنا کے
بیان فرمائیے ۔

شہر نام مندر گرام کے مورچنا کے
بحوالہ سنک کہرج[1] اوترامندا
رکہب رجنی گندہار اوتراتھا
مدہم سدہ کھرجا پنچم بجری کرتا
دہیوت سو کرانتا نکہاد ابھرو کتا
نام مدہم گرام کے مورچنا کے بحوالہ
سنک مدہم[1] سوپرلی پنچم[2] ہرنا
سودا دہیوت[3] کلوہنا نکہاد[4] یارگی
کہرج[6] پرکرکا رکہب[7] سدہیا
گندہار گورلی اسمار تارک گرام کے
مورچنا کے نکہاد[1] پیرا کہرج ہسالا
رکہب[3] سولکہی گندہار[4] بیستارکا
مدہم[5] رونی پنچم[6] برکھتا دہیوت[7]
اوتنا ۔

قمر بادی انبادی کسکو کہتے ہین ۔

شہریار ترکیب ہر راگ راگنی کی پانچ

سُرسے کم اور ساتھ سُر سے زیادہ نہین ہے
اوستادون نے واسطے تمیز کے اور
فرق باہم کے اوسی راگنی کے سُر وہین
سے کسی سُر کو اصل راگنی کا اور کسیکو
مددگار ایک دوسرے سُر کا اور کسیکو
ایک دوسرے کا دشمن قرار دیا ہے
تا ہر راگ مین فرق پیدا ہو اور سب
علیحدہ علیحدہ صورت پر قایم رہین اس
اعتبار سے سُر چار قسم ہین ۱ بادی
۲ سمبادی ۳ انبادی ۴ بیبادی
لیکن بادی وہ سُر ہے جو اپنے مرکز
پر قایم رہے گھٹے نہ بڑہے اور اس پر
راگ راگنی روشن ہو جیسے بہردن
مین دہیوت اور مالکوس مین مدہم
اس لئے اس سُر کو اصل اس راگ
کا قرار دیا ہے اور سمبادی مین
وہ مددگار بادی کا ہے او سکے شمول
سے وہ راگ افزون ہوتا ہے انبادی
وہ جو کہ اپنے مقر سے تہوڑا سا بڑہے

اور وہ معاون سمبادی کا ہے مثلاً
تو ڑی اور کانہڑے مین سُر گندھار بادی
اور دہیوت سمبادی اور باقی پنچم وغیرہ
سُر انبادی ہین اور تیور کندھار بیبادی
بیبادی وہ سُر ہے جو اپنے حد سے
بڑہکر غیر ہو جاوے اور اسکو راگ راگنی
کا دشمن کہتے ہین مثلاً کسی راگ مین جو
سُر اوسکے ترکیب مین نہو داخل
کرین تو فوراً راگ بگڑ جاتا ہے جیسے
چڑہا گندہار سارنگ مین ۔

قمر ہان شہزادہ صاحب تان
اور راگ اور تال کے بیان کو بہر کیفیت
پر منحصر فرمائیے بالفعل کچہہ سرگم راگنیون
کے بتلائیے تا مین ستار پر مشق کرکے
جی بہلاؤن ۔

شہریار موسیقی کے اصول تو بتلا دیا
اب سرگم جو جان موسیقی کے کہلاتے
ہین یون ہی بتلا دین جو اوستادون
کی خدمت کرکے سیکہے ہین شیرینی لا

نذر کیجئے تب شاگردی میں قبول کر کے
کچھہ بتلائینگے -
قمر شیرنی اور نذر کیا چیز ہے
مین خود کفش برداری کو حاضر ہون
شہریار یہہ رسم بجالانے کے باتین
ہین -
قمر نے فوراً بازار دیہہ کی مٹھائی
منگوائی تہوڑے عرصہ مین آدمی نے
تازہ مٹھائی لائی اور پچاس اشرفیان
نذر کین -
شہریار نے فاتحہ دیکر تقسیم کر دادیا
اور نذر خود لے لیا اور کہا ستار منگوائیے
قمر نے ستار منگوایا ستار آیا شہریار
نے کہا مین آپکو سرگم صحیح لکھہ دیتا ہون
پہلے یہہ جس راگ کا سرگم سے
بنالیجے اور یہہ خیال رکھیئے کہ جس سُر
کے نیچے ایک کا ہندسہ ہو پہلے گرام
کا سر سمجھیے اور جسکے نیچے دو کا
ہندسہ ہو دوسرے کا اور جس سر کے

نیچے تین کا ہندسہ ہو تیسری گرام
معلوم کر لیا جاوے بعدہ سرگم حسب
مندرجہ ستار یا بین یا طاوس پر
نکالو -
قمر شنکرابھرن کا سرگم بتلائیے
شہریار مناسب ہے سرگم شنکرا
بھرن روپ آردھی - آدروہی -
سب چڑہی سر ہین - س رگ
م پ - د ہ نی سا - سانی
د ہ پ م گ ری گ م
پا - م گ ری سا -
یہان تک روپ تہا اب آگے
پہیلا و مثل توڑی فقرے وغیرہ
کے ہے گ م پا - د ہ نی سا
نی د ہ پ م گ ری سا -
نی سا ری - م گ ری پ
م گ ری - د ہ پ م گا
ری - سانی د ہ پ م گا
ری نی س ری گا م گا تق

پ م گا وقف دھ پ م
گا - م گا ری گا ما پا - سا -
پ م گا ری نی دھ پا ری
گ ما مندر اترا پ دھ
نی سا - س نی دھ پ نی دھ
نی پ م گا ری گا ما پا -
نی سا ری م گا - پ م گا -
دھ پ م پ پ گا -
اول س پ م گا - ری گا ری
گا ما - گا ما پا ما پا دھا -
پ دھانی - دھ نی سا - سا
نی دھ - پ ما گا ری گا ما پا
سا -
قمر النسا - ستار پر لگا لگی اہاہا
کیا رنگ دار سرگم ہے - ہاں حضرت
شہزادہ صاحب جھنجوٹی کا سرگم
بتلایئے -
شہریار - اچھا میں زبان سے کہتا
جاتا ہوں آپ ستار پر لگائے سرگم

جھنجوٹی ٹھاٹھ شنکرابھرن نی دھ
پ دھ سا پ دھ س ری
گ - م گ ری سا - س نی
دھ پ - م گا ری سا گ
ری س نی دھ پ - م گ
پ دھ ری گ م گ ری
س - س نی دھ نی دھا
پ دھا پ س - م گ ری سا
قمر النسا - بلاول کا سرگم فرمائیے
شہریار - سرگم بلاول ٹھاٹھ امین
س ری گ پ دھ سا -
س نی دھ پ م گ ری س
یہاں تک روپ تمام ہوا ری گ
پ دھ پ م گ ری س -
نی دھ پ م گ ری س -
سانی دھ س ری گا پا -
(م گ پا - دھ دھ پا - ری ری
سا - س ری گا - گ ری سا
ری سانی دھ س ری گا پا -

پ دھ پ ما گ ری سا۔
سا ری گا پا۔ م گ ری س
نی دھ پ سا۔ س پ دھ
نی س رگ م۔
قمر النسا۔ اور کوئی سرگم فرمایئے
شہریار سرگم نیلم پری ٹھاٹھ
ایمن س گ م پا۔ دھ نی سا۔
س نی دھ پ م گا ری گ م
گ ری گ سا۔ علامت اور
سا گ م پا۔ دھ پ سا نی دھ
پ م گ۔ ری گ م پ
م گ۔ ری گ م گ رگ سا۔
ری نی سا گا ما گ ما۔
گ م پا۔ دھ پ نی دھ پا نی
دھ پا۔ ما گا ری۔ گ م پ
دھ نی سا س نی دھ پا۔ م گ
ری گ م پ۔ م گ ری گ م
گ ری گا سا۔
شہریار سرگم بھوپالی ٹھاٹھ

ایمن س ن رگ پ دھ س۔
س دھ پ گ ری سا۔ ری
گ ری سا۔ پا دھ س ری
گ پا۔ دھ پ گ دھ پ گ
ری۔ س ری سا۔
قمر النسا سبحان اللہ کیا رنگ میں
ڈوبا ہوا سرگم ہے۔
شہریار یہ سرگم کو سنائیے سرگم
بسنت ٹھاٹھ ایمن اسمین پنجم سرکومک
ہے س گا م دھا نی سا۔ س
نی دھ م گ رس۔ گا م دھا
دھا نی نی سا نی ری س نی۔
دھ نی دھ ما۔ دھ نی دھ دھ
نی س نی دھ ما نی دھ نی س
نی دھ ما۔ م نی دھا نی سا
دھ نی دھ نی ما۔ گا م نی دھ
م۔ گ۔ م نی دھ گ رس۔
س نی دھ نی سا۔
قمر النسا۔ اور کوئی سرگم فرمایئے۔

شہر ۔ سرگم نت ٹھاٹھ ایمن ۔
سا گ م پ نی س ۔ س نی
پ م گ ریس = م م گ سا
م ری سا ۔ م پ م ری س
ری س م ری پ م نی پ ۔
س نی پ م ۔ رگ م پ ۔ د
ہ نی س ۔ س نی م ۔ پ گا
سا ۔ س م ما گ سا ۔ سا پ
م گ سا ۔ م پ نی س ۔ م
گ س ۔ ری ۔ م گ س نی
پ نی س ۔
مہر النسا ۔ ہمکو کہنباوتی کا سرگم
بتلائیے ۔
شہر ۔ جی بجا ہے آپکو ضرور بتلائینگے
مہر النسا ۔ کیوں کیا میں آپکی شاگرد
نہیں ہوں شاید آپ شیرینی اور
نذر کے لئے فرماتے ہیں وہ بھی حاضر ہے
شہر ۔ نہیں میں نے تمسخر کیا تھا نذر
وغیرہ کی کوئی ضرورت نہیں اچھا

فرمائیے کون سا سرگم سیکھیئے گا ۔
مہر النسا ۔ کہنباوتی کا ۔
شہر ۔ سنیئے سرگم کہنباوتی ٹھاٹھ
ایضاً س ری ما پ د ہ سا ۔
پ د ہ پ م ری م ۔ س نی
د ہ پ م گ ری س ۔ ری
م پ دھا پ م گ ری س
نی ما ۔ م پا ۔ م پ نی د ہ
سا ۔ م گ ری سا ۔ پ د ہ
پ نی د ہ پ م گ ری سا
م پ نی د ہ پ د ہ پ نی د ہ
پ د ہ پ نی د ہ پ م گ
ری سا ۔
مہر النسا ۔ اچھا کیدارا کا سرگم
بتلائیے ۔
شہر ۔ سنیئے سرگم کیدارا ٹھاٹھ ایضاً
گ م پ نی سا نی پ م ۔
گ م گ ری س ری گ
سا ۔ ری پ م گ سا نی پ

پ م ری گ رس نی س
ری سا۔
پھر النسا۔ بھروین کا سرگم سنائیے
شہر بھروین کے ٹھاٹھ ہین کل سر
اترے ہین سوا ے کھرج اور پنچم
اور شیب کے سرگم بھروین ٹھاٹھ بھروین
سانی دھا۔ ری سانی دھا۔
گ ری س نی دہ۔ پ دہ نی
پا ما گا۔ م گا ری سا س ری گا۔
س ری گ م گ م گ ری۔
س نی دہ نی سا س نی دہ پ
گا نی۔ نی دہ پ م گا م گا نی
س۔ س ری گ م پ دہ
نی س س نی دہ ما۔ گ م گا
ری س۔ پ دہ پ م
گا ری سا۔ سا ری۔ پ دہ
پ ما پا م پ گا۔ م پ دہ
پ۔ پ نی دہ پ م نی دہ
نی پا۔ م نی دہ نی سانی دہ پا۔

پ دہ نی سا۔ گا م گا۔ م گ
رگ م گ۔ م گا نی دہ م گا۔
م گا ری سا۔ س گ گا ری س
نی س ری س نی زمزمہ دھانی
سا دھانی دس ری گا۔ گا ری
سا۔ نی س س م گ ری س
س پ گ ری سا س دہ م گ
ری سا۔
پھر اساوری کا سرگم فرمائیے۔
شہر اوسکا ٹھاٹھ بھروین کا ہے
مگر اوس مین گندھار اور نکھاد سُر
متروک ہے۔ سرگم اساوری۔
س ری م پ دہ سا۔ س دہ
پ م ری سا۔ ری پ م
ری ری سا۔ دہ دہ پ م
پ م دہ س۔ س دہ پ م
ری س پ م ری۔ س ری
سا نی۔
پھر شہانا کا سرگم فرمائیے۔

شہر ـ یہہ سرگم دہنا سری کے
ٹھاٹھ پر بجتا ہے صرف ایک گندہار اوس
مین اترا ہے سرگم شہانہ س ری
گ ما پ دہ نی س ـ س نی
دہ پا م دری سا ـ ری ری
گ م پ دہ پ م گا گا ری
س ـ نی دہ پ دہ نی سا ـ
پا م گ ری س ـ گ م پ
گ رس ـ سا ری گا م پا ـ
دہ پ م گ ری س ری ـ
س نی دہ پ م گا ری س ری ـ
رگ م پ دہ پ م ـ گا گا ری
سا ـ نی دہ پدہنی س ری سا ـ
مہر کاہنری کا سرگم بتلائیے ـ
شہر اوس کا ٹھاٹھ کافی کا ہے جسمین
گندہار اور دہیوت دو سر اترے ہین
لعد گندہار اور مدہم مین زمزمہ ہے ـ
سرگم کاہنرا یا م پ گا وقف ری سا ـ
س ری م دہ پ م گا ری سا ـ

رس نی پ گا ری س ـ نی
س ری م پ م گا ـ پ م گا
دہ پ م گ ری س نی س گا
ری س ـ نی س ری م پ
نی س ری ـ گا ری س ـ
نی دہ پ م گا ری سا فقط
مہر دہناسری کا سرگم فرمائیے ـ
شہر اوسکے ٹھاٹھ مین صرف اترے
گندہار ہے باقی سب سر تیور سرگم دہناسری
س گ م پ نی سا ـ س نی دہ
پ م گا ری سا ـ گ م پ نی
س ری س ـ س نی پ نی س
پ نی س ـ سا نی دہ پا ـ م پ
دہ م گا نی دہ پ م گا ـ دہ پ
م گا ـ پ م گا ـ ما گا ری سا
نی س گ م پا ـ م پ م گ م
پ گ م پ نی دہ پ ـ
م گا م پا م گا م دہا پ م گا م پا
نی پا م گا م پا ـ م پا نی پا نی پا نی

م پانی سا ۔ م پانی س ری پانی
س ری س نی دھ پ ما ۔ نی دھ
نی پ دھ ۔ م نی دھ پ م گ
م پا م گا ری ری سا ۔ نی س گ
م پ نی س سا   باقی آیندہ

انتباہ

مخفی نرہے کہ کمترین نے اس سرگمون کو
گویہ ہاے گوالیاری وبرہمنان کرناٹکی
سے جو اپنے فن مین کامل اکمل تھے حاصل
کرکے اور مشق کرکے لکھا ہے یہہ سرگم نہایت
صحیح اور بے میل اور رنگین ہین اگر کوئی صاحب
علم موسقی سے تہوڑی بہی آگہی رکہتے ہونگے
اوسکو ستار یا طاوس پر بجاینگے تو نہایت
حظ اوٹھائینگے ۔

حکیم صاحب اور اختری بیگم

اتنی مین شام ہوئی دسترخوان بچہا سب نے
خاصہ تناول فرمایا بعد فراغ طعام صحن
مین کرسیان بچہا کر بیٹھے کسی نے دروازہ
پر دستک دی آدمی نے جاکر خبر لایا کہ
عجیبہ خانم آئے ہین ۔

مہر النسا پردہ کراکے اترواؤ ۔ اور
شہریار سے کہا کہ یہہ بی بی بڑے نیکبخت
اور پارسا ہین اور فارسی مین علمی لیاقت
رکہنے کے علاوہ بڑے ظریف الطبع ہین
یقین ہے کہ آپ اون سے بہت
محفوظ ہونگے یہ کہہ رہین تہین کہ عجیبہ
خانم تشریف لائین کوئی پچاس برس کا
سن وسال ہے سفید بال تقوی
اساس حجابیون کا لباس قریب آکر
مولانا کو سلام کیا اور مہر النسا اور
قمر النسا کے بلائین لین شہریار نے بہی
بزرگ جانکر تسلیم کی بڑی بی بی نے دعا دی
پہر ایکجانب کرسی پر متمکن ہوئین ۔

مولانا آپ بہت دن کے بعد آئین
خانم صاحبہ ۔

عجیبہ خانم میری بہو کی زچگی تہی اوسکے
اہتمام مین فرصت نہوئی ۔

مولانا لڑکا ہوا یا لڑکی ۔

عجیبہ خانم لڑکا ۔

مولانا نام کیا رکھا ہے ۔
عجیبہ جی عبد العزیز ۔
مولانا بہت اچھا ہے خدا مبارک کرے
مہر النسا ہان حچانی مان کوئی حکایت عجیب یا واقعہ غریب فرمائیے بہت روز ہوئے آپ کے زبان سُننے کا اشتیاق ہے ۔
عجیبہ صاحبزادی کیا کہون اسوقت تو مجھے کچھہ یاد نہین ہے خیر آپ کے تفریح خاطر کے واسطے یک حکایت حالیہ میرے ہمسایہ کی بیان کرتی ہون سُنئے
مہر النسا فرمائیے ۔
عجیبہ میرے مکان کے ایک دیوار آڑ ایک یونانی حکیم رہتے ہین بچارے دیہاتی آدمی ہین اور مفلس مطب بہت سخت چلتا ہے شاید روزانہ آٹھ آنہ دس آنہ ملجاتے ہون اوس دوا اور ادکے پاس فتنہ نامی ایک آدمی ملازم ہے دونون کی بسر ہوتی ہے ۔

ہمسایہ گی کیوجہ اکثر وہ مجھہ پاس آجاتے ہین اور کبھی مین بھی وہان چلی جاتی ہون بچارے عقل کے معذور تو ہین حکمت مین اپنے کو بو علی سینا کا ثانی جانتے ہین اور غرور بھی بدرجہا بڑا ہوا ہے یہی باعث کسادبازاری کا ہے شامت اعمال نے جو گھیرا چار پانچ روز کا عرصہ ہوتا ہے کسی بڑے آدمی کی لڑکی کو پھسلا کر باغ سبز بتا کر بھگا لائے ہین جسکا نام اختری بیگم ہے اب آگے لطف سنئے جب وہ مکان مین آئین دیکھتی کیا ہین کہ ایک دالان دو حجرے سفا پوش کوئی دو سو برس کے بنے ہوئے دالان مین بوریہ پر پرانا سڑا ٹاٹ اوسپر میلی چاندنی پھٹی ہوئی بچھی ہے ایک کونہ مین چارپائی بان سے بنی ہوئی اوسپر پھٹی ایک سوزنی دو سڑے ہوئے تکیہ اور ایک جو میری کہاوی کی چادر پڑی ہے ایکطرف پرانی کہاوہ کا گا ؤ تکیہ دھرا ہے اور

کہونٹی پر ایک شال کا رومال سبز نہایت کہنہ کوئی دو سو جاے رفو کے قابل آویزان ہے ایک جانب چہوٹی سی الماری اوس مین دس بارا شیشیان اور آٹھ نو ڈبے سفوف اور گولیون کے رکہے ہین اوسکے قریب دو پرانے ٹوٹے ہوئے کرسیان اور ایک فرتوت میز رکھا ہے جس پر دو چار کتابین اور دوات قلم دہرا ہے دالان کے شرقی رخ حجرہ پر ایک خام بنگلہ تہا جسکا نام خلوت منزل رکہا تھا اور حجرہ باورچیخانہ کہلاتا تہا جسمین فتنہ پکایا کرتا تہا بس حکیم جی کی سب اتنی ہی کائنات تہی اب حکیم صاحب اور اونکے ملازم میان فتنہ اور اختری بیگم کی تقریر سننے کے لایق ہے

حکیم بیگم یون تشریف لائیے۔

اختری بیگم نیند کا غلبہ ہے۔

حکیم آرام کیجیے پلنگ پر

اختری اپنے دل مین پلنگ نہین سہری یا چہپرکہٹ جواہرنگار کہا جاتے چونکہ رات کا وقت تہا اور ہوا سرد چل رہی تہی اور نصف شب گذر چکی تہی مجبورًا چارپائی پر لیٹ کر چادر اوڑہی لیٹتے ہی انکہہ لگ گئی۔ حکیم جی نے حقہ بہروا کر پیا اور آدمی کو یون تعلیم کرنے لگے۔

حکیم میان فتنہ تم صبح کو اون سے کہنا کہ آپ بڑی ذی اقبال ہین وہ پوچہینگی سبب یہہ کہنا کہ ہمارے میان جو آپ پر عاشق ہوے ہین بڑے امیر ہین انکے باپ امیر الملک اور اونکے نانا وزیر الدولہ تہے اب بہی انکے پاس ہاتہی گہوڑے میانہ نگہیان وغیرہ موجود ہین اور مقطے اور باغ اور کئے کوٹہیان ہین اور دو سو روپیہ خرچ ماہانہ تو صرف تنخواہون کا ہے لیکن ہمارے سر کار نے سمجہا اور دل ہو اسلیے

ہین سیکڑون کماتے ہین اور لٹاتے ہین
اور پرلے سرے کے بے تکلف اور بے
نفس اور اہل اللہ ہین ملاحظہ کیجئے
توکس بے تکلفی کے ساتھ رہتے ہین ۔
اور نواب صاحب کے پاس جاکر تقریب
کے بہانہ سے اسباب بیش قیمتی گجری کے
لانا ۔

فتنہ میان اس چڑک بہڑک کی کہیال
کو دل سے نکال ڈالو ورنہ کرض دار
(قرضدار) ہوجاوٴگے اگر رولی کپڑے
پر راضی رہے خیر ورنہ راستہ بتائیے ۔

حکیم اجی ایک ہماری علاج مین سب
کسر نکل جائیگی ۔

فتنہ جب باپ مرینگے تو بیل بٹینگے ۔

حکیم کیا منحوس زبان نکالتا ہے ۔

فتنہ مین سچ سچ کہتا ہون خوشامد
نہین آتی ۔

حکیم بہلا ایک کام تو کرو دو ایک
آدمیون کو اچہا لباس پہنا کر امیر بنا کر لانا

فتنہ اس سے حاصل (حاصل) ۔

حکیم اجی وہ سمجہین گے کہ بڑے حکیم ہین

فتنہ اچہا میان اب آپ آرام کیجئے یا
غلام بہی سوتا ہے ۔

حکیم ہمکو دوپہر تک جگانا مت سنا
آج بہت جاگا ہے

فتنہ جو حکم ۔ حکیم جی نے جو لمبے
تانی تو گیا رالجے کی خبر لائے اودہر
اختری نے بہی قریب ساڑہے دس بجے
کے بیدار ہوئین فتنہ نے پانی دیا موہنہ
ہات دہوبٹوے مین سے گلوریان
نکالکر کہائین اور کہا انکو جگا دیجیو ۔

فتنہ حکم ہے گیارہ بجے بیدار کرنا ۔

اختری کسکا حکم ۔

فتنہ ہمارے میہان کا ۔

اختری آج سے ہمارا حکم ہے ۔

فتنہ بہت خوب ۔

اختری انکا نام کیا ہے ۔

فتنہ ۔ قدوت

اختری کیا۔
فتنہ اجی فدو۔
اختری اور اونکے باپ کا نام۔
فتنہ قدو۔
اختری سبحان اللہ تو ضرور عجیب
الطرفین ہونگے۔
اختری اور پیشہ کیا ہے۔
فتنہ غسالی
اختری اوئی اللہ پناہ مین رکہے۔
اتنے مین حکیم جی اوٹہ بیٹہے۔
میان فتنہ
فتنہ حاضر ہوا سرکار۔
حکیم کہو شفا خانہ مین کتنے لوگ ہین
فتنہ۔سب واپس ہوگئے۔
حکیم رحیمن دائی کہان ہے۔
فتنہ چہوٹی بیگم صاحبہ نے بلایا ہے
حکیم اور شیخ مدار جراح کہان گیا۔
فتنہ راجہ صاحب نے پہر جوڑنے کیلئے
طلب فرمایا۔

حکیم پاؤن کب ٹوٹا۔
فتنہ رات کو گہوڑے پرسے گر پڑے
حکیم شکر ہے ہزار شکر ہے اب پاؤ
بارہ ہین خدا نے چاہا تو پانچ چہہ ہزار
ہین لپٹون تو سہی۔
فتنہ مہنہ دہو رکہئے سول سرجن بلایا
گیا ہے۔
حکیم ایسی تیسی سول سرجن کی ہماری
برابر علاج کیا کرسکیگا بیوقوف۔
فتنہ جی بجا ہے۔
حکیم اور مددگار کہان ہے۔
فتنہ نواب صاحب بلا بہیجا ہے
حکیم مریضون کو کیون واپس کیا۔
فتنہ سرکار آرام کرتے تہے۔
حکیم افسوس ہے بیچارے مایوس
ہوکر گئے ہونگے خیر ایسے مریضون کی
کچہہ پروا نہین ہے جی ہم تو شاہی
طبیب ہین اور شیخ چمن اور شیخ وطن
دونون کہان گئے۔

فتنہ گودام کے ادویہ خریدنے

راوی واہ رے فتنہ اچھا تک مین
تک ملایا جاتا ہے ۔

اختری آپکا اسم مبارک ۔

حکیم ہمارا نام جناب مولوی حکیم میر
فدا علی بیگ صاحب ۔

اختری جی خیریت ہے ۔

حکیم کیون کیون

اختری تمہارا نام فدّو ہے اور
فدّو کے لڑکے ہو ۔

حکیم فدّو کس احمق کا نام ۔

اختری فتنہ تمہارے میان کا
کیا نام

فتنہ ہمارے میان کے مان چنیا بی
پیار سے فدّو فدّو پکارتی تہین ۔

اختری مان کا نام چنیا بی ارے
ہاے ہاے تو ضرور شریف ہونگے ۔

حکیم چنیا بی ہوگا اسکے میّا کا نام
ہمارے والدہ ماجدہ کا اسم شریف
چاندنی بیگم صاحبہ ملقب بہ عفت بہو
بنت حکیم الممالک مسیح الدولہ بہادر

حکیم کیون او نمک حرام طوفان باندہتا ہے

فتنہ آپکے پاس مین اکیلا تہوڑا ہی
نوکر ہون کسی دوسرے نے سلگایا ہوگا

حکیم بیگم آپ اس گدہے کے کہنے
مین نجائیے ۔

اختری آپ کی آمدنی کیا ہے ۔

حکیم کچہہ روپیہ مقطعون سے آتا ہے
کچہہ باغ اور کوٹہیون کے کرایہ کا باقی
طبابت کے ذریعہ سے پیدا کرلیتے ہین ۔

فتنہ ۔ خداوند کہو بروہیم گاڑی جو بیس
دو ہزار روپیہ مین تورو جی کے پاس
سے خریدی ہے نکلوا او رکیپ کی
جوڑی جتواؤ جو بمبئی سے آئی ہے ۔

فتنہ جو حکم ۔ باہر جاکر پہر آیا خداوند
گہوڑے کے پاؤن مین درد ہے ۔

حکیم اچہا فنس نکلواؤ

فتنہ بہوت خوب پہر باہر سے آکر

خداوند سامنے کا ڈنڈا اوکھڑ گیا۔

حکیم اچھا ہاتھی پر ہودا کسواؤجی

فتنہ سرکار کل شام سے مکھنا مستی اٹھایا ہے۔

حکیم شگون برا ہوا خیر بہئے آج ہواخوری موقوف سہی۔ لیکن فرش تو اچھا بچھاؤ جسمین آپ کو یعنی (اختری) کے طرف اشارہ کرکے (تکلیف نہو۔

فتنہ بہت خوب خداوند۔

حکیم وہ بڑی شطرنجی دس گز کی جو ہنکنڈہ سے آئی ہے نکالو اور ریشمی قالین شیرازی اور سفید چاندنیان اور آبنوسی کرسیان اور میز سنگ مرمر کے اور عمدہ لیمپ کے جوڑیان اور آئینے کو ہاکھلو اکے نکلواؤ اور سنگ لغزوی جو اورنگ آباد سے منگوائی تھی تیار کرلاؤ۔

فتنہ خداوند کوٹھہ بند ہے اور کنجیان داروغہ صاحب پاس ہے۔

حکیم تو داروغہ کو بلاؤ۔

فتنہ سرکار تو بہولے جاتے ہین کل صبح کو حضور ہی نے دوائین خریدنے کے واسطے دہلی کو روانہ کیا تہا۔

حکیم ارے ہان سچ ہے لاحول ولا قوة بہول گیا تہا خیر مضیٰ مامضیٰ اب کیا کرین بہئے مجبور ہین

اختری صبح سے دوپہر گذر گئی اب ایک بجا چاہتا ہے کچھ کہانا بھی کہاتے ہو یا دایم الصوم رہتے ہو اگر ایسی عادت ہو تو ہم بے موت مرے۔

حکیم فتنہ خاصہ نکالو۔

فتنہ بہت خوب جب کہانا آیا تو چہ سات جوار کے بڑے بڑے داغی روٹیان اور ایک پیالے مین انباڑے کا ساگ بگہارا ہوا

حکیم ارے نرکسی کباب اور تلے ہوئے کو فتے کیا ہوے۔

فتنہ حضور بلی کہا گئی۔

حکیم اور شامی شکم پور قلیی اور ورقی سموسے کیا ہوئے

فتنہ سرکار آدمی تو آج مین ایک ہی ہون پانی بہرنے گیا تہا کتا چکہہ گیا۔

حکیم لاحول و لاقوة تو آج ہم بڑے ذلیل ہوے ۔

اختری کوئی ذلت کی بات نہین ہے اتفاق ہے کبہی ایسا ہوجاتا ہے کیا مضایقہ۔

الغرض اختری اور حکیم صاحب کہانا کہائے دسترخوان برخاست ہوا ہاتہہ موہنہ کر ڈبیہ سے سیگریٹ نکالکر پینے لگے اور اختری نے بہی گلوری کہائین اتنے مین دروازے پر گاڑی کی آواز آئی ۔

فتنہ نے جاکر خبر لایا کہ نواب صاحب تشریف لائے ہین ۔

حکیم کون نواب صاحب ہیئے ۔

فتنہ اجی کوئی نو وارد بہوپال کے رئیس ہین ۔

حکیم اختری کے طرف مخاطب ہوکر آپ ذری کوٹہے پر تشریف لیجائے مین نواب صاحب کو بلالیتا ہون ۔

اختری بنگلے پر چلے گئین اور نواب صاحب اندر تشریف لائے جسم مین دو اڑہائی سو روپیہ کا کوٹ جامہ وار کا اور طلائی زنجیر کی گہڑی جیب مین پڑی ہوئی ٹپلون مثل بنگلے کے پر کے سفید بوٹ پندرہ بیس روپیہ قیمت کا حکیم صاحب استقبال کرکے اعزاز و اکرام سے لائے اور مقام صدر پر بٹہلائے ۔

حکیم حضور نے کیون تکلف فرمایا فدوی کو یاد فرمانا تہا ۔

نواب آپ کے اوصاف حمیدہ اور کمال حکمت سنکر اشتیاق ملاقات کا ہوا ۔

حکیم ع ۔ زا وج و شوکت سلطان نگشت چیزے کم ۔ بہمان سرائے دہقانی راوی سبحان اللہ پوری رباعی ہوگئی ۔

نواب حکیم صاحب سنگ پشت کا

مزاج گرم ہے یا سرد۔

حکیم بارد یابس ہے درجہ دوم
مین شاید حضور امتحان فرماتے ہین مجھہ سے
سنئے گل درجہ دوم کے بارد یابس
ادویہ یہہ ہین ۔ **نظم**

سنگ یشب حجر الکرک حجر المحک ذنب الخیل
گلنار و جوز السرو حاشا حصرم مخ و مصل
بزر الورد جار النہر توآج خمان صغیر
ریباس وساج و فوفل کچنار وبن کشنیز تر
کشک پنیر و حصرم و خرنوب نبطی و عدس
قشر فستق قشر بیض و بارتنگ لولو و بسل
اشنت و حب الآس و رامک کاکنج کرم و عقیق
نیگ دار غاموئی اسفنداج اقاقی ای رفیق
لوساخیس و کبر مذربات حامض و مہا
ایرا فاردن طین مختوم وکویٹ ای باصفا
کمرک و تیج دو لیک و ظفر فقط ہذا القیاس
بارد و یابس بدرجہ دوم ایہا رشناس

حکیم اب پہلے درجہ مین بارد اور
دوسرے درجہ مین یابس جو ادویہ ہین
اونکا حال سنئے ۔ **نظم**

آس اثل اسریج و ہلیلہ تسدد بلوط و حنا
جاورس و حماض وخس طلع و عفص وطرفا
عوسج و نیم و کمثری حامض بلیلہ و بہ ترش
خربوب بستانی بنفشہ قرطاس غیرا
طین الارمنی طین طوطیا اسوغ بربری
بارد اول درجہ و یابس در دوم نگری

اختری بیگم حیران تہی کہ حکیم صاحب
کیا بک رہے ہین اور نواب کون ہین۔

حکیم اور سنئے ۔ **نظم**

اشنہ و کشنیز خشک و صندل قرن البقر
آملہ و سندر لطس سج و گزمازج نگر
جبجبو طلق و طباشیر و غنظم مغنیسیا
در دوم بارد و سوم یابس ست ای باصفا

نواب ماشاء اللہ اپکو تمامی ادویہ کا
مزاج بر زبان ہے۔

حکیم حضور اوایل مین مخزن کو حفظ
کیا تہا۔

فتنہ دبلے دانتون پہر دواؤ فروش کے

لڑکے ہین کچہہ ہنسا ہے۔

حکیم چپ مردک بڑا گدہا کہین کا

اشتہ خداوند بیے ناحق کا سوت مین

گہسیٹ تے ہین بڑے توحضو رہین۔

نواب بیٹے چپ رہو کیا گستاخی کرتے ہو۔

حکیم آپنے دیکہے مغز چلا ہے اسکو

قطرب ہے۔ اور سنئے۔ **نظم**

آبنوس ابزار دابہل اثلق وسعد تگر

اسطوخودوس ایرسا بلسان بہمن بحیفر

قاقلہ الخیدان و بادنجان حس حب البقر

بستاج آبیل واسحیص وبرگ حجر البقر

سوسن و برنوف وبزداق وبکان گندنا

تلبج وخزران ودیناقوس وجح فاذ انیا

حب راس جوزقی لبا بہ وچار خطا

کاکنج کراث وکندر مصطکے اہی بادفا

موسک وحب الزلم سوید مریم رب السوس

بازنگ راوند وزرنب زنجو رسی فلیقوس

تشا خل دزیت وشبت عنبر خرو علک البطم

صعتر ورزہ قاوطلہ جا کسہ اہی مترم

حرف و با دنجان وشتی ہنگرہ ہیکر مول تر

سنبل الطیب وشکاعی جوز ارقم دان خسر

نارقیصر یاسمن نسرین وشغامی صغیر

قشر اترج انتلہ فودیج و لوفاسے کبیر

موصلی وعود عطاس و ملح کادی وترش

قشر نارنج ودج ترکی وفلفلمو سیس

اذخر وقلیبل ومرزنجوش وناگیسر شک

فلفل احمر وزاج اصفر واسود نمک

یہہ ادویہ درجہ دوم مین حار یابس ہین

اتنے مین ایک شخص کالا ہجیکا شیشم کا کندہ کا نکہہ تاکر اہتا آیا اور کہنے لگا حکیم صاحب آپ کا نام سنکر آیا ہون کہ آپ مالش بہت اچہی کرتے ہین مجہکو کل شب سے دیر خصیہ اتر آیا ہے درد کی بہت شدت ہے یہہ دوائی حاضر ہے ذرا مالش کرکے درست کردیجئے

حکیم نہایت ترش رو ہوکر نکالدو یہہ حرامزادے کو مجہکو کوئی حجام یا جراح

مقرر کیا ہے ۔

نواب حکیم صاحب ذرا مکان تک تکلیف فرمائیے بچہ کا مزاج علیل ہے

حکیم حاضر ہوا یہہ کہکر حجرہ مین گئے جبہ پہن لیا دستار سر پر رکہے باہر نکلے دیکہا کہ ایک جہنکا پُرانا کہڑا ہوا ہے جاہتے تہے کہ سوار ہون فورًا نوابصاحب مصنوعی نے سامنے اگر ٹوپی آتار کر سلام کیا اور کہا خداوند بیرا انعام ہوا ہے فدوی کو قلمون بہر دیا ہے سرکار نے میان فتنہ کے ذریعہ سے بلوایا تہا غلام نوابصاحب کی نقل لیکر حاضر ہوا ۔

حکیم صاحب پہلے تو متحیر ہوئے پہر اپنی تجویز پر منفعل اور خجل ہوئے ناچار پہر ازمنت ایکروپیہ پہر دیبہ کو دیکر ٹالا اور کسی دوست کے مکان کو چلے گئے اور میر فتنہ نے کہا چہٹا اخترپی لے آکو جز دیا یہہ کیفیت سنکر اختری کیفیت ہنسی کے بل پڑ گئے ۔

احادیث صحیح

مولانا ۔ صاحبزادے اگر احادیث صحیحہ عبادات و معاملات مین ہر مسئلہ کے متعلق یاد ہون تو دو دو احادیث صحیح بیان کیجئے خالی از منفعت و ثواب نہوگا

شہریار آپ سوال فرمائیے کمترین عرض کرتا ہے ۔

مولانا ۔ ایمان کے متعلق فرمائیے

شہریار وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ذَاتَ یَوْمٍ اِذْ طَلَعَ عَلَيْنَا رَجُلٌ شَدِيْدُ بَيَاضِ الثِّيَابِ شَدِيْدُ سَوَادِ الشَّعْرِ لَا يُرٰی عَلَيْهِ اَثَرُ السَّفَرِ وَلَا يَعْرِفُهٗ مِنَّا اَحَدٌ حَتّٰی جَلَسَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَسْنَدَ رُكْبَتَيْهِ وَوَضَعَ كَفَّيْهِ عَلٰی فَخِذَيْهِ وَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اَخْبِرْنِیْ عَنِ الْاِسْلَامِ قَالَ الْاِسْلَامُ اَنْ تَشْهَدَ اَنْ لَّا اِلٰهَ

الا الله وان محمدا رسول الله
وتقيم الصلوة وتؤتي الزكوة
وتصوم رمضان وتحج البيت
ان استطعت اليه سبيلا
قال صدقت فعجبنا له يسئله
ويصدقه قال فاخبرني عن
الايمان قال ان
تؤمن بالله وملئكته وكتبه
ورسله واليوم الاخر وتؤمن
بالقدر خيره وشره قال
صدقت قال فاخبرني عن
الاحسان قال ان تعبد الله
كانك تراه فان لم تكن تراه
فانه يراك قال فاخبرني عن
الساعة قال ما المسئول عنها
باعلم من السائل قال فاخبرني
عن اماراتها قال ان تلد الامة
ربتها وان ترى الحفاة العراة
العالة رعاء الشاء يتطاولون

في البنيان قال ثم انطلق فلبثت
مليا ثم قال لي يا عمر اتدري
من السائل قلت الله ورسوله
اعلم قال فانه جبرائيل اتاكم
يعلمكم دينكم رواه مسلم
ورواه ابو هريرة مع اختلاف
وفيه اذا رايت الحفاة العراة
الصم البكم ملوك الارض في
خمس لا يعلمهن الا الله ثم قرء
ان الله عنده علم الساعة
وينزل الغيث ويعلم ما في
الارحام الاية متفق عليه

ترجمہ روایت ہے عمر ابن الخطاب
رضی اللہ تعالی عنہ سے کہا اوس اثنا
مین جو ہم نزدیک رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے تھے ایک روز ناگاہ پیدا
ہوا ایک مرد اور آیا ہمارے پاس
نہایت سفید لباس اور سیاہ بالون والا
دیکھا نہین جاتا تھا اوسپر نشان سفر کا

حالانکہ نہین پہچانتا تہا کوئی اسکو ہمارے
یہان تک کہ بیٹہا آکے آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے پاس تکیہ دیا اسنے ہر دو
زانو کو آنحضرت کے دو زانوی مبارک
سے اور رکہا وہ مرد دونون کف دست
اپنے آنحضرت کے رانہاے شریف
پر اور کہا ای محمد خبر دیجیے مجکو حقیقت
سے اسلام کے فرمایا حضرت نے اسلام
یہہ ہے کہ گواہی دیوے تو کہ نہین ہے
کوئی معبود بحق مگر خدا اور تحقیق محمد بہیجا
ہوا خدا کا ہے اور قایم رکہہ نماز کو اور
دے زکوۃ کو اور روزہ رکہہ ماہ رمضان
مین اور ادا کر مناسک حج کو اگر قدرت
رکہتا ہے طرف اوس راہ کے کہا اوس
مردنے سچہہ فرمایا آپ نے یا رسول اللہ
پس متعجب ہوے حال سے اوس مرد
کے کہ پوچہتا ہے حضرت سے پہر اوسکی
تصدیق بہی کرتا ہے پہر کہا اس مردنے
خبر دیجئے ایمان سے فرمایا کہ ایمان

لاوے تو خدا پر اور فرشتون پر اور
کتابون پر اور پیغمبر پر اور آخرت پر اور
ایمان لاوے تو کہ خدا پر کہ تمام چیزونکے
کو نیک اور بد کو ازل مین مقرر اور تقدیر
کیا ہے کہا اوس مردنے سچہہ فرمایا آپنے
پہر کہا خبر دیجے مجہکو احسان سے فرمایا
آپنے احسان یہہ ہے کہ عبادت خدا تعالی کی
کی ایسی کر کہ گویا تو دیکہتا ہے اوسکو
پہر اگر نہین ہے تیرا ایسا حال کہ دیکہے
تو اسکو ایسے یقین سے عبادت کر کہ وہ
تجہے دیکہہ رہا ہے - پہر کہا خبر دیجئے
مجکو قیامت کے وقت سے - فرمایا کہ
نہین ہے مسئول سائل سے داناتر پہر
کہا خبر دیجئے علامات قیامت سے
فرمایا یہہ ہے کہ جنے لونڈی اپنے مربی کو
اور دیکہے گا برہنہ پایان برہنہ تنان بکریان
چرانے والے زیادتی کرنے والے ایک
دوسرے پر بنیا دون مین کہا حضرت
عمرنے پس چلا گیا وہ مرد پس دیر کیا

مین نے زمان دراز تک پہر فرمایا آنحضرت
نے ای عمر کیا جانتا ہے تو کون سایل کہا
مین نے خدا اور اوسکا رسول دانا تر ہے۔
فرمایا پس یہہ سایل جبرائیل تھا آیا تھا
اسی حالت مین کہ تعلیم کرے تمکو دین تمہا
روایت کیا اسکو مسلم نے ۔ اور روایت
کیا اس حدیث کو ابوہریرہ نے اسی
اختلاف سے جو حدیث عمر سے رکہتی ہے
اور حدیث ابوہریرہ مین ہے کہ جب
دیکھے تو برہنہ پایون اور برہنہ تنون اور
بہرون اور گنگون کو معاف ملک جا
اور علم قیامت دس پانچ خزانون سے
ہے کہ نہین جانتا ہے اونکو بجز خدا کے
پہر پڑہا آنحضرت نے اِنَّ اللّٰہَ عِنْدَہٗ
عِلْمُ السَّاعَۃِ یعنی تحقیق کہ اللہ کے
پاس ہے علم قیامت کا وَیُنَزِّلُ
الْغَیْثَ اور علم باران کا وَیَعْلَمُ
مَا فِی الْاَرْحَامِ الاٰیۃ اور علم اوس
چیز کا جو پیٹ مین زن حاملہ کے ہے
آخر آیت تک یہہ حدیث متفق علیہ ہے

وعن ابن عمر قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
بُنِیَ الْاِسْلَامُ عَلٰی خَمْسٍ شَهَادَةِ
اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ
وَرَسُوْلُهٗ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَاءِ
الزَّكٰوةِ وَالْحَجِّ وَصَوْمِ رَمَضَانَ
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ **ترجمہ** روایت
ہے ابن عمر سے کہا کہ فرمایا پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے بنایا گیا ہے گھر
مسلمانی کا پانچ چیز پر اول گواہی دینا
ہے اوپر وحدانیت خدا تعالی اور
پیمبری محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دوم
قایم کرنا نماز کا سوم دینا زکوۃ کا چہارم
حج کرنا پنجم روزہ رکہنا ماہ رمضان کا
یہہ حدیث متفق علیہ ہے ۔

مولانا علامات نفاق کے بیان
مین کہیے ۔
شہریار سنیے ۔

عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اجتنبوا السبع الموبقات قالوا یا رسول اللہ وما ھن قال الشرک باللہ والسحر وقتل النفس التی حرم اللہ الا بالحق واکل الربوا واکل مال الیتیم والتولی یوم الزحف وقذف المحصنات الغافلات المومنات متفق علیہ ترجمہ

روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پرہیز کرو سات سے جو ہلاک کرنے والے ہین عرض کیا صحابہ نے یا رسول اللہ کیا چیز ہین وہ سات فرمایا شرک لانا خدا کے ساتھ اور جادو کرنا اور مار ڈالنا اوس نفس کا جو حرام کیا ہے خدا نے مگر بحق اور سود کہانا اور یتیم کا مال کہا جانا اور پیٹ دینا روز جنگ سے اور بہتان اور گالی دینا زنان پارسا کو غافل

بدکرداری سے مسلمانون کو یہہ حدیث متفق علیہ ہے ۔ وعن عبد اللہ بن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اربع من کن فیہ کان منافقا خالصا ومن کانت فیہ خصلۃ منھن کانت فیہ خصلۃ من النفاق حتی یدعھا اذا ائتمن خان واذا حدث کذب واذا عاھد غدر واذا خاصم فجر متفق ترجمہ

روایت ہے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چار خصلت ہین جس شخص مین کہ ہوین یہہ چار خصائل وہ شخص منافق خالص ہے اور جسمین ہووے ایک خصلت ان چار سے پس اوس مین ایک خصلت نفاق سے ہے یہان تک کہ چہوڑ دیوے اسکو اجب امانت سپرد کیجاوے خیانت کرے اور جب سخن کہی

جھوٹ بولے اور جب عہد باندھے توڑ ڈالے
اور جب لڑائی کرے سرکشی کرے یہہ
حدیث متفق علیہ ہے ۔

مولانا وسوسے کے متعلق فرماتے ہیں

شہریار عن ابی ھریرۃ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ۔ إِنَّ اللهَ تَجَاوَزَ عَنْ
أُمَّتِیْ مَا وَسْوَسَتْ بِهٖ صُدُوْرُهَا
مَا لَمْ تَعْمَلْ بِهٖ أَوْ تَتَکَلَّمْ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ

ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ
رضی اللہ عنہ سے کہا کہ فرمایا پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق کہ خدا تعالی نے
نے درگزر فرمایا ہے میری امت سے
جو چیز کہ وسوسہ کی ساتھ اونکے سینے
انہون کے جبتک کہ عمل نکیا ساتھ اوس
چیز کے یا نکہا ۔ یہہ حدیث متفق علیہ ہے

وعنہ قَالَ جَاءَ نَاسٌ مِنْ
أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ إِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
فَسَأَلُوْهُ إِنَّا نَجِدُ فِیْ أَنْفُسِنَا مَا
یَتَعَاظَمُ أَحَدُنَا أَنْ یَتَکَلَّمَ بِهٖ
قَالَ أَوَ قَدْ وَجَدْتُمُوْهُ قَالُوْا نَعَمْ
قَالَ ذَاكَ صَرِیْحُ الْإِیْمَانِ رَوَاهُ
مُسْلِمٌ

ترجمہ روایت ہے
اونہین ابی ہریرہ سے کہا کہ آئی ایک
جماعت اصحاب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وسلم سے طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کے پس سوال کیا اونہون نے آنحضرت
سے تحقیق کہ پاتے ہین ذاتون مین اپنے
وسوسہ اس وہ ایسی چیز ہے کہ برا سخت
سمجھتا ہے ہر ایک ہماری سی یہہ کہ کہی
اوسکو فرمایا تحقیق پاتے ہو تم اسکو
عرض کیا ہان فرمایا یہہ محض ایمان ہے
روایت کیا اسکو مسلم نے ۔

مولانا تقدیر پر ایمان لانے کے
بیان مین فرماتے ۔

شہریار عن
عبد اللہ بن

عمر وقال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کتب اللہ مقادیر الخلائق قبل ان یخلق السمٰوات والارض بخمسین الف سنۃ قال وکان عرشہ علی الماء رواہ مسلم **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ لکھا خدا تعالی مقادیر خلائق کو آگے پیدا کرنے آسمانوں اور زمینوں کے پچاس ہزار برس فرمایا تھا عرش خدا کا پانی پر روایت کیا اسکو مسلم نے **عن ابی ھریرۃ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احتج آدم و موسیٰ عند ربھما فحج آدم قال موسیٰ انت آدم الذی خلقک اللہ بیدہ ونفخ فیک من روحہ و اسجد لک ملٰئکتہ واسکنک فی جنتہ ثم اھبطت الناس

بخطیئتک الی الارض قال آدم انت موسیٰ الذی اصطفیک اللہ برسالتہ وبکلامہ واعطاک الالواح فیھا تبیان کل شیء و قربک نجیا فبکم وجدت اللہ کتب التوراۃ قبل ان اخلق قال موسیٰ باربعین عاما قال آدم فھل وجدت فیھا وعصیٰ آدم ربہ فغویٰ قال نعم قال افتلومنی علی ان عملت عملا کتبہ اللہ علی ان اعملہ قبل ان یخلقنی باربعین سنۃ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فحج آدم موسیٰ رواہ مسلم **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مباحثہ کئے آدم اور موسیٰ اپنے پروردگار کے پاس پس غالب آئی حجت آدم کی۔ کہا موسیٰ علیہ السلام نے تو وہ آدم ہے

کہ پیدا کیا تجکو خدا اپنی دست قدرت سے
اور پہونکا تجہہ مین اپنی روح سے اور
سجدہ کر دیا تجکو خاص اپنے فرشتون
سے اور رکہا تجکو اپنے بہشت مین پہر نیچے
اُتارا تجہہ آدم کو بسبب گناہ کے زمین پر جو تونے
کیا۔ کہا آدم نے تو وہ موسیٰ ہے کہ قبول
فرمایا خدا تعالی نے تجہکو اپنی پیغمبری اور
کلام کرنے مین اور عطا کیا تجہکو تختیان
کہ بیان ہے ہر چیز کے اور نزدیک
کیا تجکو راز کہنے والا پس کہہ کہ سات
کتنی مدت کے پایا خدا تعالی کو کہ لکہا
توریت کو پیشتر اوس سے کہ پیدا کئے
جاوین ہم۔ کہا موسیٰ نے چالیس برس
کہا آدم نے کہ آیا پایا تو توریت مین کہ
گناہ کیا آدم نے اپنے پروردگار کا پس
گم کیا راہ کو۔ کہا موسیٰ ہان پایا مین نے
کہا آدم نے آیا پہر ملامت کرتا ہے تو
مجہکو کہ کہا مین نے ایسے کام کو جو لکہا
خدا تعالی نے مجہپر کہ کرون مین پیشتر اوس
سے کہ پیدا کرے مجہکو چالیس سال
پہر فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
پس غالب آئے آدم موسیٰ علیہ السلام
پر روایت کیا اوسکو مسلم نے۔
مولانا اعتصام بالکتاب والسنت
مین بیان کیجئے۔
شہریار۔ **عن عایشہ**
رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صلی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اَحْدَثَ
فِیْ اَمْرِنَا ھٰذَا مَا لَیْسَ مِنْہُ فَھُوَ
رَدٌّ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ **ترجمہ** روایت
ہے عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے
کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے جس نے کہ نو پیدا کیا ہمارے دین
مین کوئی چیز نئی جو نہین ہے اوس سے
پس وہ چیز مردود ہے یہہ حدیث
متفق علیہ ہے۔ **عن جابر**
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ خَیْرَ الْحَدِیْثِ

كِتَابُ اللّٰهِ وَخَيْرُ الْهَدْيِ هَدْيُ
مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَرُّ الْاُمُوْرِ
مُحْدَثَاتُهَا وَكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ
رَوَاهُ مُسْلِمٌ **ترجمہ** روایت
ہے جابر رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا پیغمبر
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ میں بعد
حمد و نعت کے پس بہترین سخنان کتاب
خدا ہے اور بہترین طریقہ محمدی ہے
صلی اللہ علیہ وسلم اور بدترین چیزونکا
وہ ہے کہ نو پیدا کیا گیا ہے اور سر بدعت
سبب گمراہی کا ہے روایت کیا اسکو
مسلم نے ۔
مولانا فضائل علم اور عالم میں بیان
کیجیئے ۔

شہر ۔ عن ابی امامۃ الباہلی ۔ قَالَ ذُكِرَ لِرَسُوْلِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلَانِ
اَحَدُهُمَا عَابِدٌ وَالْاٰخَرُ عَالِمٌ
فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَضْلُ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ وَالْاٰخَرُ
عَالِمٌ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِيْ عَلٰى اَدْنَا
كُمْ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰئِكَتَهٗ
وَاَهْلَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ حَتّٰى
النَّمْلَةَ فِيْ جُحْرِهَا وَحَتَّى الْحُوْتَ
لَيُصَلُّوْنَ عَلٰى مُعَلِّمِ النَّاسِ الْخَيْرَ
رواہ الترمذی **ترجمہ**
روایت ہے ابی امامۃ الباہلی رضی اللہ
عنہ سے کہا کہ ذکر کیا گیا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم سے واسطے دو مرد کے
ایک اون دو مرد سے عابد تھا دوسرا
عالم پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے بزرگی عالم کی اوپر عابد کے مانند
بزرگی میرے کے ہے اوپر ادنی تمہارے
کے پھر فرمایا آنحضرت نے تحقیق کہ خدا تعالےٰ
اور فرشتگان اوسکے اور اسمانیان
اور زمینیان چیونٹی تک اپنے سوراخ
میں اور مچھلی تک البتہ درود بھیجتے ہیں

تعلیم کرنے والے خیر مردم کے روایت کیا اسکو ترمذی نے۔ وعن ابی ھریرہ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا مات الانسان انقطع عنہ عملہ الا من ثلثۃ الا من صدقۃ جاریۃ او علم ینتفع بہ او ولد صالح یدعو لہ رواہ مسلم۔ ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب مرتا ہے آدمی کٹ جاتا ہے اوس سے ہر عمل جو کرتا ہے مگر تین ایک اوس سے صدقہ جاریہ ہے یا علم کہ نفع لیا جاوے اوس سے یا فرزند نیک کردار کہ دعا کرے اسکو روایت کیا اسکو مسلم نے۔

مولانا علم بے عمل اور علمائے شرار کے باب میں فرمائے۔ شہریار۔ عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثل علم لا ینفع بہ کمثل کنز لا ینفق منہ فی سبیل اللہ رواہ احمد والدارمی ترجمہ روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مثال ایسی علم کی کہ نفع نہیں لیا جاتا ہے اوس سے مانند مال اوس خزانہ کے ہے جو دیا نہیں جاتا ہے اوس سے راہ خدا میں روایت کیا اسکو احمد اور دارمی نے وعن ابی الدرداء ان من اشر الناس عند اللہ منزلۃ یوم القیمۃ عالم لا ینتفع بعلمہ رواہ الدارمی ترجمہ مروی ہے ابی درداء سے کہا تحقیق تمام بدترین لوگوں سے خدا تعالے کے پاس قیامت کے دن وہ عالم جو نفع نہیں اٹھاتا ہے اپنے علم سے روایت کیا اسکو دارمی نے۔

مولانا فضیلت مسواک مین فرماے -
شہریار عن عایشہ رضی اللہ عنہا
قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم السواک مطھرۃ للفم مرضاۃ
للرب رواہ الشافعی واحمد الدارمی
والنسائی وروی البخاری فی
صحیحۃ بلا اسناد - ترجمہ
مروی ہے عایشہ رضی اللہ عنہا سے
کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
کہ مسواک پاک کرنیوالی ہے خاص دہن
کو اور راضی کرنیوالی پروردگار کی روایت
کی اسکو شافعی اور احمد اور دارمی اور
نسائی نے اور روایت کی بخاری نے
اپنی صحیح مین بلا اسناد و عنھا
قالت قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم تفضل الصلوۃ التی
یستاک علی الصلوۃ التی لا یستاک
لھا سبعین ضعفا رواہ البیھقی
فی شعب الایمان ترجمہ

روایت ہے عایشہ رضی اللہ عنہا سے
کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے زیادہ ہوتا ہے ثواب اوس نماز مین
جسمین مسواک کیجاتی ہے اور اوس نماز سے
جسمین مسواک نہین کیجاتی ستر برابر روایت
کی ہے بیہقی نے شعب الایمان مین -
مولانا فضیلت نماز مین فرماتے -
شہر - عن ابی مسعود رضی
اللہ تعالی عنہ قال سألت النبی
صلی اللہ علیہ وسلم ای الاعمال
احب الی اللہ قال الصلوۃ لوقتھا
قلت ثم ای قال بر الوالدین قلت
ثم ای قال الجھاد فی سبیل اللہ
قال حدثنی بھن ولو استزدتہ
لزادنی متفق علیہ ترجمہ روایت
ہے ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ سے
کہا کہ پوچھا مین نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے کہ کونسا عمل اعمال سے
محبوب تر ہے نزدیک خدا تعالی کے

فرمایا نماز ادا کرنا اول وقت مین پھر عرض
کیا پھر کونسا فرمایا نیکی کرنا ماں باپ سے
عرض کیا پھر کونسا فرمایا جنگ کرنا کافرون سے
راہ خدا مین کہا ابن مسعود نے حدیث
کہا آنحضرت نے سات اس اعمال کے اگر
زیادہ طلب کرتا آنحضرت سے البتہ زیادہ
فرماتے یہہ حدیث متفق علیہ ہے ۔
وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی
عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلصَّلٰوةُ الْخَمْسُ وَالْجُمُعَةُ
وَرَمَضَانُ اِلٰی رَمَضَانَ مُكَفِّرَاتٌ
لِمَا بَیْنَهُنَّ اِذَا اجْتُنِبَتِ الْكَبَائِرُ
رَوَاهُ مُسْلِمٌ **ترجمہ** روایت ہے ابی
ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ فرمایا پیغامبر
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پانچون نمازین
ہر روز کی اور نماز جمعہ کی دوسرے جمعہ تک
اور روزہ رمضان کا دوسرے رمضان تک
محو کرنے والے ہین گناہون کے جو درمیان
مین واقع ہوتے ہین انہو کے جبکہ پرہیز کرے

کبیرہ گناہون سے روایت کی اسکو مسلم نے
مولانا ترک نماز کی برائی مین فرماتے
ہین - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِیْقٍ
رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ كَانَ اَصْحَابُ
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
لَا یَرَوْنَ شَیْئًا مِنَ الْاَعْمَالِ تَرْكُهٗ
كُفْرٌ غَیْرَ الصَّلٰوةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ
ترجمہ روایت ہے عبداللہ بن شقیق رضی
اللہ عنہ سے کہا کہ تھے اصحاب رسول اللہ کے اعتقاد
نہین کرتے تھے کسی عمل کو کہ ترک کرنا اسکا کفر
ہووے سواے نماز کے روایت کیا اسکو ترمذی
نے وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ اَوْصَانِیْ خَلِیْلِیْ
اَنْ لَّا تُشْرِكَ بِاللّٰهِ شَیْئًا وَّاِنْ قُطِّعْتَ
وَحُرِّقْتَ وَلَا تَتْرُكْ صَلٰوةً مَّكْتُوْبَةً
مُتَعَمِّدًا فَمَنْ تَرَكَهَا مُتَعَمِّدًا فَقَدْ
بَرِئَتْ مِنْهُ الذِّمَّةُ وَلَا
تَشْرَبِ الْخَمْرَ فَاِنَّهَا مِفْتَاحُ كُلِّ
شَرٍّ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ **ترجمہ**
روایت ہے ابی ذر سے کہا کہ وصیت کیا مجھ

مجکو دوست میرا کہ شریک نکر خداتعالی کے
ساتھ کسی کو اگرچہ ٹکڑے ٹکڑے کیا جاوے
اور جلایا جاوے اور ترک نکر نماز فرض کو
دیدہ و دانستہ پس جس نے ترک کیا نماز
فریضہ کو دیدہ و دانستہ پس بیزار ہوا
اوس سے عہد مسلمانی اور نہ پی شراب کو
پس تحقیق کہ وہ کنجی تمام بدی کی ہے روایت
کی ابن ماجہ نے ۔

مولانا ۔ فضیلت تعجیل الصلوٰۃ مین فرمانے
شہر ۔ عَنْ اِبْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اَلْوَقْتُ الْاَوَّلُ مِنَ الصَّلٰوةِ رِضْوَانُ
اللّٰهِ وَالْوَقْتُ الْاٰخِرُ عَفْوُ اللّٰهِ رَوَاهُ
التِّرْمِذِيُّ ترجمہ روایت ہے ابن
عمر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ فرمایا پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے اول وقت نماز سے
سبب خدا تعالی کی رضامندی کا ہے اور
آخر وقت باعث عفو کا روایت کی اسکو
ترمذی نے ۔ وَعَنْ عَلِيٍّ اَنَّ النَّبِيَّ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا عَلِيُّ
ثَلٰثٌ لَا تُؤَخِّرْهَا الصَّلٰوةُ اِذَا اَتَتْ
وَالْجَنَازَةُ اِذَا حَضَرَتْ وَالْاَيِّمُ
اِذَا وَجَدْتَ لَهَا كُفْوًا رَوَاهُ
التِّرْمِذِيُّ ترجمہ روایت ہے
حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے تحقیق کہ نبی
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ای علی تین
چیزین ہین کہ توقف نکر اوس مین ایک اوس سے
نماز ہے جب وقت آوے دوسری جنازہ
ہے جب حاضر ہووے تیسری زن بے شوہر
جب پاوے تو اسکے لئے کفو روایت کی
اوسکو ترمذی نے ۔

مولانا ۔ فضیلت اذان مین فرماتے ہین
شہر ۔ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ
رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَسْمَعُ مَدٰى
صَوْتِ الْمُؤَذِّنِ جِنٌّ وَّلَا اِنْسٌ
وَلَا شَيْءٌ اِلَّا شَهِدَ لَهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ترجمہ روایت ہے

ابی خدری رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سنتے ہین غایت آواز موذن کو نہ جن نہ انس نہ کوئی شی مگر یہ کہ گواہی دیتا ہے واسطے اوسکے قیامت کے روز روایت کی اوسکو بخاری نے وَعَنْ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اَطْوَلُ النَّاسِ اَعْنَاقًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

ترجمہ مروی ہے معاویہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ سنا ہون مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے موذنان قیامت کے روز گردن دراز رہینگے لوگون سے روایت کی اسکو مسلم نے۔

مولانا - درود شریف کی فضیلت مین فرمائے -

شعر - عَنْ انس رضی اللہ تعالیٰ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلٰوةً وَاحِدَةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ عَشْرَ صَلَوَاتٍ وَحُطَّتْ عَنْهُ عَشْرُ خَطِيْئَاتٍ وَرُفِعَتْ لَهُ عَشْرُ دَرَجَاتٍ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ

ترجمہ روایت ہے انس سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ درود بھیجے میرے پر ایکبار بھیجتا ہے خدا تعالی اوس پر دس بار درود کے اور گرا دیتے جاتے ہین اوس سے دس گناہ اور بلند کیا جاتا اوسکو دس درجے طرف نزدیکی حقتعالی کے روایت کی اوسکو نسائی نے - وَعَنْ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْلَى النَّاسِ بِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَكْثَرُهُمْ عَلَيَّ صَلٰوةً رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

ترجمہ روایت ہے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہا کہ فرمایا پیمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نزدیک ترین آدمیون سے میرے وہ شخص ہوگا قیامت کے دن

جو زیادہ ہوگا میرے پر درود پڑھنے والا
روایت کیا اسکو ترمذی نے ۔
مولانا ۔ فضیلت ذکر مین فرمائے
شہر عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
مَنْ سَبَّحَ اللّٰہَ دُبُرَ کُلِّ صَلٰوۃٍ ثَلٰثًا
وَّثَلٰثِیْنَ وَکَبَّرَ اللّٰہَ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِیْنَ
فَتِلْکَ تِسْعَۃٌ وَّتِسْعُوْنَ وَقَالَ
تَمَامَ الْمِائَۃِ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ
لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ
وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ غُفِرَتْ خَطَایَاہُ
وَاِنْ کَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ رَوَاہُ
مُسْلِمٌ **ترجمہ** روایت ہے
ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص
سبحان اللہ کہے پیچھے ہر نماز فریضہ کے
۳۳ بار اور الحمد للہ کہے ۳۳ بار اور اللہ اکبر
کہے ۳۳ بار پس مجموعہ اسکا نودونہ بار
ہوتے ہین اور کہے واسطے تمام کرنے عدد

سو کی یہہ کلمہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ
لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَ
ھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ بخشے جاتے ہین
گناہان اوسکے اگرچہ مانند کف دریا کے
ہون روایت کیا اسکو مسلم نے وَعَنْ
کَعْبِ بْنِ عُجْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُعَقِّبَاتٌ
لَا یَخِیْبُ قَائِلُھُنَّ اَوْ فَاعِلُھُنَّ
دُبُرَ کُلِّ صَلٰوۃٍ مَّکْتُوْبَۃٍ ثَلٰثٌ وَ
ثَلٰثُوْنَ تَسْبِیْحَۃً وَّثَلٰثٌ وَّثَلٰثُوْنَ
تَحْمِیْدَۃً وَّاَرْبَعٌ وَّثَلٰثُوْنَ تَکْبِیْرَۃً
رَوَاہُ مُسْلِمٌ **ترجمہ** روایت
ہے کعب ابن عجرۃ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ
فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بعضے
معقبات ہین کہ نومید نہین کیا جاتا ہے
کہنے والا اون کلمات کا کرنے والا اونکا
پیچھے ہر نماز فریضہ کے تینتیس بار سبحان اللہ
کہنا اور ۳۳ بار الحمد للہ کہنا اور ۳۴ بار
اللہ اکبر کہنا روایت کیا اسکو مسلم نے

مولانا۔ فضیلت تعمیر مساجد مین فرمائے شہر۔ وَعَنْ اَبِی ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَحَبُّ الْبِلَادِ اِلَی اللّٰہِ مَسَاجِدُھَا وَاَبْغَضُ الْبِلَادِ اِلَی اللّٰہِ اَسْوَاقُھَا رَوَاہُ مُسْلِمٌ ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ فرمایا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوستترین جایون سے شہر کے نزدیک خدا کے مساجد ہین اور دشمن ترین شہرون سے طرف خدا کے بازار ہین اون شہرون کے ہین روایت کیا مسلم نے وَعَنْ عُثْمَانَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ بَنٰی لِلّٰہِ مَسْجِدًا بَنَی اللّٰہُ لَہٗ بَیْتًا فِی الْجَنَّۃِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ ترجمہ روایت ہے عثمان رضی اللہ تعالی عنہ سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے بنا کیا واسطے اللہ کے مسجد بنا کرتا ہے

بنا کرتا ہے خدا تعالی واسطے اوسکے گھر جنت مین متفق علیہ۔

مولانا۔ جماعت کی فضیلت مین فرمائے شہریار۔ عَنْ اَبِی عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلٰوۃُ الْجَمَاعَۃِ تَفْضُلُ صَلٰوۃَ الْفَذِّ بِسَبْعٍ وَعِشْرِیْنَ دَرَجَۃً مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ ترجمہ روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو نماز کہ جماعت کے ساتھ پڑھی جاوے زیادہ ہوتی ہے ثواب مین اوس نماز پر جو تنہا پڑھے ۲۷ درجے متفق علیہ وَعَنْ اُمِّ الدَّرْدَاءِ قَالَتْ دَخَلَ عَلَیَّ اَبُو الدَّرْدَاءِ وَھُوَ مُغْضَبٌ فَقُلْتُ مَا اَغْضَبَکَ قَالَ وَاللّٰہِ مَا اَعْرِفُ مِنْ اَمْرِ اُمَّۃِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ شَیْئًا اِلَّا اَنَّھُمْ یُصَلُّوْنَ جَمِیْعًا رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ۔ ترجمہ روایت ہے

ام درداء سے کہا آیا میرے پاس ابو درداء حالانکہ غضب مین آیا ہوا تھا پس کہا مین نے کیا چیز غضب مین لائی ہے پس کہا کہ خدا کی قسم نہین جانتا ہون مین کام سے امت محمد صلی اللہ علیہ کے کسی چیز کو مگر یہہ کہ نماز ادا کرین جماعت کے ساتھ روایت کیا بخاری نے

نصایح ارجمند و نکات دلپسند

شہریار - قبلہ کچھ نصایح بزرگان دین و نکات و اقوال حکماء کاملین بیان فرمائیے -

مولانا - مناسب ہے فقیر گذارش کرتا ہے سماعت فرمائیے -

نصیحت - اپنے تمام کامونکو کارساز حقیقی کے سپرد کرنا اور ظاہر حتی المقدور سعی و تدبیر کرکے منتظر فضل و کرم کے رہنا صرف تدبیر اور عقل اور قوت اور قدرت پر اعتماد نرکھنا چاہئے

نصیحت اپنے عیب کی اصلاح کرنا دوسرے کی عیب جوئی مین ہرگز نرہنا چاہئے -

نصیحت - دوستون سے لطف اور مہربانی اور دشمنون سے رعایت اور مدارا رکھنا چاہئے تاکہ دوستونکی محبت زیادہ ہو اور دشمن عداوت سے باز آوین **ہ** آسایش دو گیتی تفسیر این دو حرفست ٭ با دوستان تلطف با دشمنان مدارا -

نصیحت علم سے زیادہ شریف کوئی نعمت اور دولت نہین ہے اسکو رذیلون اور نالایقون کو تعلیم کرنا ایسا ہے جیسے گوہر شبچراغ کو کیچڑ مین ڈالنا -

نصیحت دولت کو جسقدر خرچ کرو کم ہوتی ہے اور علم کو جتنا صرف کرو زیادہ ہوتا ہے اسی جاے حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ نے فرمایا ہے

نظم

رَضِیْنَا قِسْمَتَ الْجَبَّارِ فِیْنَا

لَنَا الْعِلْمُ وَلِلْاَعْدَاءِ مَالٌ
فَاِنَّ الْمَالَ يُفْنٰى عَنْ قَرِيْبٍ
وَاِنَّ الْعِلْمَ يُبْقٰى لَا يَزَالُ

نصیحت - مکروہات زمانہ پر صبر کرنا چاہیئے اور کشایش اور نعمت پر شکر کیونکہ صبر سے دریاے رحمت الہی جوش مین آتی ہے اور شکر کرنے سے نعمت زیادہ ہوتی ہے -

نصیحت کسی کے دلکو بہیوجہہ دکھانا نہ چاہیئے کیونکہ دل کا دکھانا کعبہ کے ڈھانے کے برابر ہے

ع

در راہ خدا دو کعبہ آمد منزل ؛
یک کعبۂ صورت است و یک کعبۂ دل ؛
تا بتوانی طواف دلہا کن ؛
کافزون ز ہزار کعبہ باشد یکدل ؛

نصیحت خدا تعالی کے ذکر سے غافل نرہنا چاہیئے جس کی برکت سے آفات و بلیات دفع ہوتی رہتی ہین اور مقاصد دلی بر آتی ہین کسی حو گی نے

کیا خوب کہا ہے - **دوہرہ**

سُکھ مین ہر کو بھجی نہین اور دُکھ مین بھجی ہر کو ؛
سکھ مین ہر کو بھجی تو دُکھ کاہے کو ہوئے ؛

نصیحت - اپنے کو جو معلوم نہو اوسکے سیکھنے مین ننگ و عار نکرے کیونکہ حضرت غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے شتربان کی ایک مسئلہ مین شاگردی کی

نصیحت کبر و نخوت کو ترک کرنا واجب ہے اور عجز و انکسار اختیار کرنا لازم ہے کیونکہ مقبول باری ہین

نصیحت جس شخص سے اتفاق مصاحبت و مجالست کا نہ پڑا ہو اور اسکی اخلاق کا کامل تجربہ حاصل نہوا ہو اوسکو دوست نہ بنانا چاہیئے

نصیحت راست گفتار نیک کردار کو دوست بنانا چاہیئے کیونکہ محبت دوستان نان اور زبان کی ناپایدار ہے

حکایات دلپسند

عاقل وہ شخص ہے جو خدا تعالی کی یاد سے

کبھی غافل نرہے اور موت کو قریب جانے اور خلق کو نفع پہونچاوے اور مخلوق کی اذیت رسانی کو بھولجاوے۔

نکتہ انسان تین جزو ہے دل اور زبان اور جوارح دل واسطے توحید کے ہے اور زبان واسطے شہادت کے اور ہاتھ پاؤن وغیرہ عبادت کیلئے

نکتہ آدمیان تین گروہ ہین ایک اولیا کہ باطن اونکا ظاہر سے بہتر ہے دوسرے علما کہ ظاہر و باطن اونکا برابر ہے۔ تیسرے جھلا کہ ظاہر اونکا بہتر ہے اونکے باطن سے چار چیزین چار چیزون سے پیدا ہوتی ہین شکر سے زیادتی نعمت کی خاموشی سے سلامتی سخاوت سے سرداری سیاست سے امینی ملک کی۔

نکتہ بہترین صفات بادشاہونکے لئے تین ہین سخاوت شجاعت عدالت

نکتہ جو شخص بے عیب دوست ڈہونڈہے اوسکی دوست کم ہون اور جو دوست کی ادنی خطا پر عتاب کرے اسکی دشمن زیادہ ہون اور جو شخص اپنے نفس کے نفع کو دوستون کے فایدے پر مقدم سمجہے ہمیشہ غمگین رہے

نکتہ جو شخص جہوٹ نکہے اور وعدہ خلاف نکرے اور لوگون کو دکہ نہ دے لوگ اسکو دوست رکھین۔

نکتہ تواضع سے دوستی زیادہ ہوتی ہے اور صبر کرنے سے مراد حاصل ہوتی ہے اور عدل سے حکومت نصیب ہوتی ہے۔

نکتہ دو شخص دشمن ملک اور دین کے ہین پادشاہ بے حلم زاہد بے علم۔

نکتہ شجاعت شجیع کی لڑائی کے روز تجربہ کرنا چاہئے اور دیانت امانت دار کی دین لین کے معاملہ مین اور مہر و فا زوجہ کی ایام فاقہ و تنگدستی مین اور حقیقت دوستونکی نکبت اور فلاکت مین

نکتہ عافیت تین چیز مین ہے عافیت دین کی پرہیز گاری مین ہے اور عافیت مال کی اداے حقوق و رعایت اہل حاجات مین اور عافیت تن کی اعتدال غذا اور جماع مین ۔

نکتہ تین چیزین ہمت کو توڑ دیتی ہین دشمنان کثیر قرض مفرط زوجہ بدمزاج

نکتہ چار چیزین دلیل بزرگی کی ہین علم کو عزیز رکھنا بد کو نیکی سے دفع کرنا غصہ کو روکنا جواب باثواب دینا ۔

نکتہ چار چیزین نادانی کی دلیل ہین اپنے سے زیادہ عقیل سے لڑائی کرنا اور نا آزمودہ پر اعتبار کرنا عورتون کے مکر سے بے فکر رہنا بچون سے صحبت کہنا

نکتہ علم زیور ہے اور نسب جمال جیساکہ زیور جمیل کو خوشنما ہے اوسی طرح علم شریف کو زیبا ہے ۔

نکتہ اقربا اس زمانے کے مانند چشم و ابرو کے ہین باوجود قربت کے ایک دوسرے کو نہین دیکھہ سکتے ۔

نکتہ جب دوستی مستحکم ہو جاتی ہے ادب درمیان مین سے اوٹھ جاتا ہے

نکتہ جس شخص مین یہہ چھ صفتین ہون لایق دوستی کے ہے ۔ اول یہہ کہ جب کسی کے ہنر پر واقف ہو تو مشہور کرے دوم یہہ کہ اپنے دوست کے عیب پر اطلاع پاوے تو پوشیدہ اسکو نصیحت کرے برملا ظاہر نکرے سوم یہہ کہ کسی سے احسان کرے کبھی زبان پر نہ لاوے چہارم یہہ کہ اگر کسی سے اپنے کو نفع پہونچے تمام عمر اوسکا احسان نفراموش کرے پنجم یہہ کہ اگر کسی سے کوئی خطا ہو جاے معاف کر دے اوسکا کینہ ہمیشہ دلمین نرکھے ششم یہہ کہ اگر کوئی عذر کرے قبول

نکتہ چھ چیزین مانع ترقی معاش ہین ۔ اول کاہلی دوم غفلت عورتون سے سوم بیماری دوام چہارم الفت وطن پنجم قناعت ششم خوف ۔

نکتہ دنیا مین تین چیزون سے خوش
گذرتی ہے بے فکری اور تندرستی دولت بھی

نکتہ چار چیزین آدمی کو خراب
کرتی ہین بزرگونکو بخل۔ عالمون کو عجب۔
عورتون کو بے شرمی۔ مردون کو جھوٹ۔

نکتہ آدمی چار قسم کے ہین ایک
لئیم۔ دوسرا بخیل۔ تیسرا سخی۔
چوتھا کریم۔ پس لئیم وہ ہے جو آپ
کھائے نہ دوسرون کو کھانے دے۔
اور بخیل وہ ہے جو آپ کھاے دوسرے
کو نہ دے۔ اور سخی وہ ہے کہ خود بھی کھاے
اور دوسرے کو بھی دے۔ اور کریم
ہے جو آپ نکھاے دوسرے کو کھلاے

نکتہ قدر تین چیز کی تین گروہ جانتے
ہین قدر جوانی کی پیران۔ قدر صحت کی
بیماران۔ اور قدر نعمت کی محتاجان

نکتہ ہر شئے زندہ رہے تک
پاک رہتی ہے مرے پر ناپاک ہوجاتی
ہے مگر نفس امارہ مرکر پاک ہوتی ہے

نکتہ دوستی کے چار درجے ہین
پہلا درجہ وہ ہے کہ دوست دوست کے
گھر کو جاوے اور دوست کو اپنے گھر مین
بلاوے دوسرا درجہ وہ ہے کہ دوست
کے گھر مین خود مہمان رہے اور دوست کو
اپنے گھر مین مہمان رکھے تیسرا درجہ وہ ہے
کہ زر نقد سے دوست کی مدد کرے اگر
دوست بھی کچھ دے تو قبول کرے چوتھا
درجہ یہہ ہے کہ دوست کو صادق جانکر
اپنے راز سے اطلاع دے اور دوست
بھی اپنے راز اس سے بیان کرکے جب
اس مرتبہ کو پہونچی دوستی تمام ہوئی۔

جناب امیر المومنین علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کے اقوال

الزُّهْدُ ثَرْوَةٌ یعنی زہد تو انگری
ہے اسلئے کہ زہد متاع دنیا سے کنارہ
کرنیکے معنی ہین اور وہ مستلزم غنای
نفس ہے اَلْعَفَافُ زِیْنَةُ الْفَقْرِ
باز رہنا منہیات سے زینت درویشی کی

اَلْعَفْوُ زَکوٰۃُ الظَّفَرِ معاف کرنا خطا کا زکوٰۃ فتح مندی کی ہے دشمنون پر اَلصَّبْرُ شَجَاعَۃٌ صبر کرنا شجاعت ہے اَلْمُسَالَمَۃُ خِبَاءُ الْعُیُوْبِ یعنی مصالحہ کرنا چھپانا عیبونکا ہے اَلْقَنَاعَۃُ مَالٌ لَا یَنْفَذُ یعنی قناعت ایسا مال ہے جو فانی نہین ہے اَلْاِعْتِبَارُ مُنْذِرٌ نَاصِحٌ - زمانے کے احوال نیک و بد سے نصیحت لینا ناصح خوف دلانے والا ہے نفس کے لئے اِذَا تَمَّ الْعَقْلُ نَقَصَ الْکَلَامُ جب عقل کامل ہوتی ہے فضول گوئی کم ہو جاتی ہے اَلْآدَابُ حُلَلٌ مُجَدَّدَۃٌ اداب شریعت خلعت تازہ ہین اَلتَّوَدُّدُ نِصْفُ الْعَقْلِ دوستی پیدا کرنا لوگون سے نصف عقل ہے اَشْرَفُ الْغِنٰی تَرْکُ الْمُنٰی بڑی تونگری امیدون کا ترک کرنا ہے اَلْاِسْتِشَارَۃُ عَیْنُ الْهِدَایَۃِ یعنی مشورہ کرنا عین ہدایت ہے اَلْغَالِبُ بِالشَّرِّ مَغْلُوْبٌ یعنی بدیمین غالب

ہونے والا مغلوب ہے اَلْفَقْرُ مَوْتُ الْاَکْبَرِ یعنی درویشی موت اکبر ہے اَلْمُقِلُّ غَرِیْبٌ فِیْ بَلْدَتِہٖ یعنی تھوڑا مال رکھنے والا مسافر ہے اپنے وطن مین اَلْهَمُّ نِصْفُ الْهَرَمِ یعنی غم نصف پیری ہے اَلطَّمَعُ رِقٌّ مُؤَبَّدٌ یعنی طمع غلامی ہے مضبوط اَلْفِکْرُ مِرْآۃٌ صَافِیَۃٌ یعنی فکر ایک آئینہ ہے صاف اَلْبَشَاشَۃُ حِبَالَۃُ الْمَوَدَّۃِ یعنی خوشخوئی دام محبت ہے اَشَدُّ الذُّنُوْبِ عِنْدَ اللّٰهِ مَا اسْتَهَانَ بِہٖ صَاحِبُہٗ کبیرہ گناہ خدا تعالے کے پاس وہ ہے جو سہل سمجھے صاحب اوسکا

اقوال حکماء

سقراط - تین کام فاضلترین اعمال ہین - دشمن کو دوست بنانا - جاہل کو تعلیم کرنا فاسق کو پند و نصیحت کرنا کسی نے اوس سے سوال کیا کہ نزدیک تر کیا چیز ہے اور دور تر کیا چیز ہے

اور کس شخص سے محبت رکھنا چاہئے اور
عجیب تر کون چیز ہے کہا نزدیک تر موت ہے
اور بعید تر امیدین اور عجیب تر وہ عاقل
ہے جو ناکامی سے تاسف کرے یہہ حکیم مرتے
وقت اپنے شاگردون سے وصیت
کر گیا کہ ان نصایح کو یاد رکھو اور اسپر عمل
کرو اول یہہ کہ قناعت اختیار کرو اور
حرص و ہوا کو چھوڑ دو دوم یہہ کہ کشایش
روزی اور فراغت کیوقت شکر الہی
بجالاؤ اور تنگی معاش اور تکلیف کی حالتمین
صبر و اسلئے کہ صبر کنجی ہے کشایش کی
سوم یہ کہ وقت ظہور حادثے کے اپنے دلکو
مضبوط رکھو کیونکہ استقلال سے کام بخوبی
انجام پاتے ہین چہارم یہ کہ چھوٹے کام کو حقیر
نہ سمجھو اسلئے کہ ہر کام جب اپنے کمال کو پہونچتا
ہے کمال اور بزرگی رکھتا ہے پنجم دوستان
مخلص کی تربیت سے غافل نہ رہنا چاہئے
ششم دوستون سے ایکدم اظہار محبت کرنا
چاہئے کیونکہ جسوقت تم سے کبھی وے پھرینگے
آزردہ اور بددل ہو جاوینگے ہفتم اپنے
زبان کو کلام فضول اور بیہودہ سے بچاؤ تا
کسی سے نوبت جنگ و جدل کی نہ پہونچے
وله موت مانند اوس تیر کے ہے جو
کمان سے کھینچکر چھوڑا جاوے اور زندگی
تیر سے پہونچنے تک کے توقف کا نام ہے
وله فرحت جلد جانیوالی ہے اور دیر
سے آنیوالی اور رنج جلد آنیوالا ہے اور دیر تک
رہنے والا جو شخص عفت اور پرہیزگاری
نرکھتا ہو عقل مین اوسکے نقص ہے۔ اور
کہا محبوب خدا وہ شخص ہے کہ جب برے خیال
اوسکے دلمین گذرین تو عقل کے زور سے
اسکو رد کرے اور کہا ایمان اور حکمت
خدا تعالی کے نزدیک جدا نہین اور کوئی
شخص عادل نہین ہوسکتا جبتک کہ اوسکی
دلمین خوف خدا نہو اور بہترین صفات
انسان کیواسطے تحصیل کرنا مال حلال
کا ہے کسب حلال سے اور صرف کرنا مستحقون
اور مساکین پر اور غصہ کے وقت اپنی زبانکو

روکنا فحش کہنے سے اور ہاتھ کو روکنا ایذارسانی سے یحییٰ ابن معاذ کہتے بہتر چیز وہ کلام صحیح ہے زبان سے فصیح کہے کسی نے پوچھا کہ بلاغت کیا چیز ہے فرمایا بلاغت وہ ہے کہ خواص اور اہل علم اس سے راضی ہوں اور عوام اوسکے سمجھنے سے عاجز نہین

شیخ الرئیس بوعلی ابن سینا

یہہ دس صفتین معدن تمام نیکیون کے ہین اول صدق۔ دوم انفاق سوم قہر اپنی نفس کے ساتھ چہارم علما سے صحبت رکھنا پنجم تعظیم بزرگون کی ششم شفقت خوردون کے ساتھ ہفتم موافقت رکھنا دوستون سے ہشتم حلم دشمنون سے نہم خیرات محتاجون کیساتھ دہم نصیحت جاہلون کو کرنا۔

حکیم سولون اگر ہزار دوست ہون کم ہین اور ایک دشمن بہت ہے

اور کہا۔ آدمی تین قسم کے ہین ایک عاقل دوسرا نیم عاقل تیسرا جاہل پس عاقل وہ ہے کہ کسی حادثے کے واقع ہونے کے پہلے باخبر ہوکر اوسکا علاج پیشتر کر رکھے اور نیم عاقل وہ ہے کہ جب بلا نازل ہوا اوسوقت اپنے کو مستقل مزاج رکھکر عقل اور تدبیر سے اوسکا دفعیہ کرے اور جاہل وہ ہے کہ جب بلا نازل ہو اوسوقت پریشان اور مضطر ہوکر اوسکا دفع نکرے اور مصیبت مین پڑا رہجاوے۔

تاجدار کا حال فرحت مآل

اب تاجدار کا حال سنئے کہ جاتے جاتے وہ آہو نظرون سے غایب ہوگیا اوسوقت اوسکے آنکھین کھلین دیکھا ایک دشت ہولناک خیز نمونہ رستخیز ہے بوے انسان نہ آبادی کا گمان

تابش شمس سے سطح بیابان کرۂ آہنگران
نسیم بہاری کے عوض صرصر خزان
سبزہ زار کی جگہہ فرش خار تابدار سنبل
کے بدل اگھاڑے اور تالمکھانے کے
جھاڑ بجاے گل پُر مذی بالکل سیب
وبہی کے بجاے حنظل انار کے بدل بیل پھل
مقام جام دہتورے کے ثمر خام کرنج کے
پھل بجاے بادام چنبا کے عوض غنچہ پھول
شبّو کے مقابل گیندے کے پھول ہر قدر پوری
کے معاوضہ مین کچلے بیر کے بدل نگلے ایک
جانب سرش کے سوکھے ہوئے جھاڑ ایک
طرف چیل سینڈ کی قطار جانور مردہ
جا بجا پڑے ہوے بغایت سڑے ہوے
چیلین ہنڈ لاتے گرگس غل مچاتے متن گریہہ
سے تمام دشت عفونت سرشت اور
عدو صرصر خزان کا اہتمام ہر سو بلبل کے
بجاے جغد شوم قمری کی جگہہ بوم انہار کے
بدل سراب ریگ روان مار جو تخوار
بجاے ماہیان طوطی کے بدل سرخ زاغ
بگلے کے عوض سیاہ کلاغ ہوا مین صاف
طبقۂ دخانیہ کے اوصاف جب صرصر
سموم کے جہونکے آتے ورک جہنم کی خبر لاتے
جسم کو جہلساتے پتے درختون کے سکڑ جاتے
شمس مقیم برج سرطان دہوپ کی وہ گرمی
کہ الامان زمین کرۂ نار وقت نصف
النہار سنگریزے انگارے ذرے شرارے
وہ خاک اوڑ رہی ہے کہ زمانہ تیرہ و تار
ہے سالک وہم کے زبان پر وقنا ربنا
عذاب النار ہے

نظم

وہ دہوپ وہ لون و دشت سنسان ؛
وہ ریگ تپی ہوئی وہ میدان ؛
اٹھنا وہ بگولون کا ہوا سے ؛
صرصر کے وہ گرم گرم جھونکے ؛
اُگھٹتے تھے زمین سے کچھہ بخارات ؛
تارے نظر آتے دنکو تہی رات ؛
رستم بھی ہو گر تو رنگ فق ہو ؛
روئین بدنون کا سینہ شق ہو ؛
سناٹے ہوا کے وہ کہ ہول آئے ؛

فولاد کا دل وہین پگل جاے ؛
ہر گام پہ جان کا خطرہ تھا ؛
جنگل کیا تھا قضا کا گھر تھا ؛
تاجدار - یہ عالم دیکھکر گھبرایا حواس
باختہ ہوے کلیجہ منہ کو آیا ہر بُن
مو سے پسینہ جاری ہوا غش کا عالم
طاری ہوا بصد عجز سر نیاز سجدہ حل
المشکلات مین جھکا کر کہا - نظم

توگفتی ہر آنکس کہ در رنج و تاب ؛
دعاے کند من کنم مستجاب ؛
چو عاجز رہا نندہ وانم ترا ؛
درین عاجزی چون نخوانم ترا ؛
شکستہ چنان گشتہ ام ملکہ خود ؛
کہ آباد یم را ہمہ باد برد ؛
تو ئی گر شکستم رہائی دہی ؛
وگر بشکنی مومیائی دہے ؛
نگہدارم از رخنہ رہزنان ؛
مکن شاد برمن دل دشمنان ؛
فضل حق شامل حال تھا تیر دعا

ہدف مراد سے لب معشوق ہوا
جب سجدہ سے سر اُٹھایا اوس
دشت کو نیا پایا اور کچھہ تماشا نظر آیا
یعنی سامنے ایک چار دیواری کسی
باغکی نظر آئی روح نے فرحت تازہ
پائی دروازے کو چشم مشاق کے
مانند کھلا پایا بسم اللہ کہکر اندر آیا
دیکھا ایک چمن پر فضا فرحت انتما
خلد برین کا نمونہ حدیقہ ارم سے دونا
فرش زمین سبزۂ زمردین خود رو
پھولون سے گلزمین غیرت نقش قالین
اشجار سرکشیدہ دلپذیر باہم بغلگیر قامت
سبزان چمن برنگ گل سے گلبدن
ایکطرف سرو آزاد سبز پوش خانہ بدوش
ایک جانب یاسمن تقوی اساس سفید
لباس سوسن رطب اللسان ہلا
اپنی جھک کا مدح خوان نرگس خواب
ناز سے بیدار اشرفی زر بدست
نذر دیکھانے تیار گل چاندنی صباحت

پہر ماہ شب افروز قربان گنڈہی کی پہولون
کی شوخ رنگی پر شفق چرخ بلاگردان گل فرط
طرب سے کہلکہلاتے غنچے زیر لب مسکراتے
شمیم جانفزا سے بلبل مست و مدہوش
گلونکی کثرت سے چمن سرخ پوش نہال
باردار تواضع گزین بار اثمار سے سر بر
زمین پہل ایسے برم کہ نالۂ بلبل سے رمان
کا کلیجہ شق پہول ایسے نازک کہ کلی کی
چٹک سے رخسار کا رنگ فق کہین شقایق
و لالہ و نعمان کسی جا سنبل و ضیمران
نسترین و نسترن انواع و اقسام کے
کروٹن زمین پر بکہرے ہوے مولسریون
کے پہول جنکی بہتی بہتی خوشبو سے
دماغ کو تازگی حصول پہولونکی کثرت سے
ڈالیان چمبیلی کے ہار موتیا پر موتی نثار
ہزار داستان کے چہچہے چکور کے قہقہے
آہوان مینا سم چرتے طاؤسان مرصع
دم رقص کرتے کدیور لمدینل کا لطف
عمیم گلچین کا خوف نہ باغبان کا بیم بارہ دری کے
سامنے ایک حوض لطیف تن رشک عدن
یشب کی اینٹین زمرد کی تحریر گلبوٹے
بےنظیر لطافت تخمیر باہمین وہ آب وتاب
جسکے سامنے موتی فرط خجالت سے آب آب
خوشبو مین ہوا از گلاب جو ایکبار نہالے
بدن خوشبو ہو جاے گلے کرے تو مشکبو
ہو جاے خضر و الیاس کو اسکے قرب
مین رہنے کی تلاش فوارہ مثل گلاب پاش
نسیم عطرفشان ہر سو رواں چمن مین فیض
ترشح سحاب سے آبشار ہلکی سی پہوہار
سبزہ خوابیدہ پر قطرات شبنم اسطرح
نمایان جیسے فرش مخملی پر گوہر غلطان وسط
باغ مین بارہ دری عالیشان نقل جنان
دروازون کی رونق زرنگار مرصع کار
اوسمین رنگ برنگ آئینون کی بہار دروا
چشم مست نیمخواب کیطرح کچہ بند کچہ کہلے
چلمنین مژگان حسین سرگین کے مانند
اوسپر بڑے ستون منبت منقش رنگا رنگ
جس کی صفائی اور باریکی نقش و نگار پر

عقل مانی و بہزاد دنگ باریک چونہ مین
سنگ مرمر کی صفائی کار نمون مین
عجیب دلربائی ہر کرے مین فرش و وہ
نرم و نایاب جس پر آشوب والا فرش
خواب کرسیان صندل و آبنوس کے
متعدد و شیشہ و زلف عروس کے کوچ
نہایت نازک و نفیس مخمل کا شالی و
دیبائے شستری سے منڈہے قرینہ تعریف
لگی ہوی باد کش زرتار رہالر دار جنکی
ہوا سے سرد کے مقابل باد سحر کے جھونکے
ٹھنڈی سانسین بہرتے گرمی و لئے
وجد کرتے الغرض تاجدار نے حوض
مین وضو کیا اور نماز عصر پڑھکر درود
شریف پڑھ رہا تھا کہ کمرے سے بارہ دری
کے ایک صدائے دلکش قرات
کلام مجید کی آئی جس سے روح نے
فرحت تازہ پائی بیتابانہ وجد کی حالتین
اوسی جانب قدم بڑہایا جب قریب
پونچا دیکھا کہ ایک بزرگ خضر صورت
فرشتہ سیرت واصل حق ولی مطلق
تلاوت مین مشغول ہے ہمکلامی جناب
باری کی حصول ہے شہزادہ چندے
متوقف رہا جب اوس بزرگ نے
تلاوت سے فرصت پائے اسکی طرف
آنکھہ اوٹھائے تاجدار نے تسلیم
اوس بزرگوار نے دعا دے پھر استفسار
حال فرمایا تاجدار نے اپنا ماجرا
کہہ سنایا ۔

تاجدار مین بلا مبالغہ عرض
کرتا ہون کہ حضور کی قدمبوسی سے
بدرجہ غایت مستفیض ہوا مقدس بزرگوارن
کی تعریف جو سنا کرتا تھا وہ حضرت
مین پایا الحمد للہ کہ یہ سعادت آج
نصیب ہوئی زہے طالع حضور کا اسم
مبارک ۔

بزرگ فقیر کو روشن ضمیر کہتے
ہین ۔ برعکس نہند نام زنگی کافور

تاجدار بیشک قبلہ آپ مسمی

باسم ہین -
روشن ضمیر صاحبزادے مین اس
امر کو آپ کی سعادتمندی اور حسن خلق
پر محمول کرتا ہون ورنہ من آنم کہ
من دانم -
تاجدار گستاخی کی معافی چاہکر
عرض کرتا ہون کہ یا حضرت یہہ گلزار
سراپا بہار کس کا ہے اور حضور
کا قیام مبارک یہان کب سے ہے -
روشن ضمیر صاحبزادے اسقدر
اضطراب اور بیقراری اللہ کی پناہ
دیکھئے یہی او ناتجربہ کاری کی باتین ہین
تاجدار عرصے سے کمترین کے
خلجان بمرتبہ خفقان تھا اس لئے مجبوراً
عرض کیا حضور مالک ہین -
روشن ضمیر - خیر صاحبزادے
آپکی خاطر سے فقیر یہان کی حقیقت
کہہ سناتا ہے یہان سے ایک میل
کے فاصلہ پر ایک شہر ہے خجستہ بنیاد
نہایت آباد یہان کا شاہ کجکلاہ سلیمان
تخت سکندر بخت ہے فقیر سے بیعت
رکھتا ہے اوسکے شبستان عصمت مین
بجاے پسر دو دختر فلک حسن و خوبی
کے اختر ہین نہایت حسین مہ جبین
جمیع علوم مین طاق شہرہ آفاق چھوٹی
کا نام ملکہ رنگین ادا اور بڑی کا ملکہ ماہ سیما
ہے اور شاہ نے شادی کا اختیار انکو
دیدیا ہے اور وہ جمیع علوم مین امتحان
لیتے ہین جو پورا اترے گا وہ کامیاب
ہوگا بہت سے شاہ و شہریار اسی
ہوس مین یہان آئے امتحان مین
فیل ہو ئیکے باعث ناکام واپس ہوئے
چونکہ شاہ نے اونکی تولد کے وقت
فقیر کے گود مین ڈالا تھا اسلئے فقیر
اپنے بچون سے زیادہ پیار کرتا ہے
اور مدام تصفیہ نفس و تہذیب اخلاق
کی تعلیم مین مصروف رہتا ہے گلشن
یہین رہا کرتے ہین ہفتہ عشرہ مین والدین

ملنے کو جاتے ہین شاید شام کو آجائین
کیا آپکی شادی ہوگئی ہے ۔
تاجدار قبلہ ابھی نہین ۔
روشن ضمیر تو صاحبزادے آپ اپنے
امتحان کو مستعد ہوجائے پر بھی اچھا
گھر بھی اچھا ۔ درکار خیر حاجت ہیچ
استخارہ نیست ۔ اگر فضل خدا شامل
حال ہے تو کیا عجب ہے کہ کامیاب
ہوجاوہنگے نہ پہٹکری رنگ چوکھا
تاجدار مین حضرت کی فرمان سے
انحراف نہین کرسکتا خیر قسمت آزمائی
کر دیکھتا ہون مگر ایک نظر دیکھ لون
روشن ضمیر دیکھنا کون مشکل امر
ہے اگر آج شام کو بڑی شہزادی ملکہ
ماہ سیما آجائے ملاقات کیجئے ۔
تاجدار حضور نے اپنے اخلاق
کریمانہ اور نوازش بزرگانہ سے
فدوی کو غلام بے دام بنا لیا فدوی
اسکا شکریہ ادا نہین کرسکتا ۔

یہہ گفتگو ابھی تمام نہوئی تھی کہ ایک
آدمی شاہصاحب کے پاس آکر کہا
کہ شمالی دروازہ سے ملکہ عالم تشریف
لاکر وہ غربی کمرے مین جلوہ گر ہین
حضور کو یاد فرمایا ہے ۔
روشن ضمیر لیجئے خدا مبارک
کرے فقیر جاکر ملاقات کی تقریب
کرتا ہے ۔ سالیکہ نکوست
از بہارش پیدا است شاہ صاحب تشریف
لے گئے ۔
تاجدار بیٹھا رہا تھوڑی دیر
کے بعد وہی آدمی آکر کہا شاہزادہ
صاحب آپکو حضرت پیر و مرشد نے
یاد فرما ہے ۔
تاجدار اوسکے ہمراہ ہو لیا جب
قریب پہونچا دیکھا کہ کمرہ فرش فروش
سے آراستہ شیشہ آلات سے پیراستہ
روشنی کی کثرت سے کندن کیطرح
دیکھ رہا ہے اور خوشبو سے طبلہ عطار

یا حجلہ عروس زیبا نگار کیطرح جھلک رہا ہے
بیچمین مسند جواہر نگار ایک عنبرین مو
قوس ابرو شیرین حرکات مجموعۂ صفات
کائنات شوخ و طرار پری رخ گلعذار
جلوہ گر ہے ۔ سراپا گیسوی عنبر
فشان مجموعہ آہ عاشقان جبین مبین
سورۂ نور کا جواب ہے دیوان حسن کا
مطلع انتخاب ابرو ہلال عید قربان
شمشیر اصفہان چشم سحر حلال آیات
قتال مژگان ترک خنجر گذار دل شکار
بینی شمع طور فوارۂ نور رخسار چنبر گلزار
و خار نثار دہن جزو لا تتجزا غنچہ نودمیدہ
دندان الماس کے پارے شعلہ رخ کے
شرارے لبون مین مسیحائی ڈھنگ
گلاب کے پھول سے خوشتر زنگ ذقن
سیب جنان بلعہ کر حسن مین چاہ کنعان
سطح سینہ نور کا آئینہ ادہر نکلیلے
پستان جوبن بھری جیسے گلشن
فردوس کے رنگترے کمر باریک بدرجہ کمال

جسمین شاعرون کا یہ مقال ہے کہتا ہے
کو بال اوسی کوئی رگ گل کچھہ مین بھی
کھون تری کمر گر نظر آئے ۔ ساق بلور شکن
لیشب کافور غیرت شاخ بلور صنم ستمگر مین
نار فروش خوبرو آئینہ زانو نوخیز سراپا
نور غیرت حور ۔
تاجدار ۔ اوسکا حسن گلو نو غارتگر
شکیب ملایک فریب دیکھکر بے اختیار
یہ شعر زبان لایا ہے بدام زلف دلم
را شکار خود کردی ؛ ترحمی بکن اکنون
کہ کار خود کردی ؛
روشن ضمیر سیما کی جانب مخاطب
ہو کہ آپ سے ملاقات کیجئے آپ شہزادے
ہین روم کے ملکہ سرو قد تعظیم کے لئے
اٹھی اور تاجدار سے مصافحہ کرکے بہ تکریم
بٹھلایا ۔
ملکہ آپ کے اخلاق حمیدہ و خصایل
پسندیدہ حضرت کی زبان فیض ترجمان
سے سنکر اشتیاق تھا ملاقات کا

تاجدار یہہ میری زبان ہی جو آپ
فرما رہی ہین اور مین اسکو آپ کی ذاتی
لیاقت اور حسن ظن پر محمول کرتا ہون
بعد تہوری گفت وشنید کے شاہصاحب
ملکہ سے مخاطب ہوکر آپ کا قصد امتحان
دینے کا ہے
ملکہ مناسب ہے - مگر ظل سبحانی سے
اجازت حاصل کرلین -
روشن ضمیر تاجدار سے مخاطب
ہوکر آپ مطمئن رہین صبح کو مین اعلحضرت
سے تذکرہ کرکے اجازت امتحان کی
لیتا ہون یہ کہکر شاہصاحب اور تاجدار
ملکہ سے رخصت ہوکر اپنے گہرے مین
چلے آے دسترخوان بچہا دونون نے
اطعمہ لطیف و اغذیہ لذیذ تناول فرمایا
بعد انفراغ طعام ثنیا بین گفتگو آغاز ہوئی
معرفت روح تاجدار قبلہ بعد مدت
مدید کے آپ سے مقدس بزرگوار کی
صحبت میسر ہوئی ہے علم تصوف کے
بعضے مسائل مشکل رہگئے ہین حضرت کی
توجہ سے امید حل ہونیکی ہے -
روشن ضمیر فرمائیے فقیر کو جو
کچہہ معلوم ہے راست بلا کم وکاست
بیان کرے گا -
تاجدار قبلہ الرُّوحُ مِنْ أَمْرِ رَبِّي
کے بیان سے یہہ لازم نہین آتا کہ اوس
مین کلام کرنا منع ہو یا اوسکی حقیقت
اولیاے کرام پر نکہلی ہو یا اہل لیاقت
وفہم وفراست پر اوسکی حقیقت بیان
نفرمائے جاے بلکہ اوسکی وجہ یہہ ہے
کہ مشرکین کو اوسکی حقیقت سمجہنے کی
قابلیت نہتی اور خاص اونکی غرض
اس سوال سے یہہ تہی کہ حضرت رسالت
اگر کچہہ بیان فرمادین تو ادلہ لایعنی سے
اعتراض کرین اس لئے حضرت کو جناب
باری سے ایسا جواب مجمل دینے کا
حکم ہوا کہ وہ آگے سوال نکرنے پاوین
اور بعضون نے یون لکہا ہے کہ نصرانین

حارث کبیر قریش نے یہودیون کی تعلیم
کے موافق حضرت سے تین سوال کئے
تھے یعنی احوال سکندر ذوالقرنین اور
اصحاب کہف اور حقیقت روح جسمین
روح کا بیان اونکے کتابون مین نہین
تھا یا روح کا بیان نکرنا علامت نبوت
کی تھی بہرحال حضرت کا ارشاد
قُلِ الرُّوحُ مِنْ أَمْرِ رَبِّي اس امر کو
مستلزم نہین کہ روح کی حقیقت اصحاب
استعداد پر بیان کرنا ممنوع ہو ۔
اسلئے حضرت سے کمترین کی یہ استدعا
ہے کہ حقیقت روحی جو سینہ بسینہ
مرشدان دین سے موافق اشارات
وکنایات آیات واحادیث کے جو
حضرت کو پہنچی ہے زبان فیض ترجمان
سے سماعت کرکے مستفید ہون کیونکہ
گروہ حکما نے جو بیان کیا ہے وہ عاصی کو
معلوم ہے ۔
روشن ضمیر صاحبزادے پہلے
آپ بطریق حکما و علما ہے کلام روحکی
حقیقت بیان کیجئے پھر فقیر اپنے پیشواون
سے جو پہونچا ہے گزارش کرتا ہے ۔
تا جدار قبلہ روح بقول اطبا پیدا ہوتی
ہے بخار لطیف سے اخلاط محمودہ کی
وہ اسطرح پر ہے کہ جب خون لطیف
السیر قلب مین وارد ہوتا ہے نضج پاکر
لطیف ہوتا ہے بعضے اجزاء اوسکے
مستحیل بخار لطیف کے ساتھ ہوجاتے
ہین وہی روح ہے اور بعض کا قول ہے
کہ ہواے لطیف چھنی ہوئی اوسکے ترکیب
مین شامل ہے یعنی شش کے ذریعہ سے ہوا
پہنچکر اوسکے اجزاء کے ساتھ مرکب
ہوکر روح بنجاتی ہے وہان سے تین حصے
ہوکر ایک حصہ دماغ مین پہونچتا ہے
اوسکو روح نفسانی کہتے ہین اور ایک
حصہ جگر مین جاتا ہے وہ روح طبعی کہلاتا ہے
اور جو قلب مین متمکن رہتا ہے وہ روح
حیوانی سے مسمی کیا جاتا ہے یہ تینون

ارواح مع قواے ثلاثہ مدبر بدن و
حامل نفس ناطقہ ہین جو مزاج کے ساتھ
موسوم ہین فعل روح حیوانی کا ہمراہ
قوت کے انقباض و انبساط قلب و تبرید ہین
وتزویج روح اور اخراج بخارات دخانیہ
کا اور حرکت خوف اور غضب کی بھی اسی
سے متعلق ہے - اور فعل روح نفسانی
کا مع قوت کے حس و حرکت جمیع بدن
اور ادراک کرنا ماہیت اشیاء کا بذریعہ
حواس خمسہ ظاہری و باطنی کے - اور
فعل روح طبعی کا تغذیہ و تنمیہ تمام
بدن کا ہے بذریعہ اخلاط صالحہ کے
اور نفس ناطقہ یعنی روح حقیقی جس کے
بیان سے شرع ساکت ہے اور عقل
جسکو دانش کہتے ہین یہہ دونون حکما
کے نزدیک ایک ہین اور بعضے اعتبارات
کے لحاظ سے مختلف جانتے ہین اور
کہتے ہین کہ لطیفہ مدرکہ انسانی باعتبار
تعلق بہ بدن و تدبیر نفس ناطقہ ہے اور

اور باعتبار توجہہ رکھنے عالم امر یعنے
قدس کے روح ہے اور بعضے عقل اور
نفس ناطقہ مین بھی فرق کرتے ہین اور
کہتے ہین اور کہتے ہین کہ فاعل فی الحقیقت
نفس ناطقہ ہے اور عقل ایک قوت ہے
نفس کے واسطے بمنزلہ چاقو کے ہے
نسبت قاطع کے یہہ قول اقرب بثبوت
معلوم ہوتا ہے - اور حکیم فرفوریوس
کا قول ہے کہ روح انسانی بدن مین
حلول کئے ہوئے ہے اور بعد حلول کرنیکے
اوس سے متحد ہوگئی ہے جیسا کہ نمک
پانی مین بعد حلول کرنیکے متحد ہوجاتا
ہے اور افلوطرخلیس کا یہہ عقیدہ
ہے کہ روح ایک ہوا ہے بدن مین سرایت
کئے ہوئے کیونکہ دیر تک آدمی حبس نفس
کرنے سے مرجاتا ہے اور طالیس ملطی
کا یہہ قول ہے کہ روح پانی کا نام ہے
کیونکہ وہ منشا نشو و نما ہے - اور
انباذقلس ابکار الافکار مین لکھتا ہے

که روح ایک جسم ہے مرکب اربعہ عناصر
سے اور بدن مین اوسکا طول ہے کیونکہ
اوراک مناسبت کا مقتضی ہے پس روح
کا موالید کو اوراک کرنا ترکیب کو
چاہتا ہے اور صاحب **شفا** کہتا ہے
که روح چھ امور سے مرکب ہے یعنے
اربعہ عناصر اور قوت اور محبت سے
اور بعض کا قول ہے کہ خون کا نام ہے
کیونکہ دوسرے اخلاط سے خون افضل
واشرف ہے اور انسان کی موت کے
وقت معدوم ہو جاتا ہے اور بعض
کہتے ہین اخلاط اربعہ کا مجموعہ جو کم
اور کیف مین معتدل ہو وہی روح
ہے اور یہی مزاج ہے اور بعض نے
صرف روح حیوانی و نفسانی و طبعی
کے مجموعہ کو روح سمجھا ہے اور متکلمین
کا مذہب یہہ ہے کہ روح انسانی جسم
لطیف ہے بدن مین سرایت کیے ہوے
جیسا کہ رس پتے مین رہتا ہے اور اوسکی
اوسکی ثبوت جسمیت مین آیات وفات
اور اوسکی رکھنے اور اخراج اور رجوع
وغیرہ کے پیش کرتے ہین اور **قاضی**
باقلانی اور **نظام معتزلی** کا
یہہ عقیدہ ہے کہ روح ایک جسم
لطیف بدن مین سرایت کیے ہوے
ہے اور تغیر اور تبدیل کے قابل نہین
ہے اور وقت قطع ہونے کسی عضو کے
جزو روحانی منقطع نہین ہوتی بلکہ جزو
متصل کی طرف جذب اور منقبض ہوتی
ہے اور فرقہ **اشاعرہ** کا یہہ مذہب
ہے که روح جسم مرکب ہے اجزاء لا
یتجزا سے اور روح عبارت وجود اون
اجزاء لایتجزا سے ہے جسکو اجزاء اصلی
کہتے ہین اور **ابن راوندی** کا
قول ہے کہ روح جزو لایتجزا ہے قلب
مین اور **امام رازی** کہتے ہین کہ
روح عرض ہے یعنی حیواة کا نام ہے
جسکی سبب بدن حی ہے انتہی

لیکن کمترین کے نزدیک بجز قول اولی کے تمام اقوال و مذاہب ضعیف اور لایق تسلیم نہین ہین کیونکہ جب روح انسانی مدرک ہے اور ادراک جوہر کے شان سے ہے تو عرض کیونکر ہوگی اور جب اوسکے مرکب ہونے سے ایک ہی حالت مین اوسکا ایک شئی کی عالم اور جاہل ہونا لازم آتا ہے جو محال ہے تو جسم کیونکر ہوگی یا عوارض جسمیت اسکے لئے کیونکر ثابت ہونگی اور متکلمین نے جو دلایل وفات و امساک و ارسال و رجوع وغیرہ قرآن شریف سے پیش کئے ہین اون اوصاف مین سے کوئی بھی صفت روح کی جسمیت کی مقتضی نہین ہے کیونکہ **وفات** روح کے بدن سے رفع تعلق کا نام ہے نہ روح کا معدوم کرنا اسلئے کہ روح فانی نہین ہے اسیطرح **امساک** سے مراد تعلق روح کا بدن سے

ہونے دینا اور **ارسال** سے مقصود بعد امساک کے اوسکا تعلق بدن سے کردینا اور رجوع الی اللہ سے مراد روحکا تصرف فی البدن سے باز رہنا اور خدا کے طرف متوجہ ہونا اور **اخراج** عبارت ہے تعلق نفس ناطقہ کا بدن سے موقوف کردینے سے پس قرآن شریف مین روح کی ان اوصاف کے بیان ہونے سے جسمیت کا ثبوت کرنا پایۂ اعتبار سے ساقط ہے ۔

روشن ضمیر صاحبزادے آپکی لیاقت علمی اور ذکاوت طبعی سے فقیر بہت مسرور ہوا بارک اللہ فی علمك وعملك ۔

تاجدار اب کمترین حضرت کے بیان فیض ترجمان کا مشتاق ہے ارشاد ہو

روشن ضمیر صاحبزادے آپنے روحکی جسمیت کی نفی اور اوسکا غیر منقسم ہونا جو سمجھا ہے بہت درست ہے

یہی اصل اصول ہے لیکن اقصر مشترحا
گزارش کرتا ہے سنئے روح عرض
نہین ہے جو بدن مین حلول کرے جیسا
کہ سیاہی کا حلول سیاہ چیز مین اور علم
کا عالم مین ہے بلکہ وہ جوہر ہے کیونکہ
اپنے آپ اور اپنے خالق کو پہچانتی ہے
اور معقولات کا ادراک کرتی ہے
اور عرض مین یہہ صفتین نہین ہوتین
اور وہ جسم بھی نہین ہے کیونکہ جسم
تقسیم کو قبول کرتا ہے اور روح منقسم
نہین ہوتی اگر منقسم ہو تو چاہئے کہ ایک
جزو ہے مثلاً زید کا اسکو علم حاصل ہو
اور دوسرے جزو سے اسکا جہل
جس سے لازم آتا ہے کہ روح ایک ہی
حالتین ایک شئی کی عالم بھی ہوئی
اور جاہل بھی ہوئی اور جاہل بھی ہوئی
اور شئی کا علم اور جہل ایک شخص مین
محال ہے دو شخصون مین محال نہین کیونکہ
قیدیون کا تناقض محل واحد مین ہوتا ہے

مثلاً سیاہی سپیدی آنکھہ کی ایک
جزو مین تو متناقض ہے دو جزو مین
متناقض نہین ہے اس سے معلوم ہوا
کہ روح ایک چیز غیر منقسم ہے سب
عقلا کے نزدیک جزو لایتجزا ہے یعنی
ایک چیز ہے کہ تقسیم قبول نہین کرتی
اور اوسکو جزو بھی نہ کہنا چاہئے
اسلئے جزو تو اپنے کل کی نسبت
ہوتا ہے یہان تو کل ہی نہین جزو
کہان ہوگا مگر اس اعتبار سے ایک
کو دس کا جزو کہتے ہین کیونکہ اگر
تمام موجودات یا تمام اشیا جس سے
انسان کا قوام ہے اعتبار کیجاوین
تو از انجملہ ایک روح بھی ہے جب
آپنے سمجھہ لیا کہ روح ایک غیر منقسم
شئی ہے اب دو حال سے خالی نہین
یا تو ذی مکان ہوگی یا لامکان اسکا
ذی مکان تو ہونا باطل ہے کیونکہ
جو ذی مکان ہوتی ہے تقسیم قبول

کرتی ہے اور جزو لایتجزا (یعنی ایسی
جزو کہ ذی مکان تو ہو ر تجزیہ اور تقسیم
قبول نکرے دلائل عقلیہ اور ہندسیہ سے
باطل ہے اور اون دلائل مین سے
آسان دلیل یہہ ہے کہ اگر اسکو درمیان
دو چیزون کے رکھا جاے تو ضرور ہے
کہ وہ دونون چیزین اطراف مخالف
سے اوسے مس کرینگی جب اوسکے مخالف
طرفین نکلے تو ہوسکتا ہے کہ ایک طرف
سے ایک شئی کا اسکو علم ہو اور
دوسرے طرف سے اوسکا جہل پس
ایک ہی حالت مین ایک شئی کی عالم
اور جاہل ہوئی یہہ باطل ہے اور جزو
لایتجزا کیونکر باطل نہو اگر ایک شئی
بسیط اجزا لایتجزا ہے مسطح فرض
کیجاے تو اوسکی وہ طرف جسکو ہم
دیکھہ رہے ہین اس طرف کے مخالف
ہوگے جسکو ہم نہین دیکھتے کیونکہ ایک
شئی ایک ہی حالت مین دکھائی دے

اور نہ دکھائی دے نہین ہوتی اور
جب سورج اوسکی ایک طرف کی
مقابل ہوگا وہی طرف روشن
ہوگی دوسرے طرف نہین ہوگی
پس جب اوسکی ئے دو طرفین نکلے
تو جزو لایتجزا نہ رہی —

تاجدار اس جوہر کی کیا حقیقت
ہے اور اسکا بدن کے ساتھ کس
طرح کا تعلق ہے آیا وہ داخل بدن
ہے یا خارج متصل ہے یا منفصل۔

روشن ضمیر روح نہ بدن مین
داخل ہے نہ خارج نہ بدن کے ساتھ
متصل ہے نہ منفصل کیونکہ یہہ صفتین
جسم مین ہوتی ہین اور روح جسم
نہین پس دونون ضدون سے
الگ ہوئی جیسا کہ پتھر نہ عالم ہے
نہ جاہل کیونکہ علم اور جہل کے لئے
حیات چاہئے جب حیات ہی نہین تو
علم و جہل بھی نہین —

تاجدار - روح کسی جہت مین ہے یا نہین -

روشن ضمیر - روح حلول مین حلول کرنے اور جسمون کے ساتھ متصل ہونے اور جہتون کے ساتھ مختص ہونے سے پاک ہے کیونکہ یہہ سب باتین - اجسام اور اعراض کی صفتین ہین جب وہ جسم اور عرض نہین تو وہ عوارض سے پاک ہے -

تاجدار - حضرت رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کو روح کی حقیقت بتلانے اور اس راز کے ظاہر کرنے کا کیون نہ اذن ہوا -

روشن ضمیر لوگون کے فہم اسکو سمجہہ نہین سکتے کیونکہ لوگ دو قسم پر ہین ایک عام اور ایک خاص جسمین عام ہونیکی صفتین غالب ہین وہ اُن باتون کو اللہ جل شانہ کے حقمین تصدیق نہین کرتا روح انسانی کے حق مین کب تصدیق کریگا اس لئے فرقہ کرامیہ اور حنابلہ ان باتون کا منکر ہے سو جسمین عامیت زیادہ ہوتی ہے وہ ان باتون کو نہین سمجھتا اور اللہ جلشانہ کو جسم ٹھیراتا ہے کیونکہ کسی موجود کو سوای ذی جسم اور مشارٌ الیہ یعنی ذی اشارہ ہونے کے نہین ادراک کرتا - اور بعضون نے ان عامون سے کچہہ ترقی کرکے جسم کی نفی نکرسکے اور جہت کو عوارض جسمیہ سے ہے بارتیعالی کے لئے ثابت کیا اور بعضون نے ان سے بھی زیادہ ترقی کی انہون نے خدا تیعالی کو لا فی جہت یعنی لامکان ثابت کیا ہے وہ اشعریہ اور معتزلہ ہین اور جو لوگ فہم و فراست رکھتے ہین وہ اون سے یہہ بیان کیا جاوے تو قائلون کو کافر ٹھہرائینگے اور کہینگے کہ جو صفت اللہ کی تھی وہ اپنے نفس کیواسطے

ثابت کرنا گویا خدائی کا دعوی کرنا ہے

تاجدار اس صفت کو اللہ تعالی اور اوسکی غیر مین مشترک ہونی محال کیون جانا۔

روشن ضمیر وہ لوگ جیساکہ دو ذی مکان کا ایک مکان مین جمع ہونا محال جانتے ہین ایسا ہی ایسا ہی دو شئی کا لامکان مین جمع ہونا محال سمجھتے ہین کیونکہ بسبب فرق نہونے کے دو جسمون کا ایک مکان مین جمع ہونا محال ہے ویسا ہی اگر لامکانات مین دو چیزین جمع ہوان مین بھی کچھ فرق نہین رہیگا اسلئے کہتے ہین کہ دو سیاہیان ایک محل مین جمع نہین ہو سکتین اور دو ہم شکلون کو باہم ایک دوسرے کا ضد سمجھتے ہین

تاجدار بیشک یہہ اشکال تو قوی معلوم ہوتا ہے پھر اسکا جواب ارشاد ہو۔

روشن ضمیر اسبابت مین انہون نے غلطی کہائی ہے کیونکہ اشیا مین فرق تین امرون کے ساتھ ہوتا ہے۔ ایک تو مکان کے ساتھ جیسا دو مکانون مین دو جسم دوسرا زمانے کے ساتھ جیسا دو زمانین دو سیاہیان ایک جوہر مین ہون تیسری ماہیت اور حقیقت کے ساتھ جیسا کہ عوارض مختلف ایک محل مین مثلاً رنگ اور ذائقہ اور بو اور برودت اور رطوبت مختلفہ ماہیت کا ہونا جایز ہوا تو اشیای مختلف ماہیت کا لامکان ہونا بطریق اولی جایز ہوا

تاجدار یہہ تو اول سے بھی زیادہ مشکل ہے وہ یہہ کہ روح کو اللہ تعالی سے تشبیہہ ہوئی اور روح مین اللہ تعالی کی اخص صفات کو ثابت کیا۔

روشن ضمیر بھی نہین ہے کیونکہ

ہم انسان کو حی اور عالم سمیع
اور بصیر اور قادر اور مرید
اور متکلم کہتے ہین یہہ صفتین عام
ہین خاص نہین بلکہ خاص صفت خدا
تعالی کی قیومیت ہے یعنی وہ
بذات خود موجود ہے اور اوسکے
ماسوا سب اسیکے سبب موجود ہین
ورنہ فی الحقیقت معدوم ہین اور
یہہ صفت سواے خدا کے غیر مین
نہین پائی جاتی —

تاجدار قبلہ یہہ دلائل تو
حضور نے بطریق معقول فرمایا ہے
لیکن پورا راز سینہ بسینہ پہونچا ہے
اوس سے مشرف فرمائیے —

روشن ضمیر راز کا بیان کرنا
بیعت پر منحصر ہے اور سواے اسکے
رات بھی زیادہ ہو چکی آپ آرام
کیجئے پھر کسی وقت دیکھا جائیگا باقی
آیندہ شاہ صاحب نماز تہجد کیواسطے
حجرہ مین چلے گئے اور تاجدار سو گیا
علی الصباح تاجدار اٹھکر بعد الفراغ
حوائج ضروری اداے فریضہ سحری
کرکے درود شریف پڑھتا ہوا
لب حوض بیٹھہ گیا —

صبح خندان

سبحان اللہ مہتاب کا منہ چھپانا
چراغون کا جھلملانا کافور صبح کا وفور
نور عالم افروز کا ظہور در و دیوار
ضیا بار شبنم گوہر نثار - **نظم**

چھپنا وہ مہتاب کا وہ صبح کا ظہور
یاد خدا مین زمزمہ پردازی طیور
وہ رونق اور وہ سبزہ وہ فزاد نور
خنکی وہ جس سے قلب کو اور چشم کو سرور
انسان ہین یہ محو ملک آسمان پر
جاری تہا ذکر خالق حق ہر زبان پر
وہ سرخی شفق کی وہ سرخ چرخ پر بہار
وہ بار ور درخت وہ گلزار سبزہ زار

شبنم کی وہ گلون پہ گہر ہاے آبدار
پہولون سے سب بہرا ہوا دامان گلہاے بستان
نافہ کہلے ہوئے تہے گلون کے شمیم پر
آتی تہی سرد سرد وہ جہونکے نسیم کے
نہال سیراب غنچے شاداب باد خنک کے
جہونکے آتے جگر تک کو سردی پہونچاتے
برگ و بار سے شان کبریائی نمودار
خار تک سراپا بہار مرغان نغمہ سنج
صناع حقیقی کی مدح گاتے برگ
درختان تحریک نسیم سے تالیان
بجاتے جس تختہ کو دیکہہ عروس
چمن جس خیابان پر نظر ڈالو سراپا
جوبن شمیم جانفزا سے معطر مشام
ابتہاج قوت شامہ کا فلک ہفتمین
پر مزاج چوطرف سبزہ لہلہاتا
غنچہ دل وفور سرور سے کہلا جاتا
تاجدار بعد ورد اور
وظایف کے اشراق کی نماز پڑہکر
صحن مین سے اٹہکر گہر مین اور
شاہ صاحب سے بعد تسلیم کے
دست بوسی کی بزرگ نے دعا دی
اتنے مین ایک خادم نے عرض کیا
کہ گاڑہی تیار ہے شاہ صاحب نے
فرمایا کہ اب فقیر سکندر بخت پاس
جاتا ہے اور آپ کا تذکرہ کرکے
اجازت نامہ لاتا ہے ۔
تاجدار کمترین کے حال پر
حضرت کی بڑی نوازش ہے مین
اوسکا شکریہ ادا نہین کرسکتا ۔

؎

اگر روید بہر موی زبانم
اداے شکر کردن کی توانم

الغرض شاہ صاحب تشریف لے گئے
اور تاجدار منتظر رہا ۔

علم نجوم کے مسائل

تہوڑے عرصہ کے بعد ایک جوان
خوبرو کشادہ جبین مہذب وضع تشریف
لاے نزدیک پہنچکر السلام علیکم

تاجدار وعلیکم السلام آپکا اسم شریف
سید عبدالوہاب بندہ پیرو مرشد
ہادیٔ برحق حضرت روشن ضمیر شاہ صاحب
کا تلمیذ ناچیز ہے۔
تاجدار کیا حضرت درس و تدریس
بھی فرمایا کرتے ہین۔
عب یعنے عبدالوہاب جی ہان حضرت
جمیع علوم کے ماہر ہین اور علم نجوم اور
تصوف مین فی زماننا اپنا نظیر نہین رکہتے ہین
تاجدار آپ کون علم مین استفادہ
حاصل کرتے ہین۔
عب قبلہ علم نجوم سیکہتا ہون۔
تاجدار آپ صرف تقویم بنانا
سیکہتے ہین یا احکام نکالنا۔
عب تقویم تو خفیف بنا سکتا ہی
احکام یعنے ضمیر جنکی علم اسم نکالنا تحصیل
کر رہا ہے۔
تاجدار اگر ناگوار خاطر نہو بطریق
مذاکرہ کچھہ اصول نجوم کے آپسے پوچھنا
چاہتا ہون۔
عب ارشاد فرمائے عاصی کو جو کچھہ
یاد ہے عرض کریگا۔
تاجدار فرمائیے فلک اطلس اور
دائرۂ معدل النہار کی کیا تعریف ہی
عب حکمائے سابقین فلک نہم کو
اطلس اور عرش اعظم بیان کرتے ہین
اور دایرۂ معدل النہار تمام فلکون پر
محیط ہے اور دورہ اوسکا ایک شبانہ
روز کا ہے اوسکی گردش سے آٹھہ
افلاک گردش کرجاتے ہین۔
تاجدار منطقۃ البروج کسکو کہتے ہین
عب منطقۃ البروج فلک ثوابت
یعنے فلک ہشتم کو کہتے ہین اور اسپر
سوائے تقسیم برجون کے ہزار سال
کا دورہ ہے اور چوبیس (٢٤) ہزار کواکب
اور ثوابت روشن ہین اور ایک لاکھہ
بہتر سیارہ سیر کرتا ہے۔
تاجدار برج کی حقیقت کیا ہے۔

عب حکما کے نزدیک فلک البروج
کے تین سو ساٹھہ درجے مقرر
کئے ہین ان درجات کو بارہ پر تقسیم کیا
فی حصہ تیس درجہ آئے اوسکا نام برج
رکھا ۔

تاجدار نام برجون کے عربی اور
ہندی سے بیان کیجئے ۔

عب سنئے بزبان عربی حمل ۔
ثور ۔ جوزا ۔ سرطان ۔ اسد
سنبلہ ۔ میزان ۔ عقرب ۔ قوس
جدی ۔ دلو ۔ حوت ۔ اور ہندی
زبان مین میکھہ ۔ برکھہ ۔ میتھن
کرک ۔ سنگ ۔ کنیان ۔ تلا
برچھک ۔ دھن ۔ مکر ۔ کمبھہ
مین ۔

تاجدار ہان آپنے فلک اطلس اور
فلک ثوابت کا حال بیان کیا اب اور
سات فلک باقی ہین وہ کیسے ہین اور
کس کس ستارہ سے منسوب ہین اور اونکا
رنگ کیا ہے اور دورہ کتنے سال کا
ہے فرمائیے ۔

عب ساتوین فلک پر ستارہ
زحل ہے جسکو ہندی مین سنیچر کہتے ہین
برنگ سیاہ اور دورہ اس فلک کا
تیس سال کا ہے اور چھٹے فلک پر مشتری
جسکو ہندی مین برسپت کہتے ہین ہے
اور رنگ اوسکا صندلی ہے اور دورہ
اس فلک کا بارہ برس اور چند ماہ کا ہے
پانچوین فلک پر مریخ ہے جسکو ہندی مین
منگل کہتے ہین رنگ اوسکا سرخ ہی
اور دورہ اس فلک کا ایک سال
چھہ ماہ کا ہے اور چوتھی فلک پر آفتاب
ہے جسکو ہندی مین سورج کہتے ہین
رنگ اوسکا طلائی ہے زرد مائل
دورہ اوسکا ایک سال کا ہی تیسری
فلک پر زہرہ ہے جسکو ہندی مین
شکر کہتے ہین رنگ اوسکا سفید ہی
دورہ اوسکا ایکسال کا ہی دوسری

فلک پر عطارد ہے جسکو ہندی مین
بدہ کہتے ہین رنگ اوسکا فیروزی ہی
اور دورہ اوسکا ایک سال کا ہے
اور فلک اول پر قمر ہے جسکو ہندی مین
چندرمان کہتے ہین رنگ اوسکا
سبز ہے دورہ اوسکا ایک ماہ
کا ہے اور نیچے فلک قمر کے چار
عنصر ہین اول آتش۔ دوم باد۔
سوم آب۔ چہارم خاک جسپر عالم ہی۔
تاچدار۔ برج حمل کی شکل کیسی ہی
اور اوسکی کیفیت اور خاصیت کیا ہی
عب۔ برج حمل جسکو برہمن میکہہ
کہتے ہین اسمین ستائیس ستارے
ہین منجملہ اون کے دو ستارے
قدر سوم کے سر پر ہین اور دو ستارے
قدر سوم کے ہتہون پر اور چار ستارے
قدر پنجم کے گردن پر اور چار ستارے
قدر چہارم کے ہونٹون پر اور تین
ستارے قدر چہارم کے ہاتہون پر
اور پانچ ستارے قدر پنجم کے کمر پر
اور چار ستارے قدر چہارم کے پانون
پر ہین یہہ برج یعنے راس آتشی
شرقی ہے اور دن سے تعلق رکہتا ہی
مزاج گرم وخشک اور مرد نوجوان
برنگ سرخ اور برج منقلب لگنجہ ہی
موسم بہار زندہ اور ہشیار اور خانہ
مریخ کا اور ہبوط زحل کا اکیس درجہ
پر ہے اور شرف آفتاب کا انیس
درجہ پر ہے اور نیرہ قمر کا انیس درجہ
پر ہے اور وبال زہرہ کو تمام برج
حمل مین ہے اور ہندیون کے نزدیک
حروف آ۔ لا۔ واسطے ہر ایک
شخص کے راس دریافت کرنیکے
اور اہل یونان کے پاس حروف
ا۔ ل۔ ع۔ ی۔ واسطے
طالع شناسیکے مقرر ہین۔
تاچدار۔ ہان باقی برج یازدہ گانہ
کی کیفیت بشرح صدر بیان فرمائی

عقب سنئے برج ثور بشکل
گاؤ ہے جسکو اہل ہند برکہہ کہتے ہین
اسمین چار ستارے قدر چہارم کے
سر پر ہین اور سات ستارے
قدر چہارم کے گردن پر اور سات
ستارے کوہان پر ہین جسکو ثریا
کہتے ہین اور ایک ستارہ قدر اول
کا وہی آنکھہ پر ہے جسکو عین الثور
کہتے ہین اور تین ستارے قدر سوم
کے بائین آنکھہ پر اور دو ستارے
قدر پنجم کے دونون کانون پر اور
بہت سے قدر ششم کے سحابی یعنی
بطور ابر کے ہین یہہ برج خاکی جنوبی
ہے اور مزاج سرد و خشک رکھتا ہی
اور موسم بہار اور عورت نوجوان برنگ
سفید مردہ دیر کار اور اجناس
کانی سے تعلق رکھتا ہے یہہ برج
ثابت ہی جسکو ہنود تھر لگن کہتے ہین
اور یہہ خانہ زہرہ سے منسوب ہے

اور شرف قمر اول برج ثور کے تین
درجہ پر ہے اور وبال مریخ کو تمام
برج مین ہے اور ہر اک شخص کی
راس دریافت کرنیکے واسطے حرف
اہل ہند کے نزدیک او - با - اور
اہل یونان کے پاس ب - و - ہین
برج جوزا جسکو اہل ہند متھن کہتے ہین
بشکل دو آدمی پشت کیطرف سے
لپٹے ہوے کمر بستہ ہین اوسمین
اٹھارہ ستارے ہین دو قدر دوم
کے سر پر اور پانچ ستارے قدر سوم
کے اور نو ستارے قدر چہارم کے
اور دو ستارے قدر پنجم کے ہین
یہہ برج بادی غربی ہے اور مزاج
گرم و تر رکھتا ہے مرد زندہ عنبری
خام بیفکر متوسط کار اور جنس حیوانی
سے تعلق رکھتا ہے یہہ برج ذوجسدین
ہے اور خانہ عطارد سے منسوب ہی
اور وبال مشتری اور شرف راس

تین درجہ پر اور ہبوط ذنب تین درجہ
پر ہے اور نزدیک اہل ہند کے
حروف کا۔ چہا اور اہل یونان کے
نزدیک ق۔ک ہین برج
سرطان جسکو اہل ہند کرک
کہتے ہین بشکل کیکڑا ہے اوسکے
سینہ پر ایک ستارہ سحابی ہی جسکو
معلق کہتے ہین اور دو ستارے
سحابی منہ پر اور دو ستارے
قدر چہارم کے یہہ برج آبی سحابی
اور مزاج سرد و تر اور برج لیلی
اور مردہ اور موسم تابستانی اور
اجناس نباتی برنگ سفید سے متعلق
ہے اور منقلب ہی ہنود چرلگن کہتے ہین
اور خانہ منسوب قمر سے ہے اور شرف
مشتری کا پندرہ درجہ ہے اور ہبوط
مریخ و وبال زحل کا اور نزدیک
اہل ہند کے حروف ڈا۔ ہا۔
اہل یونان کے پاس ہ۔ ح۔

مقرر ہے برج اسد جسکو اہل ہند
سنگہہ کہتے ہین بشکل شیر ہے اوسمین
ستائیس ستارے ہین منجملہ اون کے
دو ستارے قدر اول کے ہین ایک کا
نام قلب الاسد ہے دوسرا ذنب الاسد
اور دو ستارے قدر دوم کے اور
چہہ ستارے قدر سوم کے اور آٹھہ ستارے
قدر چہارم کے اور چار قدر پنجم کے اور
پانچ ستارے قدر ششم کے ہین یہہ
برج آتشی اور شرقی ہے اور نہاری
اور مذکر اور زندہ اور مزاج گرم خشک
اور موسم تابستانی سے متعلق ہے
جسکو ہنود تھرلگن کہتے ہین اور دیرکاری
اور رنگ سرخ رکہتا ہے اور جنس
اہلی اور خانہ منسوب بآفتاب ہے اور
وبال زحل اور اوج مریخ نزدیک اہل
ہند کے حروف ما۔ ٹا ہے اور اہل
یونان کے پاس حرف م۔ ہے
برج سنبلہ جسکو اہل ہند کینا

کہتے ہین بشکل عورت ہے ہاتہہ مین
گیہون کا خوشہ لیئے ہوئے اور چہبیس
ستارے ہین منجملہ اون کے ایک ستارہ
قدر اول کا بائین ہاتہہ پر ہے جسکا
نام سماک الاعزال ہے اور چہہ ستارے
قدر سوم کے اور چہہ ستارے قدر
چہارم اور دس ستارے قدر پنجم
کے اور تین ستارے قدر ششم
کے ہین یہہ برج خاکی جنوبی ہے مزاج
سرد و خشک رکہتا ہے اور موسم
تابستانی ہے اور لیلی اور مردہ اور
گندم گون اور ذوجسدین متفکر متوسط
کار سے متعلق ہے اور خانہ عطارد کا
ہے اور شرف عطارد کا پندرہ درجہ
پر ہے اور ہبوط زہرہ کا اور وبال
مشتری کا اور نزدیک اہل ہند کے
یا تہا - اور اہل یونان کے پاس
غ ت ہے میزان جسکو اہل ہند
تلا کہتے ہین بشکل ترازو ہے اومین

آٹہہ ستارے ہین منجملہ اون کے چار
ستارے قدر سوم کے روشن
زیادہ ہین جنہین دو ستارون کو کفتہ
الجنوبیہ اور دو ستارون کو کفتہ الشمالیہ
اور دو ستارے قدر چہارم کے اور
دو قدر پنجم کے ہین یہہ برج منقلب
بادی غربی ہے رنگ سفید اور مزاج
گرم و تر اور موسم خریف اور زندہ
اور نہاری اور جنس حیوانی سے
تعلق رکہتا ہے ہنود چر لگن نام کرتے ہین
خانہ منسوب زہرہ سے ہے اور وبال
مریخ اور شرف زحل اکیس درجہ پر ہے
اور ہبوط آفتاب کا انیس درجہ پر ہے
اور طریقہ محترقہ قمر انیس درجہ پر اور
نزدیک اہل ہند کے حرف را - تا -
اور اہل یونان کے پاس ر ز ط
ص ہے برج عقرب جسکو
اہل ہند برچہک کہتے ہین بشکل بچہو
کے ہے اوسمین اکیس ستارے

ہین منجملہ اون کے ایک ستارہ
قدر اول کا ہے جسکا نام قلب العقرب ہے
اور تین ستارے قدر سوم کے روشن
زیادہ برنگ سرخ ہین نام اونکا اکلیل
العقرب ہے اور آٹھ ستارے
قدر سوم کے ہین اونمین سے دو ستارے
نیش پر ہین اون کو شعلہ کہتے ہین
اور چھ ستارے قدر چہارم اور تین
قدر پنجم کے یہہ برج آبی شمالی ہے
اور مزاج سرد و تر رکھتا ہے اور رنگ
سفید لیلی ہے اور اجناس نباتی
مردہ دیر کار موسم خریف سے تعلق
رکھتا ہے اور خانہ مریخ کا اور وبال
زہرہ اور ہبوط قمر کا تین درجہ پر ہے
نزدیک ہنود کے حرف نو۔ نا۔
اور اہل یونان کے پاس ظ ذ
ض ح ن ش ہے برج
قوس جسکو اہل ہند دہن کہتے ہین
اوسکا بدن اوپر کا بشکل آدمی کے ہی

اور نصف بدن نیچے کا گھوڑیکا ہی
اور ہاتھہ مین تیر اور کمان ہے اور
تیر کمان مین جوڑی ہے اوسمین اکتیس
ستارے ہین منجملہ اون کے سات
ستارے قدر سوم کے اور بارہ ستارے
قدر چہارم کے اور آٹھ ستارے قدر
پنجم کے اور چار ستارے سحابی ہین
یہہ برج آتشی شرقی معدنی زمستانی
اور مزاج گرم و خشک اور زندہ اور
نہاری اور رنگ زرد برج ذوجسدین
متفکر اور متوسط کار اور خانہ مشتری
کا ہے وبال عطارد کا اور شرف
ذنب کا تین درجہ پر ہے اور ہبوط
راس کا دو درجہ پر ہے اور نزدیک
اہل ہند کے حروف بھا زہ اور
نزدیک اہل یونان کے ف ہی
برج جدی جسکو اہل ہند مکر کہتے ہین
شکل اوسکی بکرے کے نیچے کی ہے
اوسمین ۲۸ ستارے ہین آٹھہ ستارے

قدر سوم کے منجملہ اون کے چھہ ستارے
سر پر ہین تین دہنے طرف اور تین
بائین طرف جنکو سعد الذابح کہتے ہین
اور دو ستارے دم پر ہین جن کو
سعد ناشرہ کہتے ہین اور آٹھہ ستارے
قدر چہارم کے اور پانچ ستارے
قدر پنجم کے اور سات قدر ششم کے
ہین یہہ برج خاکی جنوبی منقلب مردہ
زمستانی لیلی سرد و خشک مزاج
رکہتا ہے اور چرلگن ہے اور خانہ
زحل کا ہے اور شرف مریخ کا اٹھائیس
درجہ پر ہے اور وبال قمر اور ہبوط
مشتری کا پندرہ درجہ پر نزدیک
اہل ہند کے حرف کہا چہ اور اہل
یونان کے پاس حرف خ س ہے
برج دلو جسکو اہل ہند کنبہ کہتے ہین
شکل اوسکی آدمی کی ہے اور کنوئین پر
کہڑا ڈول سے پانی کہینچکر اپنے سر پر
ڈال رہا ہے اوسمین چھتیالیس ستارے

ہین منجملہ اون کے دو ستارے قدر سوم
کے بہت روشن سر پر اہنے طرف
کو ہین جنکو سعد الملک کہتے ہین اور
ایک ستارہ قدر سوم کا لب پر ہے
جسکو سعد السعود کہتے ہین اور تین ستارے
قدر سوم کے داہنے ہاتہہ کے ہتیلی
پر ہین جنکو سعد الاجنہ کہتے ہین اور
انیس ستارے قدر چہارم کے اور
بارہ ستارے قدر پنجم کے اور پانچ
ستارے قدر ششم کے ہین یہہ
برج بادی مغربی زندہ نہاری دیرکار
مزاج گرم و تر رکہتا ہے اجناس
حیوانی موسم زمستانی سے تعلق رکہتا ہے
اور خانہ زحل کا ہے اور وبال آفتاب
کا حرف ھدی و شھا ش ہے
برج حوت جسکو اہل ہند مین
کہتے ہین بشکل دو مچھلی کے ہے
اسمین اوسمین چونتیس ستارے ہین
منجملہ اون کے دو ستارے قدر سوم

سکے اور اکیس قدر چہارم سکے اور
پانچ ستارے قدر پنجم سکے اور چھ
ستارے قدر ششم سکے ہین یہہ برج
آبی شمالی ہے اور مزاج سرد و تر کہتا ہے
اور لیلی اور زمستانی رنگ زرد برج
ذو جسدین تسفکر متوسط کار اور اجناس
نباتی اور مردہ اور خانہ مشتری کا اور وبال
عطارد او شرف زہرہ کا ستائیس
درجہ پر اور ہبوط عطارد کا پندرہ درجہ
پر حرف ہندی د اچا حہ اور اہل یونان
کے نزدیک حرف و ہے۔

تاجدار سبع سیارہ کسکو
کہتے ہین اور اوسکا وجہ تسمیہ کیا ہے

عب ستیارہ کے لغت مین معنی
بہت چلنے والے کے ہین چونکہ
شمس و قمر مریخ عطارد مشتری
زحل یہہ سات ستارے متحرک اور
روان ہین بخلاف دوسرے ستارون کے
جو ثوابت کہتے ہین یعنے غیر متحرک ہین
اسلیئے اونکو سبع سیارہ کہتے ہین۔

تاجدار خواص اور مزاج لون
اور سمت اور منسوبات اور دوست
اور شرف اور ہبوط ان سیارات
سبعہ کا بیان فرمائے۔

عب سماعت فرمائے **شمس**
جسکو اہل ہند سورج کہتے ہین مالک
فلک چہارم کا عامل روز یکشنبہ کا
حلیہ بشکل بادشاہ سرخ رنگ مایل
بزردی فربہ اندام سر پر تاج ہے
اور تخت پر بیٹھا ہے اور چتر اوپر ہے
مزاج گرم و خشک صفراوی تعلق اوسکا
ماہ بھادون اور مردم بادشاہان اور
امرا اور عقلمند اور خوبصورت اور
اور جواہرات مثل یاقوت اور عقیق
سرخ اور سونا اور میوہ سرخ رنگ
سے ہے شرف اوسکا برج حمل مین
اونیس [19] درجہ پر ہے اور ہبوط برج
میزان مین اونیس درجہ پر اور اوج

تمام برج سرطان مین اور حضیض تمام
برج قوس مین اور دوست اوسکا قمر
اور مریخ اور مشتری ہے اور دشمن
اوسکا زحل اور زہرہ اور راس
و ذنب ہے لیکن منجمان فرنگ نے
تصویر اوسکی دو شیرون کے سر پر
ہاتہہ رکھی ہوی لکھی ہین واللہ اعلم
بالصواب - **قمر** جسکو اہل ہند چندرما
کہتے ہین مالک فلک اول عامل روز
دوشنبہ کا ہے **حلیہ** بشکل شاہزادہ
جوان خوبصورت میانہ اندام کم عقل
شتاب کار آسودہ حال جانور پرند
پر سوار اور لگام ہاتہہ مین ہے لیکن
اہل فرنگ صرف بیٹھے ہوسے فرش
پر ہے کہتے ہین مزاج سرد تر بلغمی تعلق
اوسکا ماہ ساون شاہزادگان ولیعہد
اور سوداگرون اور جانورون اور صیقلگرون
سے ہے اور اجناس کانی مثل چاندی
اور الماس و عقیق سفید اور یشب بلوری

اور جواہرات سفید موتی اور جواہرات
سبز رنگ مثل زمرد وغیرہ نباتات
اور میوہ جات لذت بخش شرف اوسکا
برج ثور مین تین درجہ پر اور ہبوط برج
عقرب مین تین درجہ پر اور وبال
برج جدی مین اور اوج برج سنبلہ
مین اور حضیض برج حوت مین اور
صاحب خانہ برج سرطان مین ہوتا ہے
اور نیرہ اوسکا برج حمل کے اونتیس درجہ
پر اور طریقہ برج میزان مین اونیس
درجہ پر ہے دوست اوسکا آفتاب
اور مریخ اور مشتری ہے اور دشمن
اوسکا عطارد اور راس و ذنب ہے
مریخ جسکو اہل ہند منگل کہتے ہین مالک
فلک پنجم کا عامل روز سہ شنبہ کا حلیہ
بشکل نوجوان دلاور خون ریز مسلح
اور سرخ رنگ کرنجی آنکہہ بالا نظر
کم عقل شتاب کار اور مزاج گرم خشک
صفراوی اور شیر پر سوار ایک ہاتہہ مین

آدمی کا سر کٹا ہوا اور دوسرے
ہاتھہ مین سانپ مثل چابک کے ہے
لیکن منجمان فرنگ شکل مریخ کے
پاولے پر کہڑی ہوی شمشیر آختہ
ہاتھہ مین سر کٹا ہوا آدمی کا لکہتے ہین
عطارد جسکو اہل ہند بدھ کہتے ہین
مالک فلک دوم کا عامل روز چہارشنبہ
کا ہے **حلیہ** بشکل مرد عاقل
سبز رنگ مایل بسیاہی اور پرند
کے بیٹھا ہے اور ہاتھہ مین کتاب
لئے ہوے مطالعہ کرتا ہے آگے
قلمدان اور کاغذ رکھا ہوا ہے
مزاج معتدل تعلق اوسکا ماہ اساڑ
وکنوار ساتھہ اہل قلم و اہل دفتر اور
وکلا اور خواجہ سرایان اور مخنثان
وجانوران پرندہ اور جواہرات نیلم
وفیروزہ اور میوجات اور مکانات
دیوانخانہ اور مکتب خانہ سے ہے شرف
اوسکا برج سنبلہ مین پندرہ درجہ پر

اور ہبوط برج حوت مین پندرہ درجہ
پر ہے صاحب خانہ برج جوزا و سنبلہ
ہے اور اوج تمام برج میزان مین
اور حضیض تمام برج حمل مین اور دوست
اوسکا زحل اور زہرہ اور راس اور ذنب
اور دشمن اوسکا قمر ہے لیکن اہل فرنگ
عطارد کی شکل قلم سے لوح پر لکہتے ہوے
بیان کرتے ہین **مشتری** جسکو اہل ہند
برسپت کہتے ہین مالک فلک ششم
عامل روز پنجشنبہ ہے **حلیہ** بشکل مرد
ادھیڑ و مقدس سرخ رنگ دراز قد
بڑی داڑہی مثل علما کے لباس عربی
پہنے ہوے تخت پر بیٹھا ہے اور سامنے
چند درخت سایہ دار ہین اور ہاتھہ مین
کتاب لئے ہوے دیکھہ رہا ہے اور
مزاج گرم و تر و موی اور تعلق اوسکا
ماہ پوس اور چیت اور علما اور فضلا
صاحب ورس اور وزیر اور عاقل
اور لکہنے والے اور لون صندلی اور

میوہ خوشگوار اور جواہرات مثل پکھراج
وعقیق زرد اور مکانات مثل مسجد
اور مدرسہ اور خانقاہ اور کوہستان
سے ہے شرف اوسکا برج سرطان
مین پندرہ درجہ پر اور ہبوط برج
جدی مین پندرہ درجہ پر اور وبال
اور حضیض برج سنبلہ مین اور
صاحب خانہ برج قوس اور برج
حوت مین لیکن اہل فرنگ دو شخص
پردار ہین و بسیار خدمتگارون سے
شکل اصلی پر اضافہ کیے ہین زہرہ
جسکو ہندو سکر کہتے ہین مالک فلک
سوم عامل روز جمعہ ہے حلیہ بشکل
عورت نوجوان خوش طبع عقلمند
سبزہ رنگ بال خمدار خوبصورت زیور
اور پوشاک سے آراستہ ہاتھہ مین تنبورہ
لیے ہوسے تخت پر بیٹھی ہے اور چار
عورتین سامنے بیٹھی ہین تعلق اوسکا
ماہ جیٹھ اور کاتک اور طعام ترش اور

اہل طرب اور نقالان اور جواہرات
الماس اور موتی اور پوشاک عمدہ سے
ہے صاحب خانہ برج ثور اور میزان
ہے اور شرف برج حوت کے ستائیس
درجہ پر اور ہبوط برج سنبلہ کے
ستائیس درجہ پر اور وبال برج عقرب
اور حمل مین اور اوج تمام برج جوزا مین
اور حضیض تمام برج قوس مین اور دوست
اوسکا زحل اور عطارد اور راس اور
ذنب ہی اور دشمن اوسکا مشتری ہی
اہل فرنگ نے مقابل کے چار عورتین
نہین بیان کرتے زحل جسکو اہل ہند
سنیچر کہتے ہین مالک فلک ہفتم اور
عامل روز پنجشنبہ کا ہے حلیہ
دراز قد میانہ اندام کم عقل اور کاہل
سیاہ رنگ ادھیڑ گھونگر والے بال
بھگی آنکھہ مسند پر بیٹھا ہے اور دو
گز آگے رکھے ہین تعلق اوسکا
ماہ پھاگن اور مردم کمینہ اور گنوار اور

چودھری اور اجگان اور غلامان اور
کنیزان اور پرندجانوران وحشی
جنگلی اور سنگ سیاہ اور مکانات
مثل قبرستان وغسل خانہ وغیرہ اہل
یونان زحل کو مرد اور اہل ہند اوسکو
مخنث کہتے ہین صاحب خانہ برج
جدی اور دلو مین ہوتا ہے اور شرف
برج میزان مین اکیس درجہ پر اور
ہبوط برج حمل مین اکیس درجہ پر اور
وبال برج سرطان مین اور تمام برج
اسد ہین اور اوج تمام برج قوس مین
اور حضیض تمام برج جوزا ہین دوست
اوسکا زہرہ اور عطارد اور راس اور
ذنب ہی اور دشمن اوسکا آفتاب ہی
لیکن اہل فرنگ نے زحل کے چھہ
ہاتھہ لکھے ہین یعنے ایک ہاتھہ سے
چادر تھامی ہوی ہے اور دو ہاتھہ
مین مٹھائی یا پھولون کے ظرف ہین
اور ایک ہاتھہ مین گرز ہے اور دو ہاتھہ سے
دو خوک یا چوہون کے دمین پکڑی ہوی
واللہ اعلم بالصواب۔
تاجدار۔ کواکب سبعہ مذکورہ سے
سواے شمس وقمر کے ہر ایک کو دو خانے
منسوب ہین اوسکا کیا سبب ہی۔
عب اوسکا وجہ یہہ ہے کہ برج
اول سرطان طالع عالم ہے اور لیلی ہی
اور قمر سے منسوب کیا ہے دوم برج
اسد نہاری منسوب آفتاب سے کیا ہی
رات اور دن کے دو نو مالک ہین
مثلاً قمر فلک اول پر ہے اور شمس
فلک چہارم پر بعد فلک قمر کے دوم
فلک عطارد کا ہے دو خانہ جوزا اور
سنبلہ عطارد سے منسوب ہین طرف
قمر کے جوزا اور طرف آفتاب کے سنبلہ
مقرر کیا ہے سوم فلک زہرہ کا ہے
برج ثور اور میزان زہرہ سے منسوب
ہین طرف قمر کے برج ثور کو دیا اور
طرف آفتاب کے برج میزان کو دیا

پانچوین فلک پر مریخ ہے اور برج
مریخ سے منسوب یعنے حمل اور عقرب
ہے برج حمل کو طرف قمر کے دیا اور برج
عقرب کو طرف آفتاب کے دیا اور چھٹے
فلک پر مشتری ہے دو خانہ قوس اور
حوت اوس سے منسوب ہین برج
حوت کو طرف قمر کے دیا اور برج قوس
کو طرف آفتاب کے دیا اور ساتوین
فلک پر زحل ہے دو خانہ زحل سے
منسوب ہین دلو اور جدی دلو کو طرف
قمر کے دیا اور برج جدی کو طرف آفتاب
کے ہر طرح دورہ بارہ برجونکا تمام ہوا۔

تاجدار۔ درجہ اور دقیقہ اور ثانیہ
اور ثالثہ اور رابعہ کسکو کہتے ہین۔

عب فلک البروج کے تین سو
سات حصّہ کئے ہین ہر ایک حصہ کا
نام درجہ ہے اور درجہ کے ساٹھہ حصے
کئے ہین ہر ایک کا نام دقیقہ ہے
اور ایک دقیقہ کے سات حصّہ کئے ہین
ہر ایک کا نام ثانیہ ہے اور ہر ایک
ثانیہ کے ساٹھہ حصے کئے ہر ایک
حصہ کا نام ثالثہ ہے اور ایک ثالثہ
کے ساٹھہ حصے کئے ہر ایک حصہ کا
نام رابعہ ہے اسیطرح دس تک حساب
ہے مگر ثانیہ اور ثالثہ سے آگے حساب
نہین ہے اور ہنود برہمن برج کو راس
اور درجہ کو آنس دقیقہ کو دنڈا اور گہری
اور ثانیہ کو پل اور ثالثہ کو بپل اور رابعہ
کو چہن کہتے ہین۔

تاجدار۔ نظرات کواکب یعنے مقارنہ
تسدیس تربیع تثلیث مقابلہ احتراق
تحت الشعاع محاق استقبال ان کی
کیا تعریف ہے۔

عبدالوہاب یعنے فلک البروج
کے تین سو ساٹھ درجہ مذکور ہوے ہین
اون کو نصف کیا تو ایک سو اسی ۱۸۰ درجہ
ہوے اوسکو نظر مقابلہ دو دو ریف کا
کہتے ہین پھر تمام درجات کے تین حصے

کیے تو ایک سو بیس درجے ایک
حصہ کے ہوسے یعنے اول خانہ سے
پانچوان خانہ اور نوان خانہ ہوا اوسکو
نظر تثلیث کہتے ہین یہہ تمام دوستی
کی نظر ہے پھر تمام درجات کے چار
حصے کیے تو نود درجے ہوسے یعنے
اول خانہ سے چوتہا اور دسوان
خانہ ہوا اوسکا نام نظر تربیع ہے یہہ
آدہی دشمنی کی تاثیر رکھتا ہے پھر تمام
درجات کے چہہ حصے کیے ساٹ درجہ
ہوسے اوسکو نظر تسدس کہتے ہین
آدہی دوستی کی ہے اور خانہ دوسرا
اوچہٹا نحس ہے اور خانہ آٹھوان اور
بارہوان نہایت نحس درنحس ہے
جاننا چاہیے کہ یہہ جو مذکور ہوا ابتداے
نشست بروج وستارون کی کیفیت
تہی لیکن فی زمانہ ستارہ بسبب سیر کے
ہمیشہ اپنے مقام پر نہین رہتا اسلیے
اگر دو ستارے ایک دقیقے پر جمع

ہوئین تو اوسکو **قران** کہتے ہین
اگر ساٹھہ درجے پر ایک دوسری
سی ہو تو اونکو **نظر تسدیس**
کہتے ہین اگر ستارہ ایک دوسرے
سے نود درجے پر ہو تو **نظر تربیع**
کہتے ہین - اگر ستارہ ایک دوسرے
سے ایک سو بیس درجہ پر ہو تو اوسکو
نظر تثلیث کہینگے یہہ نظر تمام دوستی
کی ہے اگر ستارہ ایک دوسرے سے
ایک سو اسی درجہ پر ہے تو اوسکو
نظر مقابلہ کہینگے یہہ نظر تمام دشمنی
کی ہے اگر آفتاب کے ساتھہ کوئی
ستارہ قران کرے **احتراق** کہتے ہین
اگر دو چار درجہ کے فاصلے سے ہو تو
تحت الشعاع کہتے ہین اور
باقی نظرات ہین اگر قمر شمس سے
قران کرے تو اوسکو **اجتماع نیرین**
اور **محاق** کہتے ہین اور اہل ہنود
اماوس اور اگر آفتاب سے قمر کا

مقابلہ ہو تو اوسکو بدر اور استقبال
قمر برہمنان **پورنماسی** کہتے ہین
تاجدار۔ منازل قمر کی حقیقت
کیا ہے بیان فرمائے ۔
عبدالوہاب حکماے یونان
فلک ہشتم کے اٹھائیس حصے برابر
کئے اور ہر ایک حصہ مین جو ستارے
واقع ہوسے اونپر صورتین منازل
کی قرار دین تو منجملہ چوراسی ثلث
ہوسے اور منجملہ چوراسی حصے سے
ایک کے تین ثلث کئے اور بارہ
برجون پر تقسیم کئے تو ہر برج کو سات
ثلث پہونچے اوسکو منزل کہتے ہین
اور حکماے ہند نے بہی ہر ایک کے
چار حصے کئے تو تمام حصون کے ایکسو
اسی چرن ہوسے اور بارہ برجون پر تقسیم
کیا تو ہر ایک برج کو ۹ اور ۹ ربع پہنچے
اور ہر ایک چرن کے پندرہ گہڑیان ہوتی ہین
مگر حکماے یونان کے حساب مین اٹھائیس

منازل ہین اور حکماے ہند ستائیس
نچہتر مشہور کرتے ہین اور ایک نچہتر کو
پوشیدہ رکہتے ہین مگر تولد طفل مین اور
اور جنگ قلعہ اور نکاح اور شادی اور
اسکا مومنین اوسکا احکام کرتے ہین اور
اوس نچہتر کا نام یہہ ہے **ابہجت**
اور مطابق یونانی منازل کے **زایچ**
منازل کے برابر تقسیم مین آیا ہے
اور دورہ **قمر** کا ستائیس روز اور
چند ساعت ہین اور نچہتر قمر ہند سے
حساب سے ستائیس روز ہین اور
ایک نچہتر کو قمر ایک شبانہ روز مین
قطع کرتا ہے تو ستائیس روز مین
تمام نچہترون کو طے کرسکتا ہے جسوقت
مین قمر سریع السیر ہوتا ہے تو بارہ
درجہ ایک شبانہ روز مین طے کرتا ہے
اس سبب سے حساب مین گہڑی اور
پل کم زیادہ ہوتے ہین مگر نچہتر ہند کا
قمر سے خوب معلوم ہوتا ہے اسواسطے

کہ تیرہ درجہ کی سیر قمر کی وسط مین رکھی ہی
اور طلوع قمر کا شام کو مقرر کیا ہے یعنے
جسوقت سے اجتماع نیّرین ہو کر قمر
علیحدہ ہوتا ہے تو بارہ درجہ پر طلوع
کرتا ہے یا زیادہ تو اوسکو ہلال کہتے ہین
اگر بارہ سے کم ہو تو ہلال نہوگا اوسکو
تحت الشعاع کہتے ہین اور ایک شبانہ
روز مین ایک نچھتر تمام کرتا ہے اور
ایک نچھتر کے چار چرن ہین اور ایک
شبانہ روز کے ساٹھہ گھڑی ہوتے ہین
تو اون کو چار پر قسمت کیا تو پندرہ
گھڑی کا ایک چرن ہوا اور تقسیم چرن
کی برجون مین منقسم ہے جسوقت چاہئے
قمر کا چرن اور نچھتر برجون مین دریافت
کرے اگر منازل فارسی کو دریافت
کرے تو تاریخ عربی سے قمر کو استخراج
کرکے برج اور درجہ معلوم ہوگا تو ثلث
ہر منازل کا دریافت ہو جائیگا اور
قمر ایک درجے کو چار گھڑی اور چوبیس

پل مین طے کرتا ہے۔
تاجدار۔ منازل قمر کے عربی اور
ہندی مین کیا نام ہین اور شکل اور
رنگ اور مزاج مذکر و مونث سعد و نحس
داخل خارج مع حروف کے بیان فرمائیے
عب سی **شرطین** عربی مین
اشونی ہندی حلیہ اسب رنگ زرد
مذکر آتشی متوسط کار خارج حروف چو چی چلا
بطین بہرنی **ثریا۔ پی بو**
نلے **بو** کرتکا حلیہ اونٹ رنگ
سرخ مونث مزاج آبی میانہ داخل حروف
آ اِی اُو اِئی۔ دبران
عربی روہنی ہندی حلیہ بیل کا رنگ
سفید مونث آبی میانہ داخل حروف
او بابی بو۔ ھقعہ عربی
مرگسرا ہندی شکل ہرن کی رنگ
سفید مذکر آبی ہمہ کار نیک داخل
وِی وُو کا کِی ھنعہ عربی
اردرا ہندی شکل بندے کی رنگ

سفید مونث آبی نحس داخل حروف
گوکھم ناچھہ ذِرَاعه عربی
چنا پشال پوپزوس ہندی شکل
خچر کی رنگ سرخ مذکر بادی ہمہ کارنیک
خارج سے کو ہاہی نثره
عربی بدہ پشال دیکھہ ہندی شکل
تیتر کی رنگ زرد مذکر بادی ہمہ کارنیک
نظر بغرب خارج حروف ھو سے
ھو ڈا طرفه عربی وسلیر و شلیکھا
ہندی شکل حلقہ تار رنگ سفید مونث
خاکی نحس داخل حروف ڈی ڈو
ڈے ڈو جبهه عربی گھما
ہندی شکل خچرہ رنگ سیاہ مونث
خاکی نحس خارج مامی مو مے
زهره پہو بہادپورنا بہا گنی شکل
آدم خفتہ رنگ لاکہی مونث آتشی نحس
داخل مو ٹاٹی ٹو صرفه عربی
اترا بہا گنی شکل چارپایہ رنگ سیاہ
مونث آتشی نحس داخل ٹی ٹو پاپی

عوا عربی ہست ہندی شکل دست
پیچیدہ رنگ سرخ مذکر آبی ہمہ کارنیک
داخل پو کانا تہا سماك عربی چتا
وچترا ہندی شکل دانہ مروارید
سپے پورا ری رنگ سفید مونث
آبی نحس خارج غفره عربی ساتی
وسوات ہندی شکل آدم استادہ رنگ
زرد مونث نحس خارج رُوری رُوتا
زبانه عربی ویشاکہا یساکہا ہندی
دانہ رنگ گلے رنگ طلائی مونث خاکی
نحس اکبر خارج تے تو تی توا کلیل
عربی انورادہا ہندی شکل گزدم رنگ
سفید مونث خاکی ہمہ کارنیک داخل
نانی نونے قلب عربی جیشٹھا
ہندی شکل کوہ رنگ زرد مونث
آتشی نیک در حساب فارسی داخل
نویائی یو شعله عربی مولا
ہندی شکل شیر رنگ سیاہ مونث
آتشی تیز کارنیک داخل یے جو

بہا بھی لغایہ عربی پوروا شاڑ
او پوربا کہا دھندی شکل چار پایہ
رنگ سفید مونث آبی میانہ داخل
بھوبہہ بھاڈ ہا بلدہ عربی اتراشا
را وترا کیا ڈھندی شکل چار پایہ سفید
رنگ مونث آبی میانہ خارج بھی بھوجاجی
ذابح عربی ابہجت ہندی شکل آدم
خونریز رنگ سیاہ مذکر بادی میانہ
جوبجے جو کہا بلع عربی سراون
ہندی شکل آدم گوشت دار رنگ زرد
مذکر بادی میانہ خارج سے کھے کہو کھی
کہو - سعود عربی دہنشٹا ہندی
شکل نصف عورت نصف مرد رنگ
سفید خنثی بادی میانہ سفر داخل
گاگی گوسے اخبہ عربی ست
تارکا دست بیکھا شکل مثل درخت رنگ
سفید مونث بادی نیک نظر طرف
جنوب داخل - گوسا ہی سو مقدم
عربی پوروا بہادرپدا - مصیدی شکل

دروازہ کلسدر رنگ سیاہ مونث
بادسے میانہ داخل ہی سو وادی
عربی اترابہاررپدا ہندی شکل آدم
نازنین رنگ سرخ مونث خاکی میانہ
خارج دو نچھا چھا پارشا عربی
ریوتی ہندی شکل مادہ گاؤ رنگ
سفید مونث خاکی ہمہ کار نیک بطرف
جنوب خارج دمی دو چاجی -
تاجدار - ہان حضرت ہر ایک کی
راس دریافت کرتے اور طفل کا نام
رکہنے کا کیا قاعدہ ہے بیان فرمائے -
عب - جنابعالی قاعدہ اوسکا یہہ ہے
کہ جب لڑکا پیدا ہوا اسوقت قمر کو
دریافت کرے کہ نچھتر کی کون سی چرن
پر قمر ہے اوس حرف کو اول اسم کے
کیا تو راس معلوم ہو جائیگی اور ایک نچھتر
چار حرف پر تقسیم ہے اور چار چرن
ایک منازل کو تقسیم مین -
تاجدار - ماشاء اللہ آپکی حفظ پر

ہمارا صاد سہے کیا مضمون یاد ہے
استنے مین شاہ صاحب تشریف لائے
اور یہہ مژدہ سنائے کہ مبارک ہو
لیجیے یہہ اجازت نامہ حاضر ہے اور
مستعد ہو جائے کل دس بجے باغ
زمرد نگار مین امتحان ہوگا۔
تاجدار۔ للہ الحمد ہر آن چیز کہ خاطر
میخواست ٭ آخر آمد زپس پردہ
تقدیر پدید ٭ اور کہا اگر اجازت ہو تو
شہر خجستہ بنیاد ایک نظر دیکھہ آون۔
روشن ضمیر مناسب ہی بسم اللہ
تاجدار باغ سے نکلکر شہر کی سمت
چلا جب قریب ایک میل کے راستہ
طے کیا دیکھا کہ ایک قلعہ رفیع الشان
فلک توامان سنگ اور مرمر سے بنا ہی
نہایت مصفا و مجلا ہے فصیل جمیل
صفائی مین بیہ ازاہ داختر رفعت مین
سد سکندر برجون سے دال بمار ذات
البروج کی نقل عیان دروازے سے

طاق کسریٰ کی شان نمایان مصوران
جادو قلم معجز رقم سے نے صید گاہین اور
تصاویر دلپذیر پر نظر فریب بصد زیب
اسطرح کہینچے ہین کہ اشکال ذی روح
بولا چاہتے ہین مدحت صناع حقیقی
مین لب کہولا چاہتے ہین پہلو سے
قلعہ سے ایک دریا روان جسکے
پانیکی صفا اور ضیا پر موتی کی آب
قربان سامنے صحرا سے نزہت فزا
ہوا فرحت افزا راحت انتہا باعث
مسرت و سرور جس سے رنج و الم
دل حزین کا کوسون دور ترشح
سحاب سے آبشار ہلکی سے پہوہار
ایسا سمان کہ ہر ہشتاد سالہ کے دلمین
شباب کی امنگ آئی زاہد کامل
می ارغوانی کا طالب ہو جاے الغرض
تاجدار داخل دروازہ ہوا دیکھا شہر
غیرت قصر جنان رشک روضۂ رضوان
عمارات عالیشان فردوس توامان

باشندے حور و غلمان خاص سے
عام تک بلباس مجدت وستین فوق البھر
تحت البھر کی جنتین بازارین دلکش
مکانات فرح بخش سڑکین صاف دوکانین
فرحناک خلقت کا ہجوم خریدارون کے دہوم
موسم بہار ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا پھولونکی
مہک جا بجا تاجدار نظارہ کنان
چلا جا رہا تھا کہ سامنے سے ایک
صاحب پستہ قامت سیہ فام شلجم
کی صورت بوتے کی مورت آنکھین
گھومچی کے برابر ناک چپٹی لب موٹے
داڑہی خشخاشی نحیف ساٹھہ برس کا
سن شریف ایک ہاتھہ مین نیشکر
دوسرے مین چاقو ینگوریان تراشتے
کرتے چکتے جاتے ہین اور چلے آرہے ہین
قریب پہونچکر تاجدار سے مخاطب
ہوکر مجرا عرض کرتا ہون -
تاجدار - تسلیم آپکا اسم مبارک
پستہ قد با دولت کا خطاب مستطاب

ہمایون و فرخ و فرخندہ و خجستہ و مبارک
و میمنت و سزاوار و سرسبز و شاداب
و کامیاب رشک سہراب رو کش افراسیاب
اوستاد اسفندیار تہمتن صف شکن جناب
پینک آب دایم السکر و السرور افیون
نواز خان مدک جنگ جانڈو جاہ سرپرز مین
دلا پائیگاہ شیخ میر بیگ خان خواجہ زمان
رستم جہان تاجدار ماشاءاللہ آپ بڑے
ظریف الطبع لطیفہ سنج اور شاعر بھی
معلوم ہوتے ہین خواجہ زمان
رستم جہان آپ شاعری کو لیے
پھرتے ہین اجی میرے گھر کا چوہا سنج
و آتش کا اوستاد ہے بندہ مجمع العلم
والکمال منبع الحسن والجمال ہے -
تاجدار - خواجہ صاحب آپ بیشک
بڑے علما ہین بلکہ فضلا خواجہ زمان
آپ بڑے لایق دقایق معلوم ہوتے ہین
جب تو اینجانب کی علم و لیاقت کو پالیا
حضور کا اسم شریف -

تاجدار۔ عاصی کو تاجدار کہتے ہین ۔
خواجہ آہا تو آپ شہزادے ہین
فرماےئے کچھہ ملک گیری کے ارادے
ہین یا کسی مرغولہ موعنبرین گیسو کے
دلدادے ہین سچ کہنا اوستاد
لاناہاتہہ کیون کیسا بہانپ لیا ہون
اجی ہم سے کوئی اڑسکتا ہے
ماید ولت عجب فکر فرماتے ہین ہشتاد
پشت کی خبر لاتے ہین مین ایک ہی
ٹوہیا ہون ۔
تاجدار۔ سبحان اللہ آپ کے
کلام کا عجب مضمون ہے آپ بھی
طرفہ معجون ہین ۔
خواجہ اے تیرے زبان کے
قربان اس معجون کے لفظ نے
کیا مزا دیا ہے قسم حسینؑ کی آنکھون مین
سرور آگیا ۔
تاجدار۔ معجون سے میری مراد
نشہ کی چیز ہرگز نہین ہے بلکہ معجون
طلبی ہے ۔
خواجہ تو بندہ پرور معجون کی کیا حقیقت
ہے بندہ حکیم لایق طبیب حاذق
مسیح الزمان عیسیٰ دوران ہے ۔
تاجدار۔ آپکا دولت خانہ کہان ہے
خواجہ قبلہ بندہ مادر ار کمالات کے
قطب الاقطاب غوث الاغواث
مرشد کامل ہادی آگاہ دل درویش
معرفت کیش ہے فقیر کو گہر سے
کیا تعلق ہے ع درویش ہر کجا کہ
شب آمد سرا اوست ۔
تاجدار۔ فی الحال آپ کہان فروکش ہین
خواجہ۔ یہان ایک رئیس ہین
صمصام جنگ نام اون کے یہان
ہون نہایت ذی وقار بردبار بحر سخا
عین عطا خوش خلق سراپا اخلاق شیرین
زبان لطیفہ سنج مرنجان مرنج ہین
اگر تکلیف متصور نہو تو چلئے ملاقات
کیجئے خالی از لطف نہوگا **تاجدار۔** بہت

مناسب ہے یہہ کہکر ہمراہ ہو لیا
مگر اب نواب صاحب کی طرز معاشرت
کی کیفیت سنئے کہ آپکے یہان نو بجے
صبح ہوتی تہے دس بجے تک خواب
غفلت مین پڑے رہتے تھے کروٹین
بدلین آنکہین ملتے ہوے اوٹھے
اور پہر سو گئے گیارہ بجے کے بعد
کہین بیدار ہوے گہنٹہ بہر بیت الخلار
مین بیٹھے بعدہ منہہ ہات دہوئے
خدمتگار نے پیچوان بہر لایا مصاحب
آئے خوش گپیان ہونے لگین پہر
چانڈو اور افیون اور مدک کا شغل
رہا بارہ بجے دسترخوان بچہا خاصہ
نوش فرمایا تہوڑی دیر چہ میگویان
رہین پہر قیلولہ جو کیا تو شام کی خبر لائے
شام کو بعد فراغ طعام دس گیارہ بجے
تک امیر حمزہ کی داستان سنا کئے
پہر آرام فرمایا اسیطرح ایام گذار رہی
ہوتی تھی الغرض یہہ دونو صاحب بہی

تہوڑے سے عرصہ مین ایک مکان مین
وارد ہوے دیکہا مکان عالیشان
مختصر سا خانہ باغ سرسبز و شاداب
انواع و اقسام کے درخت گلدار پہولون سے
سرا پا بہار بیچمین بارہ دری انگریزی
وضع سے سجی سجائی نہایت آراستہ
و پیراستہ دو چار مصاحب بیچمین ایک
نواب صاحب بصد شوکت کرسی پر
متمکن ہین ـــ

خواجہ زمان قریب پہنچکر آداب
عرض کرتا ہون پیر و مرشد کو ـ

تاجدار ـ السلام علیکم نواب صاحب
وعلیکم السلام ورحمتہ اللہ وبرکاتہ ـ

خواجہ صاحب نواب صاحب سے
تاجدار کے طرف اشارہ کرکے آپسے
ملاقات کیجئے آپ شہزادے ہین میرے کرم
نواب صاحب نے اوٹھکر مصافحہ
کیا اور ایک عمدہ کرسی منگوا کر پاز وسی
بچھوا کر بہ تکریم تمام بٹھلائے ـــ

صمصام یعنے نواب صاحب اسم
شریف حضور کا۔
تاجدار۔ عاصی کو تاجدار کہتے ہین۔
صمصام باعث رونق افروزی
اس ملک کا۔
تاجدار۔ مجہے سیاحت کا شوق ہے
سیر کنان ادہر آنکلا۔
نواب جناب فی الحال کہان رونق
افروز ہین۔
تاجدار۔ جناب روشن ضمیر شاہ صاحب
قبلہ پاس فروکش ہون۔
نواب حضور کے اور برادر وغیرہ
کتنے ہین۔
تاجدار۔ ایک برادر کلان ہین مرزا
فریدون حشم بہادر ولیعہد حضرت ظل سبحانی
تاجدار۔ حضرت کا اسم مبارک نواب
صمصام جنگ کہتے ہین نحیف کو اسمین داروغہ
صاحب آکر عرض کی کہ نوازش حسین
تحصیلدار تشریف لائے ہین۔

نواب بلاؤ جلد لاؤ میرے بچپنے کے
دوست ہین الغرض تحصیلدار صاحب
تشریف لائے **نواب** صاحب نے
تعظیم کے واسطے اوٹہے بعد سلام علیک
مصافحہ کرکے قریب بٹہلاے بعد
مزاج پرسیکے یون گفتگو ہونے لگی
تحصیلدار یہہ تیسرا سال حضور کی ملاقات
نواب بیشک مگر افسوس ہے کہ آپنے
رسل و رسایل بالکل موقوف کر دیا۔
تحصیلدار سرکاری خدمات کے
انجام دہی مین ہمیشہ عدیم الفرصتی رہتی
ہتی اسلیئے مجبور تہا معاف فرمائیے۔
نواب خیر یار عزیز کچہہ بندوبست
جدید کا حال سنائیے۔
تحصیلدار اوسکی حقیقت یہہ ہے
کہ سال حال مین ایک محکمہ بندوبست کے
نام سے مقرر ہوا ہے جسمین زراعتی
زمینات کے پیمایش پختہ ہوکر فی بیگہ
حیثیت زمین کے موافق تشخیص کامل

ے کے ساتھہ نقد دہارا مقرر ہوتا ہے
اون کے پاس دوربین وآلات ہین
جس سے زمین کی مٹی کھود کر حیثیت
زمین کی اول دوم سوم چہارم دریافت
کرکے دہارا قایم کرتے ہین اسمین
سابق کی نسبت علاوہ سہولت اور آسانی
اور خوشی رعایا کے غلہ کی نسبت الضعف
ترقی محاصل مین ہوگئی ہے۔
نواب اگر ایسا ہے تو میرا بھی قصد
ہے کہ اپنی جاگیرات کا اسطرح
انتظام کرون۔
تحصیلدار مناسب ہے آپ مہتمم
صاحب بندوبست پاس ایک مراسلہ
اس مضمون کا بہیجدیجئے کہ مین اپنی
جاگیرات کی پختہ پیمایش معہ نقشجات اور
دہارابندی کے کروانا چاہتا ہون
براہ کرم موزنیدارون کو بہیجکر تکمیل
فرمادیجئے جو کچھ اوسکی فیس ہو اطلاع
فرمائیے بلا تامل مرسل خدمت ہوگی

مگر موزنیدارون کی ساتھہ آپکے جانب سے
کوئی نہایت متدین شخص رہنا چاہیے
تا پٹیل پٹواری یا رعایا اون سے سازش
کرکے دہارے بندی مین کمی نکرین بلکہ
میری دانست مین اگر خود بدولت
توجہ فرمائین تو انسب ہی کیونکہ یہہ مالی
مقدمہ ہے کسیکا اعتماد نکرنا چاہیے
اگرچہ چند سے تکلیف ہی مگر پہر ہمیشہ کی
بیفکری اور ترقی محاصل علاوہ۔
تحصیلدار آپکے جاگیرات کا اب
کیا محاصل ہے۔
نواب جناب تین لاکہہ روپیہ تقریباً ہے
تحصیلدار تعہد میرے نزدیک
غیر مناسب ہی مثل مشہور ہے اجارا
اجاڑا نواب صاحب آپ امانی اپنے
قبضہ مین رکھکر انتظام فرمائیے بہلا
آپنے اپنی حکومت مین تعلقات کو کبھی
ملاحظہ بھی فرمایا ہے۔
نواب ابھی تک تو اتفاق نہین ہوا

تحصیلدار - اسکا کیا باعث دیہات تو بڑی فضا کی جاے ہوتے ہین آب دہوا لطیف نجاست خفیف کو سون نک دہانون سے سرسبز کہیت لہلہاتے ہین صبح کے وقت مرغان خوشنوا چہچہاتے ہین گل خود رد کی بہار سبزہ زمردین لطافت یارنہرون کی روانی ندیون اور تالابون کا پانی نوزائی ہرشئی مین مزا ہوا صحت افزا -

نواب اگرچہ مین نے دو تین مرتبہ قصد جانیکا کیا تھا مگر ہماری بیگم دیہات اور جنگل کا نام سنکر کانپ اوٹہتے ہین اور ہرگز چلنے کو راضی نہین ہوتین یہی باعث میرے فسخ عزم کا ہوتا ہے

تحصیلدار کسی ناواقف یا اہل غرض نے اپنے فائدے کے واسطے خلاف واقع حالات بیان کرکے اون کو خایف کردیا ہوگا آپ اصل کیفیت بیان کیجئے اور ترغیب دلاکر تشریف لیجاسیے رعایا کی دادرسی آدمی کی ترقی اور انتظام اپنے قلمرو کا آپ کا فرض منصبی ہے -

نواب مین آپکا ممنون ہوا انشاء اللہ اسی ماہ کے اخیر تک سوکام چہوڑ کر عازم سفر ہوتا ہون -

تحصیلدار ابہی تعہد کی مدت کسقدر باقی ہے -

نواب جی اس سال مدت ختم ہوتی ہے بلکہ دس روز شاید باقی ہون گے -

تحصیلدار ہان نواب صاحب ضرور چاہئے چونکہ عاصی کو آپ سے محبت دلی تہی اسلئے عرض کیا اب تخفیف تصدیع ہوتا ہون کل جمعہ ہے حاضر ہوکر فرصت سے اور ابواب بقیہ گذارش کرونگا ابہی مہینہ بہر یہان رہونگا یہہ کہکر رخصت ہوے خدمتگار نے عرض کیا خداوند خاصہ چنا گیا **نواب صاحب** اور تاجدار اور مرزا صاحب یعنے

مرزا نادر حسین صاحب نادر اور میر جواد علیصاحب قمر اور میان ہندی اور شیخ جہر حسین و شیخ تہر حمزہ اور ضاحک الدولہ مسخر الذی اور خواجہ زمان رستم جہان دستر خوان پر بیٹھے اور چہ میگوئیان ہونے لگین -

نواب قصد ہے کہ اسی ماہ مین اپنی جاگیرات کا سفر کرون -

نادر حضور جاگیرات کا سفر کرینگے -

ہندی خیر باشد خداوند یہ سفر کیسا

نواب مجھے شرم آتی ہے کہ مین ابتک جاگیرات نہین دیکھے -

ہندی اسمین شرم کی کیا بات ہی خداوند کیا دیہات کے دیکہنے سی کیا ہفت اقلیم کی ریاست مل جائیگی -

نواب یہی رعایا کی دادرسی اور آمدنی کی ترقی ہوتی ہے -

ہندی کیا حضور کے دشمن محتاج ہین خداوند یہین سے نائب کو تاکید لکھہ بہیجیے ایک ہفتہ مین دونا محاصل لیجیے چلو چھٹے ہوسے پہر سرکار کو زحمت اوٹہانیکی کیا ضرورت ہے -

نادر حضور دیہات کا سفر میرے دانست مین نہایت مبارک ہے کیونکہ ہم لوگون نے دیکہا کیا ہے کیسا ہی آدمی ملکون کی سیر کرنے سے پختہ کار ہو جاتا ہی کیونکہ بزرگون سے فرمایا ہی ع سفر مربی مرد است و آستانہ جاہ

ہندی خداوند ہرگز اور زنہار دیہات کے سفر کا ارادہ نفرماسے کیونکہ حضرت مولوی معنوی مولانا سے روم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین دہ مرو دہ مرد را احمق کند * عقل را بے نور و بے رونق کند * اور والد کو اگر تبہ جانیکا اتفاق ہوا تہا بس وصیت کر گئے ہین کہ بیٹا اگر کوئی لاکہہ روپیہ دے تو بہی دیہات کیطرف رخ نکرنا -

نواب یہہ کیون سے سبب کیا وجہ کیا

موجب جہت کیا۔

ہندی حضور فدوی دست بستہ عرض کرتا ہے کہ از براے خدا یہہ خیال دل سے نکال ڈالین۔

قمر عجب قسم کے آدمی بہی آخر کچہہ تو معلوم ہووے۔

ہندی خداوند والدماجد نے دیہات کے سفر مین یہہ تکلیف اٹہائی کہ وصیت کرگئے پیر و مرشد جنگل کا راستہ ناہموار درخت خار دار بگی تو چل نہین سکتی رہا میانہ اور شکرم رات دن کے ہچکولونمین بخار آجائیگا پہر راستہ دو ہفتہ کا اور راہ مین تازہ گوشت اور ترکاریان اور گرماگرم برفی اور بالائی کا ملنا دشوار تو پہر جانڈو کا نشہ کیسا بالفرض اگر باورچیان چابکدست بہی ہمراہ ہون سفر کی خستگی اور وقت کی تنگی کے علاوہ منزل پر کب پہنچنگے اور خاصہ مین بریانی مزعفر نرگسی کباب مرغ پلاؤ کوفتہ پلاؤ پراہٹے قتلمی ورقی سنبوسے کب تیار ہوسکنگے اور جانڈو کب پیا جائیگا اور داستان کب سنی جائیگی اور اترسنے کی جاے براسنے ٹاٹ کے سپنے اور گہانس کے چہاے ہوسے جاشور خاسنے غلیظ تمام جانورون کی لید اور مچہر اور کہٹمل اور جوسے رات بہر چین نہ لینے دینگے کہجلاسنے کہجلاسنے پہر صبح تک فیلپا بنجائینگے معاذ اللہ حضور سے کہین ایسے صعوبتین اٹہہ سکتے ہین۔

قمر خاصی واہی ہو یہہ ہزارون جاگیردار اور حکام جایا کرتے ہین سو کیونکر جاتے ہین

ہندی اونکی اور بات ہے بہائی جان وہ ہمیشہ سے سفر کے عادی ہین سفر اونکی گہٹی مین پڑا ہے ہم اونکا مقابلہ کرسکتے ہین نادر یہہ کوئی معقول وجہ نہین معلوم ہوتی

ہندی تعجب ہے آپ لوگون سے

بزرگون نے فرمایا ہے السفر
صورت السقر پہر آپ لوگ ترغیب
دیئے چلے جاتے ہین –
قمر بہائی صاحب السفر وسیلة
الظفر بہی تو آیا ہے –
ہندی ہان وہ مجاہدین اور پہلوانون
کے واسطے نہ ایسے نازک طبع
نازک مزاج والون کے لئے ذرا غور
فرمائیے – نہ ہرجائی مرکب توان
تاختن ؛ کہ جاہا سپر باید انداختن ؛
نواب مین ترقی محاصل اور انتظام
کے واسطے جانیکا قصد کرتا ہون
صرف تفریح خاطر کے لئے ہنین –
ہندی سرکار اول تو یہہ ملاحظہ
فرمائے کہ موزینہ دار زنجیر اور شنکو
لئے ہوئے کوسون گہوما کرتے ہین
استغفر اللہ مسجد تک جاتے ہوئے
تو ہانپ جاتے ہین حضور نہ کہ کوسونکا
دورہ حضور راستہ ناہموار وہنمیر تون کے
مینڈ جابجا ذرا پیر پہسلی اسے تو نافت
ٹلجائے یا بدن برابر دیڑ خصیہ اوتر آئی
چلو تڑی مین لگگے اور تمباکو کا پتہ یا ٹیسو
کا پہول گرم کرکے بند ہے ہوئے
کانجہ کہینچکر آہ آہ کرتے اور زمین ترقیدہ
خار مغیلان گہوکرو کے چہنے فرنگی
دہتورے کے کانٹے –
چرا کارے کند عاقل کہ باز آید پشیمانی ؛
نا در حضور شکار کا شوق بہی رکہتی ہین
راستہ مین چرند پرند کا شکار بہی
کرتے چلینگے اور بلا ہرج چلنے کا
بندوبست اسطرح ہوسکتا ہے کہ
رات کو چلا کرین علی الصباح اوترجائین
اور بندوبست باورچیخانہ کا بہی معقول
ہوسکتا ہے اور علاوہ برین حضور
جنگل مین لطافت آب وہوا کے
باعث صرف روٹی سالن وہ مزا دیتا ہے
جو پلاؤ قورمہ مین ناممکن ہے –
ہندی سرکار حقہ بینا تو وہان

کوئی جانتا ہی نہین صرف چیٹہ اوڑا کرتا ہے
چابک جہاڑی اور چیٹہ سلگا لیا سانچی
کو بیلے عنقا پہر تو اکیونکر سلگ سکتا ہی

نواب یہہ بڑی مشکل ہوی میان
ہندی تو شاید بے تو بکے مرجائین

ہندی سرکار کو خدا سلامت رکہے
دس پندرہ سیر برفی اور سو پچاس
سے گنے اور سیر بہر افیون اور دو چار نر
کو بیلے بہراہ نہ کہلوںگا یہی نہ کہ سو پچاس
روپیہ کرایہ لگجائیگا سرکار کی نوازش
کے آگے یہہ رقم کس گنتی مین میان
ہندی سے نے دیکہا کہ اپنا رنگ پہیکا
پڑ گیا اور کوئی فقرہ کارگر نہوا باہر
سے گئے اور ایک اپنے دوست کو
تعلیم سے کرئے کہ نواب صاحب کے سامنے
چلکر دیہات کی خوب ہجو کرین اور سامنے
آکر عرض کی خداوند میرے ایک دوست
ہین تحصیل کے پیشکار کہ اکثر ادہی طرف
کے دیہات اور ضلع سرکار مین رہا کئی ہین
سرکارون کی زبانی بہی کچہہ کیفیت سماعت
فرمائین پہر جو مزاج مبارک مین آئی
عمل پیرا ہون۔

نواب اچہا اون کو بلوا و الغرض
پیشکار صاحب حاضر ہوسے اور تسلیم
کرکے مؤدب بیٹہہ گئے۔

نواب ہان جناب پیشکار صاحب
آپ دیہات مین کئی دن رہے۔

پیشکار۔ حضور مین تین سال تک مورد
آفات و بلا رہا۔

نواب کیا دیہات ایسا برا مقام ہی

پیشکار اب کیا عرض کرون سرکار
زبان قاصر ہے پناہ مانگنے کی جاہے

نواب لوگ تو وہان کی آب وہوا
کی بڑی تعریف کرتے ہین۔

پیشکار اول تو خداوند وہان سوا
اپنا طرے کی یہاجی سکے اور بگین سکے
دوسری ترکاری کا نام عنقا ہے اور
عام غذا وہان کی جوار کا دلیا دریا جرکا

گھٹکا ہے جو خداوند چاک چاٹ کر کہتا ہو
بلا تشبیہ بدہضمی کے پاخانہ یا گھٹتا قے کرے
سر یکا صورت حرام ہوتا ہے جب بہت
تکلیف کیا تو گھٹل چانول سے کانجی کا
کھانا پکا لیا اور سالن املی کا کچا کھٹا
مرچین جلا کر ملکر ڈالدین بس سالن ہوگیا
اور پیچ اور چھاچ اون کے حقمین
پیرومرشد شیر حرما ہے بس غذا کی کیفیت
یہہ معلوم ہوی اب پانی کا حال سنئے
اگر ہلکی سی دو چپاتیان صبح کو کھا لیجئے
تو شام تک بدہضمی کی شکایت رہتی ہے گوشت
تو وہان گلتا ہی نہین لاکھہ کوشش
کیجئے سخت پتھر اور معلوم نہین نباتات
مین کیا سمیت ہے کہ بکریون کے
پیٹ مین جوکین پیدا ہوکر مرجاتی ہین
اگر کوئی بیمار بکرے کے کلیجے پکا لیگئے
فوراً کلکلا اوگرا ہوگیٔ اور پانی پر چکنا
تیرتا ہے –
نواب ارے توبہ تو دارالعلالت
کہنا چاہیئے –
پیشکار اور فیلپایہ اور باد خایہ تو
وہانکا تحفہ ہے کیا مجال ہے جو وہان
جائیے اور کورا بچکر آوے سرکار فدوی
بھی انہین امراض مین مبتلا ہوگیا تھا
دو برس کے معالجہ مین خدا نے شفا دی
اوسکے تذکرے سے رونگٹے کھڑے
ہوجاتے ہین خداوند –
نواب نعوذ باللہ اب اوسطرف
رخ کرنے والیکو کچھہ کہتا ہون –
نادر یہہ سب لغو باتین ہین حضور
پیشکار خداوند یہہ ابھی نرے صاحبزادے
ہین انڈے کی زردی انکو کیا معلوم
کسیکے زبانی تعریف سنی ہوگی اور بندہ
جہانیان جہانگشت –
قمر ایسے ہی لوگ تو مانع عزم سرکار
ہین اب کیا ہون –
نواب آپ کو دخل درمعقول سے
کیا علاقہ اول ہم سے تو کہا ہی نہین کہ

وہان فسق کی بیماری بہت ہے۔
محمد اگر یہہ بیماری وہان ہو تو ہزار
ہزار روپیہ شرط لگاتا ہون۔
پیشکار پیر و مرشد یہہ ناتجربہ کاری کی
باتین ہین بندہ کو جوا بازی اور گہوڑدوڑ
کی شرط لگانے کی عادت ہنین ہی
اور نہ ایسے صحبتون مین بیٹھا ہے
شرط لگانا شرعًا حرام ہے معاذ اللہ
کوئی ایماندار مرتکب ایسے فعل کا ہوسکتا ہی
نادر بہلا یہہ جو یوروپین لوگ اور
مسلمان حکام جو رہتے ہین اون کو
کوئی بیماری ہنین ہوتی۔
پیشکار بہائجان وہ لوگ چاہی
کافی اور شراب اور سوڈا واٹر کا استعمال
کرتے ہین اور سوا اوسکے برفستان
کے پیدایش کے ہین اون کو سب
جگہہ مساوی ہے ہم تم کہین ان کا
مقابلہ کرسکتے ہین ہوش کی دوا کرو۔
نواب بہائی صاحب آپ طبیب ہین
نہ مین پہر واسطے صحیح طور پر کیونکر معلوم ہوا
اگر گئے اور اتفاقًا خدانخواستہ فسق
ہوگیا تو ہماری بیگم کو دلی رنج ہوگا اور
علاوہ برین ہم کسی حسین مہ جبین کے
صحبت کے لایق نرہینگے نہین صاحب
بلا سے کچہہ ہو اب تو ہم اوسطرف رخ
ہی نکرینگے یہان ہندی دلین بہاے
بشاش ہے کہ مار لیا اور طرفہ یہہ کہ
جنہین پیشکار مصنوعی بنالائے تہے
وہ کبہی عمر بہر مین دیہات کی شکل خواب
مین بہی ندیکہے تہے مگر ہندی صاحب
کے تعلیم سے صرف فقرہ ہی جیت گیا تہا
نواب خدا تعالی نے بڑی خیریت
کی ورنہ تو بہہ ہے بہلے رہتے۔
ہندی خداوند غلام کو سرکار کا نمک
جوش کررہا تہا۔
نادر پہر جانیدیجئے حضور اگر ایسا
شک ہے تو سفر کیا ضرور ہے۔
نواب اجی شک کے کیا معنی یقین

سمجھے استنے مین سب بے کہانے سے
فراغت پاسے گرما گرم چاے آئی
نواب صاحب نے مع مصاحبین
و تاجدار نوش فرماے حقے پیچوان
منگواے تمباکو سے سارے
محفل کو بسا دیا ۔
نواب ہی اسوقت طبیعت بے لطف
ہے کچھہ اشعار آبدار پڑہے جائین
نادر عرض کرتا ہون پیر و مرشد
سماعت فرماے **شعر** خدا منہہ
چوم لیتا ہے شہیدی کس محبت سی ؛
زبان پر میرے جسدم نام آتا ہی
محمدؐ کا ۔
نواب صلے علی کیا کہا ہے
نادر ـــہ الفت دندان جاتا ہین
کٹے جاتی ہے عمر ؛ ہے روان
کشتی ہمارے موتیون کے آب مین ؛
نواب ماشاء اللہ شعر اسکو کہتے ہین
کیا نازک خیالی ہے نور کا کلام پایا ہی

ـــہ کیا دہوان دہار اوس مسی سے
اسکی ہے تحریر لب ؛ دل جلون کا ہی
یہہ دود آہ دامنگیر لب ؛
قمر حضور اس شعر کو سماعت فرمائی
ـــہ سید وصال رنجش دلدار ہوگئی ؛
اتنا بڑہا غبار کہ دیوار ہوگئی ؛
نواب اہا ہا کیا دیوار ہی سبحان اللہ
ـــہ اشک اب لاتا ہے کوئی دم مین
منہہ پر دلکی بات ؛ طفل سے ممکن
نہین ہے ضبط کرنا راز کا ۔
نواب واہ کیا طفل ہی مسخر الذی
سرکار ذرا ادہر توجہہ فرماے ۔
ـــہ بوسے لون بلائین لون گلے
لپٹے کہ دیکھون ؛ کل چار پہر رات
اور ارمان ہزارون ۔
نواب کیا رنگین شعر ہے واللہ
پہڑکا دیا چمن خداوندا اسکا چچا جان
عرض کرتا ہون سنئے ؛ مجھکو اوس
بوسۂ دندان سے پس از بوسۂ لب بنا

دے نقل نمکین چند نہ پس از جام شراب
نواب بیشک بڑھگیا۔
مسخر الذی اسکا دادا جات
سنئے **ع** تم مسی ملکر نہ غرفہ سے
نکالا منہ کرو ٭ اور نہین گرما نتے تو
جاو کالا منہ کرو ٭
نواب اچھا شعر ہے سبحان اللہ
قمر حضور حکمت آمیز شعر سماعت
فرمائیے **ع** پائیگا ایکدن کمال
سر بلندی شکل بدر ٭ ماہ نو کیطرح
جو بہر تواضع خم ہوا ٭
نواب اہا ہا کیا تشبیہ ہے یہہ
کسکا شعر ہے۔
قمر حضور یہہ نواب مہدیحسن خان
آباد کا کلام ہے اور سنئے **ع**
موم دل جو ہے ستاتا ہے اوسے
ہر سنگدل ٭ شمع کا سر کاٹنا ایک
کہیل ہے گلگیر کا ٭
نواب یہہ تو مرزا محمد علیصاحب
کی طرز معلوم ہوتی ہے کیا صاحب
نے ہندی جنم لیا ہے۔
چمن سرکار یہہ شعر صنعت ایہام مین
ہے ملاحظہ فرمائیے **ع** فائدہ تم جو
دم نزع مین یار آئی نظر ٭ نہ تو یار آے
سخن اور نہ یارا سے نظر ٭
خواجہ زمان حذاوندا ادہر توجہ فرمائے
ع دیا بوسہ دہن کا اوسنے ہمت
اسکو کہتے ہین ٭ یہہ تنگی اور یہہ بخشش
سخاوت اوسکو کہتے ہین ٭
نواب اہا ہا کیا تنگی ہے اور کیا
بخشش ہے زبان چوم لے۔
خواجہ اور سنئے **ع** نازسے جب
وہ چلتے ہین پازیب سے یہہ آتی ہے
صدا ٭ ہا کا فر کہئے اون کو جو انکار
قیامت کرتے ہین۔
نواب بہے واللہ جی خوش ہوگیا
کیا شعر پڑھا ہے خواجہ صاحب نے۔
نادر حضور نئی بندش ہے سماعت

فرماسئے ؎ سرمہ ہے سفاک
شہرہ ہے نگاہ یار کا ٭ سچ کہا ہے
باڑ کاٹے نام ہو تلوار کا ٭
نواب سبحان اللہ کیا مضمون
لطافت مشحون ہے -
قمر حضور اس شعر کو ملاحظہ فرمائے
؎ برنگ آئینہ ہم اور سینہ صاف
ہوی ٭ جو اپنے دل پہ کسی شکل سے
غبار آیا ٭ **وله** رخ کو پوشیدہ عبث
ماہ لقا کرتے ہین ٭ اچھی صورت کو
چھپاتے ہین برا کرتے ہین ٭ **وله**
غبار راہ ہین بر آئے ہوای عالم بالا
فلک پہ ایکدن پہنچینگے ہم اس خاکساری سے ٭
وله تماشہ دیکھ کر جراح کے مرہم
لگانیکا ٭ ہمارے زخم ٹانکے توڑ کے
کھل کھل کے ہنستے ہین ٭
نواب بیشک یہہ اشعار گوہر
نثار ہین -
چمن خداوند عرض یہہ ہے ؎

دیکھے جو ترے چاند کے ٹکڑون کے
یہہ رخسار ٭ انکار نہ کا فر کو رہے
شق قمر کا ٭ مصحف رخسار بیضاوی
پہ کشف حال سرخ ٭ وقف ہے
اک سورۂ والشمس کی تفسیر کا ٭
نواب ماشاء اللہ خوب فرمایا چمن تسلیم
مسنخر **الذی** خداوند عرض کیا ہے
؎ شیخ کی تسبیح اور عمامہ کس گنتی مین
ہے ٭ وہ کمند زر ہے یہہ گنبد تلبیس
اور خداوندا ایک نقل یاد آئی ایام
جوانی مین فدوی صوبہ اودھ مین سرکار
مین مرزا جمشید فر بہادر کے ملازم تھا
اور شہزادی صاحب کو کسی امیر
عظیم الشان جسکا نام اسوقت فدوی کو
یاد نہین ہے اونکی صاحبزادی سے
جو نہایت حسین ہجبین اور علوم متداوله
مین نہایت لایق اور فایق تھین او
اور شاعری مین اپنا سہیم نہین رکھتی
تھین عشق تھا ایک مدت کی گریہ وزاری

واضطراب وبیقراری کے بعد فضل
خدایتعالی کا شامل حال ہوا گل وبلبل
کا وصال ہوا یعنے شادی ہمیت
آبادی کی تیاری ہوی تکلف تمام
وتزک واحتشام مالاکلام انجام اس
کارخیر کا ہوا شب زفاف جب شہزادہ
بہادر نے قصد وصل کا فرمایا اوسیوقت
عروس کو حیض آیا دولہن نے
فی البدیہہ یہہ شعر کہکر دخول سے نوشہ کو
منع فرمایا ؎ اگر قلبت بقتل چومنی
خوش شنود میگردد ۔ بجان منت ولے
تیغ تو خون آلود میگردد ۔

نواب بھیے واہ کیا بدیع الخیال
بیگم تھین اپنے زمانیکے زیب النسا
کہنا چاہیئے اور حاضرین مارے
ہنسی کے لوٹ سے لنے لگے ۔

سبحن الذی اصمعی شاعر مصرین
ایک بازار کے طرف سیر کنان چلا
جارہا تہا دیکھا کہ دوکان پر انواع
واقسام کے فواکہ چنے ہین اور
مرغ بریان دہرے ہین اور ایک
عورت گل اندام کبک خرام غنچہ لب
گل رخسار سراپا بہار بیٹھی ہے
اصمعی نے تفریحاً کہا وفاکھۃ مما
یتخیرون ۔ ولحم طیر مما
یشتہون ۔ وحور عین
کامثال اللؤلؤ المکنون
اوس ماہرو عنبرین گیسو نے
ہنسکر جواب دیا جزاءً بما کانوا
یعملون کیا ذکی الطبع عورت
تھی بھیے نورجہان بیگم کی چہوٹی بہن
کہنا چاہیئے ۔

صحت نامہ معلم بینظیر

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۵	۳	انسان کی مزاج	انسان کا مزاج
۵	۳	واقع ہوئی	واقع ہوا ہے
۵	۴	اطفال کی مزاج	اطفال کا مزاج
۵	۵	راغب رہتی ہے	راغب رہتا ہے
۵	۶	مسن لوگون کی	مسن لوگون کا
۶	۸	کارحسینان	کارخسیسان
۶	۱۱	خیر الناس من ینفع الناس	خیر الناس انفعہم للناس
۸	۱۵	چمن ہزار یاسمن -	چمن پر از یاسمن وگل -
۹	۱	گیسوے ہرشکن -	گیسوے پرشکن
۹	۲	حیارو	حیا پرور
۱۰	۲۵	حاصل ہوتی ہو -	حاصل ہوتی ہے -
۱۴	۱۰	استقاق	اشتقاق
۱۵	۸	قسمیں ہیں	قسم ہین
۱۵	۲۴	چارقسمین	چارقسم
۳۰	۱۱	قا	قاقا

صحیح	غلط	سطر	صفحہ
دولب -	دورو -	۳۳	۲۱
شمیم العنبر	شمامتہ العنبر -	۲۲	۵۸
عجب آن بان -	عجب مان بان آن بان -	۶	۵۹
سنگیت -	سنگیت سکے -	۳۳	۶۲
تانسین چاندخان -	تانسین خان -	۳۳	۶۲
بہوگ ابہوگ -	بہرگ الہوگ -	۵	۶۳
اے حضرات -	عرض کرتا ہون -	۳۳	۷۰
اگر کوی فعل -	اگر کوئی -	۲۳	۸۵
دبستان نادانی -	دبستان نادانی نادانی -	۲۷	۸۹
حضرت امام غزالی -	حضرت غزالی -	۲۶	۱۴۰
لوگون کو ایذا ندی -	لوگون کو ندی -	۲۶	۱۴۱
بہینی بہینی خوشبو -	بہتی بہتی خوشبو -	۱۳	۱۴۹
کلی کرے تو دہن -	کلے کرے -	۲۵	۱۴۹
رکہی ہوی	اگہی ہوی	۹	۱۵۰
ہی ناتجربہ کاریکے -	ہی اور ناتجربہ کاریکی -	۱۲	۱۵۱
اوسپر نکیلے -	اوپر نکیلے -	۱۷	۱۵۳
یہہ شعر دلمین پڑہا -	یہہ شعر زبان پر لایا	۲۸	۱۵۳

صحیح	غلط	سطر	صفحہ
فرخار ۔	وخار ۔	۱۲	۱۵۳
ماہ سماکیجانب ۔	سماکیجانب ۔	۳۱	۱۵۳
جزو سے ۔	جزو ہے ۔	۱۲	۱۵۹
اور جاہل بہی ہوئی ۔	اور جاہل بہی ہوا اور جاہل بہی ہوئی	۱۶	۱۵۹
ذی مکان توہو اور تجزیہ	ذی مکان توہو رتجزیہ	۲	۱۶۰
ایسا ہی ۔	ایسا ہی ایسا ہی ۔	۷	۱۶۲
یہہ نہین ہے ۔	یہی نہین ہے ۔	۳۸	۱۶۲
بہتر ہزار ستارہ	بہتر ستارہ	۳۷	۱۶۵
مقرر ہین ۔	مقرر کیے ہین ۔	۲ و ۳	۱۶۶
دہنی آنکہہ پر	وہی آنکہہ پر	۸	۱۶۸
حرف صدی	حرف حدی ۔	۳۴	۱۷۲
جوزا مین	جوزا ہین ۔	۲۶	۱۷۶
برج قوس مین ۔	برج قوس ہین ۔	۲۷	۱۷۶
عامل روز شنبہ کا ۔	عامل روز پنجشنبہ	۱۴	۱۷۶
تین سو ساٹہ ۔	تین سو سات ۔	۱۵ و ۱۶	۱۷۸
ساٹہہ حصہ ۔	سات حصہ ۔	۱۹	۱۷۸
ثانیہ ہے ۔	ثانیة ہے ۔	۲۰	۱۷۸

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۷۸	۲۱	ثانیۃ کے ۔	ثانیہ کے ۔
۱۷۸	۲۸	ثانیۃ کو پل ۔	ثانیہ کو پل ۔
۱۸۱	۲۸	بطین بہرنی ۔	بطین بہرنی ۔ حلیہ دانہ گندم رنگ سیاہ
۔	۔	۔	مونث التثنی نفس خارج حروف
۱۸۱	۸	چوچی چوچیلا ۔	چوچی چولا ۔
۱۸۲	۱۳	شکل حجرہ ۔	شکل حجرہ ۔
۱۸۴	۱۵	سنگ اور مرمرسے	سنگ مرمرسے ۔
۱۸۵	۳	تحت البہرک ۔	تحت الپہڑک
۱۸۵	۱۰	بولتے کی مورت ۔	بولنے کی مورت ۔
۱۹۰	۱۲	کانپ اٹھے ہیں	کانپ اٹھتی ہین ۔
۱۹۷	۵	تمباکو سے سارے	تمباکو نے ساری محفل
۱۸۱	۲۶	عب سے ۔	عب ۔ سخنے ۔
۱۸۱	۲۹	پرتی کا ۔	ثریا ہندی کرتی کا ۔

التماس ضروری

ناظرین فسانہ شاید خیال فرمائینگے کہ فہرست مین تو چوبیس
علوم کا ذکر ہی اسمین صرف آٹھہ یا نو علم کا بیان ہی اسلئے گذارش ہے
کہ اشتیاق احباب کا اور بعضی اسباب اسمین ایسے داعی ہوے کہ
اس جزو اول کو یہین تک ختم کرنے پر مؤلف کو مجبور کیا انشاء اللہ عنقریب
حصہ دوم شروع ہوتا ہی اوسمین بقیہ علوم کا بیان ہوگا اور اسیطرح
حصہ سوم و چہارم کا سلسلہ اختتام تک چلا جائیگا جسمین جمیع علوم کی
بحث کامل ختم ہوگی لہذا معافی کا امیدوار ہون